آئینۂ تاریخ نما

AINA-I-TÁRÍKHNUMÁ.

HISTORY OF INDIA,

IN THREE PARTS,

BY RÁJÁ ŚIVAPRASÁD, C.S.I.,

Fellow of the University of Calcutta, and Inspector, 2nd Circle, Department of Public Instruction, North-Western Provinces and Oudh.

تین حصوں میں

بموجب حکم جناب نواب آنریبل لفتننت گورنر

بہادر ممالک شمال و مغرب و چیف کمشنر

اودھ

مؤلفۂ

راجہ شوپرشاد ستارۂ ہند ۳

پہلا حصہ

PART I.

الہ آباد

سرکاري چھاپہ‌خانہ میں چھاپا گیا

سنہ ۸۸۵ ع

Shitáb, Zambúr, Sardár, Koh, &c., have been used by our first Hindi author (as I at least regard him) Chand, the famous bard of Prithíráj ; and I think it is better for us to try our best to help the people in increasing their familiarity with the Court language, and in polishing their dialects, than to make them strangers to the Courts of the districts and ashamed when they talk before the higher classes.

BENARES: } SÍVAPRASÁD.
The 1*st January*, 1864. }

was no such thing as an empire in existence ; that the country was divided between numerous chiefs always fighting with each other for temporary superiority ; that, notwithstanding the splendour attributed to Muhammadan dynasties, the country was sadly misgoverned, even during the reigns of the most powerful Emperors; and that although the diamonds and pearls were weighed by "maunds" in the royal treasuries, the people in general were very poor and utterly miserable.

I may be pardoned for saying a few words here to those who always urge the exclusion of Persian words, even those which have become our household words, from our Hindi books, and use in their stead Sanskrit words, quite out of place and fashion, or those coarse expressions which can be tolerated only among a rustic population. The sister presidencies will sympathize with us when they remember that we are not blessed like them in having the same language and character for the Court and the community. Our Court language is Urdu, and the Court language has always been regarded by all nations as the most fashionable language of the day. Urdu is now becoming our mother tongue, and is spoken, more or less, and well or badly, by all in the North-Western Provinces. If we cannot make the Court character, which is unfortunately Persian, universally used to the exclusion of Devanágarí, I do not see why we should attempt to create a new language. Persian words such as Átish, Ma'rúf,

assertion that "Akbar made the settlement with the cultivators *themselves,* to the exclusion of all middlemen." Having thus no English book that would completely answer my purpose, I was obliged to have recourse to original Persian works. But Benares is not a place where Persian books can easily be procured, and there was no time to procure them from other quarters, so I was obliged to make the best of the means at my disposal. The difficulty of correcting Indian names written in Persian is rather greater than those written in English. Sunárgánv, for instance, is written Sitárgánv, Chaṭgánv (Chittagong), Jebgánv, and so on, in the lithographed copy of Farishta!

My plan is to divide my book into three parts. In the first I give an outline of the Hindu and Muhammadan periods ; in the second I relate the rise and growth of the British Empire up to 1858; and in the third I treat of the changes in manners and customs from the earliest ages, when our ancestors were drinking the exhilarating soma juice on the banks of the Sarasvatí, and of the revolutions in laws and religions. I compare former Governments and the British rule, and the state of society, and the general prosperity of the country under both. My endeavour is in this part to prove to my countrymen that, notwithstanding their very strong antipathy to " change," they *have* changed, and *will* change ; that, notwithstanding the many heroic actions ascribed to our ancient Hindu Rájás, there

PREFACE.

I WAS not fully aware of the difficulty of my task when I promised to prepare a little work on the History of India in Hindi and Urdu for the use of our village schools. I knew how imperfect and full of errors the so-called histories are which have hitherto been written in the Vernacular, but I had not imagined for a moment that even so cautious a writer as Elphinstone was liable to commit such mistakes as to say that Fíroz Tuglak was nephew of the "late King" (Muhammad Tuglak), when Dow calls him "his cousin;" or that Násir-ud-Dín Mahmúd was the grandson of "Altamsh" (correctly Altimash), when he was in fact his son; or that "Altamsh" was purchased for 50,000 pieces of *silver*, when only 50,000 chítals were paid for him, 50 of which make a ṭanka or rupee of that time; or that a talented author like Mr. Marshman would forget the topography of the country so far as to write that "the greatest achievement of this (Fíroz Tuglak's) reign was the canal from the *Source of the Ganges* to the Sutlej, which still bears his name:" (History of India, Serampore, 1863, page 65). He calls "Rájá Jey Sing of Jeypore and Rájá Jesswunt Sing of Joudhpore" "Mahratta Generals," and gives the name of Muhammad Sháh "Rustam Khan," instead of Roshan Akhtar ! (pages 166 and 189 respectively). There is no room to disprove here his

اِطلاع

جو لفظ دیوناگري حرفوں کے سبب اِتهاس تمر ناشک میں دوسري طرح پر لکهے هیں اُن کے اُوپر لکیر کهینچ دي هی اور فهرست آگے لکهي هی :—

آئینه تاریخنما میں		اِتهاس تمر ناشک میں
قواریخ	...	اِتهاس
دارالسلطنت	...	راج دهاني
سپهه‌سالار	...	سیناپتي
حمل	...	گربهه
مضر	...	دکهه دائی
جزیره‌نما	...	پرایه دویپ
قدرت	...	مایا
دربان	...	دوار پال
کیا قدرت هی خالق برحق اور قادر مطلق کی		کیا مهما هی سرو شکتمان جگدیشور کی
قیامت کا سا هنگامه	...	پرلے کا سا دُند
ناپائدار دنیا	...	اسارسنسار
اِختصار	...	سنکشیپ
گناه	...	پاپ
پناه	...	شرن
پناه‌گیر	...	شرناگت
گوشهٔ شمال و مغرب	...	وایوکون
علم	...	ودیا
هو بهو قهر خدا	...	ساکشات ایشور کا کوپ
خدا	...	بهگوان
فائده نقصان بهلا بُرا	...	سام دان بهید دند
راس‌نشین	...	پُشیه پُتر
بےچون و چرا خالق ارض و سما		نراکار جگدیشور
دواسی	...	دهتی - نتني
اِنتقال	...	پرلوک
قضا کا حکم	...	بدهاتا کا لیکهه

آئینۂ تاریخ نما

پہلا حصہ

کیا ایسے بھي آدمي هیں جو اپنے باپ دادا اور پرکھاؤں کا حال سُننا نہ چاهیں + اور اُن کے زمانے میں لوگوں کا چال چلن بیوهار بنج بیوپار اور راج دربار کس ڈھب برتا جاتا تھا اور دیس کي کیا دسا تھي کب کب کس کس طرح کون کون سے راجا بادشاهوں کے هاتھہ آیا کس کس نے کیسا کیسا اِن پر زور ظلم جتایا اور کون کون سے زمانے کے پھیر پھار کہاں کہاں اِنھیں جھیلنے پڑے کہ جنسے یہہ کچھہ کے کچھہ بن گئے اِن سب باتوں کے جاننے کي خواهش نہ کریں * باپ دادا اور پرکھا تو کیا هم اِس تاریخ میں اُس وقت سے لیکر جس سے آگے کسي کو کچھہ معلوم نہیں آج تک اپنے دیس کا حال لکھنے کا منصوبہ رکھتے هیں ذرہ دل دو + اور کان دھرکر سنو *

جاننا چاهیئے کہ هندوستان میں سدا سے هندو کا راج سورج بنسي اور چندربنسي گھرانوں میں چلا آتا هي پہلا سورج بنسي راجا بیوسوت منو کا بیٹا اکشواک تھا + دارالسلطنت اُس کي اجودھیا * اُس سے پچپن پیڑھي پیچھے اُس بنس کے سرتاج رامچندر هوئے + باپ کا حکم مان چودہ برس بن میں رهے * اکشواک کي بیٹي اِلا چندر کے بیٹے بدھہ کو بیاهي تھي اِسي کا بیٹا پرورواپریاگ کے سامنے پرتشٹھان پور میں جسے اب جھونسي کہتے هیں پہلا چندربنسي راجا هوا + مہابھارت یعني کرکشیتر کي بھاري لڑائي میں اپنے چچیرے بھائي هستناپور کے راجا دُرجودھن کو مارنے پر جب مہاراج جُدھشٹر جو پرانوں کے مت بموجب پروروا سے پینتالیسویں پیڑھي میں پیدا هوئے تھے اپنے بھائیوں کے ساتھہ اندرپرستھہ یعني دِلّي کا راج چھوڑکر همالے کو چلے گئے اُن کے بھائي اَرجُن کا پوتا پریکشت گدّي پر بیٹھا اور پریکشت سے لیکر چھبیس پیڑھي تک اُسي کے

वस्वत-
नुाइक्ष्वाकु
ला। चन्द्र
घ।पुरूर-
। प्रयाग
तिष्ठानपुर
रुक्षेत्र
स्तिनापुर
योधन
धिष्ठिर
न्द्रप्रस्थ
रीक्षित

[क्षेमक] گھرانے میں راج رہا ٭ چھبیسویں پیڑھی میں راجا کشیمک ایسا غافل
اور پست ہمّت ہوا + کہ اُس کا منتری یعني وزیر اُسے مارکر آپ
جُدھشتر کي گدّي پر بیٹھہ گیا ٭ اس کے گھرانے میں چودہ پیڑھي راج
رہا + پھر جس طرح آیا تھا اُسي طرح دوسرے گھرانے میں چلا گیا
اور سولہ پیڑھي پیچھے تیسرا گھرانا مالک کا مالک ہوا ٭ ندان اُس کي
[राजपाल] بھي نویں پیڑھي میں راجا راجپال نے اپنے گھمنڈ اور بدمزاجي سے
[सुखवंत] رعیّت اور سپاہ کو ناراض کیا + تب کماؤں کے راجا سکھونت نے آکر
[विक्रम] راجپال کو مار ڈالا اور اندرپرستھہ لے لیا + لیکن مہاراج بکرم نے اُس کو
بھي گدّي سے اُتارا + اور ملک پر اپنا قبضہ کیا ٭ اِدھر تو یے
[मगध] لوگ ایک کے پیچھے ایک اپنے نام کا ڈنکا بجاتے گئے + اور اُدھر مگدھہ
[जरासंध] دیس میں جراسندھہ کے پیچھے جسے کرشن کي مدد سے جُدھشتر
[कृष्ण। भी] کے بھائي بھیم نے اُس کي دارالسلطنت راجگرہ میں مارا تھا اُس کي اولاد
[राजगृह] کے راجا بائیس پیڑھي تک راج کرتے رہے ٭ آخري راجا رپنجي کو
[रिपुंजय] اُس کے منتري یعني وزیر سونک نے مارکر سارا راج چھین لیا + اِس
[सुनक] اگلے زمانے کي کوئي تواریخ ایسي معتبر نہیں ہے کہ جس سے اُس
وقت کا حال مفصل اور سلسلےوار معلوم ہو سکے اِس لیئے اب ہم نے
سکندر کے زمانے سے کچھہ خبروں کا لکھنا شروع کیا ٭

پچھم والوں کي چڑھائیوں کا حال جو پتےوار ملتا ہے + وہ یہہ
ہے ٭ کہ سنہ عیسوي سے ۳۳۱ برس پہلے یونان کے بڑے بادشاہ سکندر نے
اِیران کے بادشاہ دارا کو جیت کر اِس ملک پر چڑھائي کي اُس وقت
مگدھہ دیس کا راج چار پیڑھي تک سونک کے گھرانے میں رہکر
[तक्षक] تکشک یعني ناگ‌بنس میں آگیا تھا + اِن ناگ‌بنسي راجاؤں نے
[महानन्द] دس پیڑھي تک راج کیا آخري راجا اِس بنس کا مہانند تھا ٭ اُس
[बौद्धमत] زمانے میں سارے ہندوستان کے درمیان بودھہ‌متي پھیل گئے تھے +
[वेद] خالي کہیں کہیں کاشي کنّوج ایسے شہروں کے رہنےوالے بید کي ریت پر
چلتے تھے ٭ فارسي کتابوں میں لکھا ہے کہ سکندر کنّوج تک آیا تھا +
لیکن یہہ بات نري جھوٹھہ اور بے اصل ہے اُسي کے ساتھیوں
نے اپني یوناني کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ ستلج کے کنارے سے آگے

نہیں بڑھا * سکندر ایک لاکھہ بیس ہزار فوج کے ساتھہ سندھہ ندی پر پُل باندھہ کر پار اُترا تھا + لیکن جھیلم کے اِس پار کُل گیارہ ہزار سوار لایا * کوھستان اور سندھہ‌ساگر دوآب کے سب راجاؤں نے اُس کی اِطاعت قبول کی لیکن پنجاب کا راجا جو شاید پُرو یا پُرو کے بنس میں تھا کیونکہ یونانی اِس کا نام پُورس لکھتے ھیں اِس سے لڑنے کو طیار ھوا + اور جھیلم کے اُس پار تیس ھزار پیدل چار ھزار سوار اور بہت سے ھاتھی لیکر سکندر سے لڑا * تین پہر تک بڑی لڑائی رھی + آخر راجا کی فوج شکست کھا کر بھاگی * لیکن راجا تب بھی نہیں ھٹا + اپنے ھاتھی پر میدان میں ڈٹا رھا * سکندر اُس کی بہادری دیکھہ کر بڑے اچنبھے میں آیا + اور کہلا بھیجا * کہ اگر اب بھی ھمارے پاس چلا آوے + تو تیری جان بخشی جاوے اور عزت حرمت میں فرق نہ پڑنے پاوے * راجا نے اِس بات کو شکر قبول کیا + اور نڈر سکندر کے پاس چلا آیا * سکندر نے اِس سے پوچھا کہ ھم تمہارے ساتھہ کیوں کر پیش آویں راجا نے جواب دیا کہ جیسے بادشاہ بادشاھوں سے پیش آتے ھیں سکندر اُس کا یہہ دل اور دلیری دیکھہ کر بہت خوش ھوا اور تمام ملک اُس کا اُسی کو بخشا + بلکہ کچھہ تھوڑا سا اَور بھی اپنی طرف سے دیا * اِس کے بعد سکندر ستلج کے کنارے پر آیا + لیکن فوج بہت تھک گئی تھی برسات کا موسم آ جانے کے سبب سپاھیوں نے آگے بڑھنے سے اِنکار کیا * تب ناچار سکندر وھاں سے اُلٹا پھر گیا + کہتے ھیں کہ اُس وقت مگدھہ دیس کے ناگ‌بنسی بڑے نامی راجا مہانند کے پاس چھہ لاکھہ پیادے بیس ھزار سوار اور نو ھزار ھاتھی تھے کیا جانیں اِنہیں کا دبدبہ سکندر کو یہاں سے پھیر لے گیا * نندان مہانند اپنے منتری یعنی وزیر کے ھاتھہ سے مارا گیا + اِس کے آٹھہ بیٹوں نے مل کے بارہ برس راج کیا * تب نویں چندرگپت نے جو نایِن کے پیٹ سے پیدا ھوا تھا چانک برھمن کی مدد سے اپنے سب بھائیوں کو مار سارا راج اپنے قبضے میں کر لیا + اور بڑا اِقبال‌مند ھوا اِس نے بابل کے یون بادشاہ سلیوکس † کی بیٹی سے بیاہ کیا *

---

† سلیوکس سکندر کے سپہ‌سالاروں میں سے تھا سکندر کے مرنے پر بابل سے اِسی طرف سندھہ ندی تک سارا ملک دبا بیٹھا تھا *

دس پیڑھی تک وہ راج اُسي کے گھرانے میں رہا + ھندوؤں کے
شاستر میں لکھا ھی کہ ھندوستان میں ادھرم یعني بودھہ مت پھیلا
ھوا دیکھہ کر برھمنوں نے اربدگر پر جسے آبو کا پہاڑ کہتے ھیں ایک اگن
کُند یعني آتشکدہ رچا اور وھاں دیوتاؤں نے آپ آکر چار ورتیں اُس کُند
میں ڈال دیں اُن سے اگن کُل کے چار چھتري یعني پرمر خواہ پرمار
جنھیں پنوار بھي کہتے ھیں چوھان سولنکي اور پرھار پیدا ھوئے
اِس بات سے ایسا معلوم ھوتا ھی کہ شاید اُن برھمنوں نے چار آدمیوں
کو شاستر کے سنسکاروں سے دو جنما کیا تھا یعني اُن کا نیا جنم مان کر
اُنھیں اصلي چھتري بنا لیا تھا * اُن میں سے پرمر گوتر والے یعني پنوار
بہت بڑھے + اور ایک زمانے میں سارے ھندوستان کے راجا ھوگئے *
اِن اگن کُلوں نے بودھہ مت والوں کو مار مار کر نکالنا شروع کیا +
اور برھمنوں کا مت پھر پھیلا دیا * اِسي پرمر بنس میں سنہ † عیسوي
سے ستاون برس پہلے راجا بکرم اُجّین کي راج گدّي پر بیٹھا اِسے بیر
بکرمادت بھي کہتے ھیں + اور شک لوگوں کو جو تاتار کي طرف سے
چڑھہ آئے تھے شکست دینے کے سبب اُسے شکارِ بھي پکارتے ھیں *
اگرچہ وہ ایسا بلند اِقبال اور اِتنے بڑے ملک کا مالک مہاراجا دھراج
تھا کہ آج تک اُس کا سمبت چلا جاتا ھی + اور وہ پرجن دُکھہ بھنجن
یعني دوسروں کا دُکھہ دور کرنے والا کہلاتا ھی * تو بھي نِت چٹائي
پر سوتا + اور اپنے ھاتھہ چھپرا ندي سے پاني کا تونبا بھر لاتا *

اِس میں شک نہیں کہ اُجّین کے راجا بکرمادت کے وقت سے
لیکر مسلمانوں کي پہلي چڑھائي تک اکثر نامي ھوتے چلے آئے + لیکن
اندھربنس کے راجا جن کي دارالسلطنت مگدھہ دیس میں پاٹلي پتر
یعني پٹنا تھي بہت بڑھہ گئے تھے * روم والوں نے اُن کي بہت بڑائي
لکھي ھی اِس اندھربنس کو ایک شودر نے اپنے مالک کنّ‌بنس کے آخري
یعني چوتھے راجا کو جو چندرگپت کا بنس ناش ھونے پر سُنگ بنسي
دس راجاؤں کے بعد ھوا مارکر قائم کیا تھا + کہتے ھیں کہ راجا مہاکرن
اِسي گھرانے میں ھوا * اُس کي ھمت اور سخاوت کي شہرت آج تک

शास्त्र
अर्बुद
अग्निकु
प्रमर
चौहा
सोलं
परिह
संस्क
क्षित्र
प्रमर
वीरवि
मादि
शका
अंधार
लीपुच
शूद्र
सुंग
महाव

† عیسیٰ مسیح کے جنم دن سے سنہ عیسوي گنا جاتا ھی *

چلي جاتي هي + ديپ ديپ ميں اُس کي بڑائي گائي جاتي هی *
اندهربنس کے آخري راجا کا نام پلوم تها + يهه پلوم بهي هندوستان کا
بڑا نامي راجا هوا * اور اُس کے راج کاج کا چرچا چين تک پهنچا +
آخري وقت ميں وہ آپ سے آپ گنگا ميں ڈوب مرا * پهر اُس کا
سيناپتي يعني سپهسالار رامديو گدّي پر بيٹها + سمندر کے کنارہ سے
کشمير تک سب راجا اُس کے تابع تهے جب وہ مرا تو اُس کا بهي
سپهسالار پرتاپچندر راجا هوا * اُسي کے زمانہ ميں اِيران کے بادشاہ
نوشيروان کا لشکر هندوستان پر چڑها تها اور جتنا خراج اِس ملک کا
باقي پڑا تها سب پرتاپچندر سے دام دام بهر لے گيا + نوشيروان جس کا
عدل اِنصاف آج تک مشهور هی سنہ ٥٣١ عيسوی ميں تخت پر
بيٹها تها * پرتاپچندر کے مرنے بعد اُس کے سارے سپهسالار اپنے اپنے صوبے
دبا بيٹهے + اور جيسے ناؤ کي برات ميں جتنے جتنے ٹهاکر جدا جدا
راجا هو گئے * اِن سيناپتيوں کے يعني سپهسالاروں کے راج کو اندهر
بهرتيوں کا يعني اندهر کے نوکروں کا راج کهتے هيں + اُس زمانے
ميں چهتريوں سے راج بالکل جاتا رها تها برهمنوں سے ليکر شودر اهير
پهاڑي اور جنگليوں تک مگدهہ پرياگ متهرا کاشي کنّوج وغيرہ ميں
خود مختار هوکر راج کرنے لگے تهے نوشيروان کے لشکر نے اُديپور کے راجاؤں
کي پهلي دارالسلطنت بلّبهيپور يا بلّبهي † کو ناش کرڈالا اور راجا کے
بنس ميں کسي کو جيتا نہ چهوڑا يے راجا اپنے تئيں رامچندر کے بيٹے لو
کي اولاد ميں بتلاتے هيں * خالي ايک راني پشپاوتي وهاں سے بچ کر
بهاگي + اور ملياگر کي کسي کهوہ ميں جاکر چهپ رهي * راني کو
حمل تها + وهاں اُس کے ايک لڑکا پيدا هوا نام اُسکا گوہ رکها * وهي
لڑکا اِيدر کو جو بلبهي اور اُديپور کے بيچ ميں هی اپنے قبضے ميں لاکر
وهاں کا راجا هوا + اور کهتے هيں کہ نوشيرواں کي پوتي ‡ سے بياہ کيا *

---

† گجرات ميں بهاؤنگر سے ٢٠ ميل پچهم جهاں اب بلّے بسا هی *
‡ معصرالامرا اور بساطالغنائم دونوں تواريخوں ميں لکها هی کہ جب ايران کا
آخري آريہ (आर्य) اور اگني هوتري (अग्निहोत्री) يعني آتشپرست بادشاہ
يزدگرد عرب والوں سے شکست کهاکر مارا گيا اُس کي بڑي بيٹي ماہ بانو بهاگ کر
هندوستان ميں چلي آئي اُسي کي اولاد ميں اُديپور کے رانا هيں يزدگرد نوشيروان
کے پرتے کا پوتا تها ليکن نوشيروان کا پوتا خسرو پرويز بهي نوشيروان کهلايا اور
اُس نے روم کے عيسائي قيصر مارس کي بيٹي مريم سے بياہ کيا تها *

کوہ کے بعد آٹھہ راجا اِیدر کي گدّي پر بیٹھے آٹھویں راجا کا چھوٹا لڑکا
جس کا نام باپا تھا اپنے باپ کے مارے جانے پر بھاندیر میں بھاگ گیا + [बापा]
اور وھاں گڈریوں میں پل کر سنہ ٧٠٠ع کے لگ بھگ چتّوڑ کو چلا آیا [٧٠٠ع]
اور وھیں رھنے لگا * اُسي زمانے میں مسلمانوں کے پیغمبر محمد † کے
مرنے کے بعد دوسرے خلیفہ عمر نے اِیران فتح کر کے کچھہ فوج
ھندوستان کي طرف بھیجي لیکن اُس کا سپہسالار پہلي ھي لڑائي میں
مارا گیا + پھر خلیفہ علي نے لشکر بھیج کر سندھہ ندي کے کنارے کا
کچھہ ملک فتح کیا لیکن علي کے مارے جانے پر وہ لشکر اُس ملک
کو آپ ھي چھوڑ کر چلا گیا *

[٧١١ع] سنہ ٧١١ع میں جب کہ ولید خلیفہ تھا مسلمانوں کے لشکر نے
بڑي آفت مچائي سارا سندھہ اپنے قبضے میں کر لیا + اور بہت راجاؤں
سے خراج وصول کیا * اُسي لشکر کے سپہسالار قاسم کا بیٹا محمد تین
برس بعد پھر ھندوستان پر چڑھا اور گجرات فتح کر کے چتوڑ کي
طرف جُھکا + لیکن باپا سے شکست کھا کر بھاگنا پڑا * باپا نے کھنبھات کے
حاکم سلیم کي لڑکي سے بیاہ کیا اور چتّوڑ کے پہلے راجا کو نکال کر آپ
وھاں کا راجا بن گیا + پھر تھوڑے ھي دن پیچھے اپنا ملک اور مت
چھوڑ کر خراسان کي طرف چلا گیا * سنہ ٨١٢ع میں خلیفہ [٨١٢ع]
ھارون الرّشید کے بیٹے مامون الرّشید خراسان کے حاکم نے ایک بڑے
لشکر کے ساتھہ ھندوستان میں آکر چتوڑ پر چڑھائي کي اُس وقت چتوڑ
میں باپا کے پوتے کا بیٹا راج پر تھا نام اُس کا راجا کھمان تھا + اُس سے [खमा]
اور مامون سے چوبیس لڑائیاں ھوئیں لیکن آخر مامون شکست کھاکر
ھندوستان سے بھاگ گیا * اِس کے بعد سنہ ٩٧٠ع میں خراسان کے بادشاہ [٩٧٠ع]
امیر ناصرالدین سبکتگین نے ھندوستان پر چڑھائي کي اور پنجاب کي
سرحد کے کئي قلعے فتح کر لیئے یہہ خبر سُنکر لاھور کا راجا جیپال [जयपा]
ایسا بگڑا کہ اپني فوج سندھہ پار لے جاکر خراسان پر چڑھہ دوڑا + وھاں
عجب ماجرا ھوا کہ سبکتگین سے راجا نے شکست کھاکر اُسے خراج دینا

---

† محمد سنہ ٥٦٩ع میں پیدا ھوئے تھے اور مکے سے مدینے گئے تبھي سے سنہ
ھجري جاري ھوا *

قبول کیا لیکن جب وہاں سے چھوٹ کر لاہور میں آیا تو اُس نے بادشاہ کو وہ خراج نہیں بھیجا * اِس لیئے سبکتگین نے پھر پنجاب پر چڑھائی کی + راجا جیپال بھی دِلّي اجمیر کالنجر اور کنّوج کے راجاؤں کي کمک لے کر سندھہ پار اُترا اور لمغان کے پاس جاکر سبکتگین سے لڑا بدان پھر بھي اُسي کي فوج نے مسلمانوں کے لشکر سے شکست کھائي *

اُس وقت اُجّین اور پاٹلي پتر کے راج کو بگڑے بہت دن ہو چکے تھے + اور نئے نئے راجا ہندوستان کے جدا جدا ملک میں راج کرتے تھے * جب سے مہاراج بکرم نے دِلّي کے راجا کو دور کیا + تب سے وہ راج پانچ سو برس سے اُوپر بِنا راجا پڑا رہا * یہاں تک کہ زمانے کے پھیر سے دِلي کو تومر راجاؤں نے اپنی دارالسلطنت بنایا + اننگ پال تک اِس گھرانے کے اِکیس راجا دلي کي راج گدي پر بیٹھے تھے اننگ پال نے اپنے ناتي † پرتھي راج چوہان اجمیر والے کو گود لیا * کنّوج کے راج پر راٹھوروں کا قبضہ تھا + میواڑ گوہلوتوں کے ہاتھہ میں تھا * گجرات میں سولنکي راج کرتے تھے + سواے اِن کے اَور بھي بہت سے چھوٹے چھوٹے راجا تھے اپنے ڈیڑھہ چاول کي کھچڑي جدا ھي پکاتے تھے * آپس کي پھوٹ سے مسلمانوں کو یہاں چلے آنا سہج ہو گیا + اور دیکھتے ھي دیکھتے سارا ملک دبا لیا *

سلطان محمود غزنوي

جب سبکتگین مرا + تو اُس کے بیٹے محمود کو تیسواں برس تھا * سات مہینے کے اندر اپنے بھائي اِسمعیل کو جو تخت پر بیٹھہ گیا تھا قید کر کے آپ بادشاہ ہوا اور سلطان اپنا لقب رکھا + سلطان عربي زبان میں بادشاہ کو کہتے ھیں اُس سے پہلے یہہ لقب کسي بادشاہ نے نہیں اختیار کیا تھا *

اُس وقت فارس وغیرہ پچھم دیس کي مسلماني سلطنتیں ایسي کمزور پڑ گئي تھیں + اور آپس میں لڑائي جھگڑا رکھتي تھیں * کہ جو

† بیٹي کا بیٹا یعني دُھیتا *

محمود اُدھر کو اپنے لشکر کي باگ اُٹھاتا + سمندر تک اُسے کوئي روکنے والا نہ تھا * پر ھندوستان کي دولت اور زرخیزي ایسي مشھور تھي + اور دوسرے مذھب والوں کو زبردستي مسلمان بنا لینا یہہ اُس مذھب والوں کے نزدیک اُن دنوں نام پیدا کرنے کے لیئے ایسي ایک بڑي بات تھي * کہ محمود سا حوصلے والا اِس عجیب بےنظیر ملک کو چھوڑکر کب کسي دوسرے پر دل چلاتا + بھلا امرت پھل چھوڑکر وہ کب اِندرائن کھاتا *

اِیران میں مسلمانوں کا دخل ھونے سے کچھہ اُوپر ٣٥٠ برس بعد محمود نے دس ھزار چُنے ھوئے سوار لے کر اپني دارالسلطنت غزنین سے ھندوستان کي طرف کوچ کیا + پہلا مقابلہ پشاور کے پاس اُس کے باپ کے پرانے دشمن لاھور کے راجا جیپال سے ھوا بادشاہ نے فتح پائي راجا قید میں آ گیا * پھر محمود نے ستلج پار ھوکر بٹندے کے قلعے پر ھلّا کیا + اور لے کر اُسے خوب لوٹا * تب تک بٹندا بھت آباد اور نامي مقام تھا + لاھور کا راجا وھاں آکر اکثر رھا کرتا تھا *

١٠٠١ع

वितंड

[illegible]ود نے غزنین پھنچنے پر جیپال سے خراج دینے کا پھر نیا قول قرار لیکر اُسے قید سے خلاص کیا اور اُس کے ساتھہ اَور بھي بھت سے ھندوؤں کو چُھڑوتي لے لیکر بند سے چھوڑ دیا + لیکن جیپال کے جي میں اُس مسلمان کے قید کي کچھہ ایسي غیرت سي آ گئي کہ چھوٹتے ھي راج پاٹ اپنے لڑکے اننددپال کو دے آپ تُشانل یعني پھوس کي آگ میں جل مرا *

١٠٠١ع

اننددپال اپنے باپ کے قول قرار پر چلا گیا + اور محمود کو جو کچھہ کہ خراج ٹھہرا تھا برابر دیتا رھا * لیکن اُس کے ذیلداروں میں سے بھٹنیر کے راجا نے اپنے حصّے کا خراج ادا کرنے سے اِنکار کیا + اِس لیئے محمود کو وھاں آنا پڑا * راجا سندھہ ندي کے کنارے جنگلوں میں بھاگ گیا + اور پھر وھاں نا اُمیدي کے سبب اُس نے اپنے تئیں آپ ھي مار ڈالا *

تیسری بار محمود مُلتان کے حاکم ابوالفتح لودي کو جو اُس سے پھر کر راجا انندپال سے مل گیا تھا زیر کرنے کو اِس طرف فوج لایا راجا نے اپنے مِیلي کي پچھہ کي + پر آخر ھار کر کشمیر بھاگنا پڑا ابوالفتح نے کچھہ نذر نذرانہ دے کر محمود کو راضي کر لیا محمود کو بھي غزنین جلد لوٹنا منظور تھا کیونکہ اُدھر سے تاتار کے بادشاہ کي چڑھائي کي بہت گرم خبر آئي تھي * سنہ ۱۰۰۵

محمود کے ساتھہ پانچسو ھاتھي جنگي موجود تھے توپخانے کي تب تک کوئي قدر نہ جانتا تھا + اور نہ اُس کي حکمتوں سے واقف تھا * ھاتھیوں کے سامنے تاتاریوں کے گھوڑے کاھے کو ٹھہر سکتے تھے بلخ کے پاس لڑائي ھوئي محمود نے فتح پائي + تاتاریوں نے پیٹھہ دکھائي *

محمود سندھہ کنارے کے ضلعوں کو سکھہپال کے سپرد کر گیا تھا + یہہ سکھہپال ھندو سے مسلمان بنا تھا * لیکن جب محمود بلخ کي طرف گیا + تو اُس نے پھر ھندو بن کر اُس کي اِطاعت سے سر پھیرا * محمود نے بلخ سے لوٹ کر اِسے تو جنم بھر کے لیئے قلعے میں قید کر دیا + اور انندپال کو سزا دینے کے لیئے لشکر اِکٹّھا کیا * سنہ ۱۰۰۶

انندپال بھي غافل نہ تھا دیس دیس کے راجاؤں سے دوت یعني یلچي بھیج بھیج کر کہلا بھیجا + کہ اِس محمود کا اِدھر بڑھنا ہم سب کے واسطے ایک سا مضر ھی اِس کے ھاتھہ سے کسي کا بھي دھرم اور دھرتي اور دھن نہیں بچیگا اگر کچھہ حوصلہ اور ھمت رکھتے ھو تو آؤ رن میں میرا ساتھہ دو اب تک بھي کچھہ نہیں بگڑا ھی ندان اُجّین — گوالیر — کالنجر — قنّوج — اجمیر اور دلّي کے راجا اپني اپني سینا سج کے انندپال کا ساتھہ دینے کو پنجاب کي طرف سدھارے پشور کے پاس ھي لڑائي ھوئي اِتفاق سے انندپال کا ھاتھي بھڑک گیا اور پیچھے کو بھاگ چلا + لشکر نے اپنے سیناپت یعني سپہسالار کو بھاگا سمجھہ کر رن سے مُنہہ موڑا * محمود نے پنجاب تک اُن کا پیچھا کیا وے تو جدھر تدھر تین تیرہ ھو گئے محمود نے میدان سونا پاکر نگرکوت یعني کوٹ کانگڑا جا لوٹا + سات لاکھہ دینار سات سو سنہ ۱۰۰۸

من † سونے چاندي کا اسباب دو سو من برا سونا دو هزار من چاندي اور بیس من جواهر وهاں محمود کے هاتهه لگا *

۱۰۱۰ع سنه ۱۰۱۰ عیسوي میں محمود مُلتان سے ابوالفتح لودي کو قید کر لے گیا اور پهر دوسرے سال آکر تهانیسر لوٹا + اور جهاں تک هندو اُس کے هاتهه لگے لونڈي غلام بنانے کو غزنین لے گیا * کهتے هیں که وهاں ایک مانک اُسے ساتهه تولے کا ملا + اِس کے بعد اُسنے دو دفعه کشمیر پر حمله کیا *

۱۰۱۷ع نویں چڑهائي اُس کي هندوستان پر بڑي تیاري کے ساتهه هوئي تواریخ فرشته میں اُس کے لشکر کي تعداد ایک لاکهه سوار اور بیس هزار پیدل لکهي هی وه اپنے لشکر کو اِس ڈهب اچانک کنوج کے سامنے لے آیا که وهاں کے راجا کنورراے سے کچهه بهي نه بن پڑا + گلے میں دوپٹه ڈال کر بال بچوں سمیت محمود کے پاس چلا آیا * محمود نے جو اپني عمر میں تعریف کے لائق کوئي کام کیا + تو وه یهي اِس وقت اپني بڑائي کا دکهلانا تها * راجا کي بڑي خاطرداري کي + اور اُسے هر طرح سے تسلّي دي * تین دن تک راجا کا مهمان رها + چوتهے دن کنوج سے غزنین کو لوٹا * ‡ کتابوں میں اُس وقت والوں نے کنوج کي

---

† من کئي طرح کا هوتا هی هندوستان میں چالیس سیر کا گنا جاتا هی لیکن اُس میں بهي سیر کم زیاده رهتا هی تواریخ فرشته کے بموجب علاءالدین خلجي کے زمانے میں جو سنه ۱۲۹۵ع میں تخت پر بیٹها تها یهاں چوبیس تولے کا سیر تها که اِس حساب سے جب کا من اب کا باره هي سیر کا هوا تبریزي من ساڑهے پانچ سیر کا هوتا هی اور عرب کا من کل دو سیر کا پر محمود کے ساتهه والوں نے اگر سیر کا بهي من مانا هو تو بهي بهت هوتا هی *

‡ لیکن تاریخ یمیني میں لکها هی که راجا گنگا پار بهاگ گیا بادشاه نے ایک هي روز میں ساتوں قلعے جو الگ الگ گنگا کنارے بنے هوئے تهے فتح کر لیئے دس هزار کے لگ بهگ وهاں مندر تهے بادشاه نے اپنے سپاهیوں کو لوٹنے اور قیدي لینے کي اجازت دي "لوگ اپني گونگي بهري مورتوں" کا یهه حال دیکهکر مارے ڈر کے جدهر راه پائي نکل گئے سب "بیوه اور یتیموں کي طرح" پریشان هوئے جو نکل نه جا سکے قتل کیئے گئے *

بڑي بڑائیاں لکھي هیں + کوئي اُس کي شهر پناه کا گهیرا پندره کوس کا لکهتا هی کوئي اُس میں تیس هزار تمبولیوں کي دوکان بتاتا هی کوئي وهاں کے راجا کي فوج میں پانچ لاکهه پیادے گنتا هی کوئي اُس میں تیس هزار سوار اور اسّي هزار زرهپوش اَور بڑهاتا هی پر اب تو نرا ایک قصبه سا باقي ره گیا هی ٹوٹي پهوٹي عمارت البته دور دور تک اُس کے گرد نظر پڑتي هیں *

محمود رستے میں متهرا کو تباه کرتا گیا بیس دن تک اُسے لوٹتا + اور مورتوں کو تڑوا کے مندروں میں بُرا بُرا کام کیا * سو اُونت نری توڑي هوئي چاندي کي مورتوں سے بهر کے لے گیا + پانچ خالي سونے کي تهیں اُن میں ایک کا وزن همارے اب کے چار من سے اُوپر تها * مهابن کو قتل کیا راجا اپنے بال بچوں کو مار کر آپ بهي مر رها + اِس بار محمود یهاں سے پانچ هزار تین سو آدمیوں کو غزنین پکڑ لے گیا *

دسویں بار محمود کو کنّوج کے راجا کي مدد کے واسطے آنا پڑا + پر کالنجر کے راجا نے اُسے محمود کے پهنچنے سے پهلے هي کاٹ ڈالا تها * اور گیارهویں بار وه کالنجر کے راجه سے لڑنے کو آیا + لاهور کے راجه اندپال کے بیٹے نے کنوج کے آنے میں محمود کا مقابله کیا تها اِس لیئے محمود نے اُس کا راج چهین کر غزنین میں ملا لیا *

سنه ۴ بارهواں حمله محمود کا پٹّن سومناتهه پر هوا + اب تو یهاں والے اُس کا نام تک بهي بهول گئے پر اُس وقت وه اِس دیس کے بڑے تیرتهوں میں گنا جاتا تها * گجرات کے جزیرهنما کے دکهن سمندر کے کنارے سومناتهه مهادیو کا نامي مندر بنا تها + چهپن کهنبے اُس میں جواهر جڑے هوئے لگے تهے اور دو سو من بهاري سونے کي زنجیر سے گهنٹا لٹکتا تها * دو هزار گانو اُس کے خرچ کے واسطے معاف تهے + اور دو هزار پنڈے وهاں کے پُجاري گنے جاتے تهے * تیرتهه کي جگهه سمجهه کے آس پاس کے بهتیرے راجه اُس کے بچانے کو اِکتها هو گئے + پر محمود کب چهوڑتا تها تین دن تک لڑائی هوتی رهي پانچ هزار سے اُوپر رجپوت کهیت رهے باقي ناؤں پر

سوار ہوکر نکل گئے * محمود جب مندر میں گیا برہمن بہت
گڑگڑائے اور عرض کیا کہ آپ مورت کو نہ چھوویں تو جتنا روپیہ کہیں
ہم ڈنڈ بھریں بادشاہ نے کہا کہ میں بت شکن ہوں بت فروش نہیں
بنا چاہتا + یعنی مورتوں کا توڑنے والا ہوں بیچنے والا نہیں بنونگا * اور
یہہ کہہ کے ایک گرز اُس بیچ گزی مورت میں ایسا مارا کہ وہ ٹکڑے
ٹکڑے ہو گئی پر دیکھو اُس مالک کی قدرت کہ اُس کے بیتر سے اِتنے
ہیرے موتی اور جواہر نکلے جنکا مول اُس ڈنڈ سے جو برہمن دینا
قبول کرتے تھے کہیں بڑھہ کر تھا + محمود نے اُس مورت کے دو
ٹکڑے تو مکّے مدینے بھجوا دیئے اور دو غزنین میں اپنی کچہری اور
مسجد کی سیڑھیوں میں جڑوا دیئے کہتے ہیں کہ اِس حملے میں
کم سے کم دس کروڑ کا مال محمود کے ہاتھہ لگا * † غزنین پہنچ کر
ترت ہی محمود کو ایک بار مُلتان تک پھر آنا پڑا + وہاں اُن
جاٹوں کو جنھوں نے سومناتھہ سے لوٹتے وقت اُس کے سپاہیوں کے
ساتھہ کچھہ چھیڑ چھاڑ کی تھی سزا دینا بہت ضرور تھا * لیکن پھر
ہندوستان پر کوئی چڑھائی نہیں کی ایران توران ہی کی مہموں
میں پھنسا رہا + یہاں تک کہ سنہ ۱۰۳۰ع میں بیمار ہوکر اِس (۱۰۳۰ع)
دنیا سے اُٹھہ گیا * ‡ مرنے سے کچھہ دیر پہلے اُس نے خزانہ سے منگواکر
سونے چاندی اور جواہرات کا اپنی آنکھوں کے سامنے ڈھیر لگوا دیا اور
پھر دیر تک اُنھیں دیکھہ دیکھہ کر رویا کیا + یہہ نہیں معلوم کہ
وہ اُن ظلم اور زیادتیوں کو سوچ کر روتا تھا کہ جن سے وہ ہاتھہ لگے
یا اِس بات کو کہ اب اُنھیں ساتھہ نہ لے جاسکتا تھا *

ندان سنہ ۱۱۸۶ع تک غزنین کی سلطنت اِسی محمود کے گھرانے
میں رہی پر ہندوستان پر ایسا کسی نے دل نہیں چلایا + ہاں
پنجاب کو جسے محمود نے غزنین کی سلطنت میں ملا لیا تھا البتہ
اپنے تحت میں رکھا * اُس کے پرپوتے دوسرے مسعود کے وقت میں (۱۰۹۸ع)

† وہ چندن کے کواڑ جو سرکاری فوج سنہ ۱۸۴۲ع میں غزنین سے اُکھاڑ لائی تھی اور اب آگرے کے قلعے میں رکھے ہیں اِسی سومناتھہ کے بتلاتے ہیں *

‡ تاریخ وفات محمود غزنوی شاہباز جنان سنہ ۴۲۰ ہجری *
سُئے عشرت ہے کوئی جام جو بھر لیتا ہی آسمان اُس کا وہیں کاسۂ سر لیتا ہی

کچھہ فوج گنگا کے پار تک آکر لوٹ مار کرتي هوئي پھر لاهور کو مُڑ گئي تھي سنہ ۱۱۸٦ع میں محمود کے پرپوتے کے پرپوتے خسرو ملک کو شہاب الدین محمد غوري لاهور سے قید کر لے گیا + اور اُسي کے ساتھہ وہ غزنین کا گھرانا تمام هوا *

سنہ ٦

شہاب الدین محمد غوري

قندهار سے سات آتھہ منزل آگے غور ایک جگہہ هي مدت سے وهاں کے حاکم الگ هوتے آئے تھے محمود غزنوي نے اپنے تابع کر لیا تھا + اور اُسکے جانشینوں میں سے بہرام نے اپني لڑکي کا بیاہ بھي وهاں کے حاکم قطب الدین محمد کے ساتھہ کر دیا تھا * پر پھر آپس میں جو تکرار پڑگئي تو وہ یہاں تک بڑھي + کہ بہرام نے اپنے داماد کي جان هي لے ڈالي اور اُسکے بھائي سیف الدین کي بھي بُري نوبت کي * مُنہہ کالا کر کے بیل پر شہر میں گھمایا + اور پھر سر کٹوا کے ایران کے بادشاہ کے پاس بھیج دیا * اِنھیں اپنے دونوں بھائیوں کا بدلا لینے کو علاءالدین غوري نے جسے تواریخ والوں نے جہاں سوز خطاب دیا هي غزنین پر چڑھائي کي سات دن کي لوٹ مار میں شہر کو تو پھونک پھانک کر بالکل نیست نابود کر دیا اور شہر والوں کو جو اِس کے ساتھیوں کي تلوار سے بچے بہتوں کو پکڑ کر غور لے لیا + اور وهاں اپنے مکانوں کے لیئے اُن کے لوھو سے گارا سنوایا * ندان اِسي علاءالدین کے بھتیجے شہاب الدین محمد غوري کي قید میں جیسا کہ ابھي اوپر لکھہ آئے هیں بہرام کا پوتا خسرو ملک جو محمود کے گھرانے میں آخري بادشاہ هوا جان سے گیا + اور غزنین کا سارا راج غور میں ملا *

هندوستان میں مسلمانوں کي بادشاهي کي جڑ جمانے والا اِسي شہاب الدین کو سمجھنا چاهیئے سنہ ۱۱۷٦ع میں اُس نے اُچّ لیا تھا اور دو برس بعد گجرات پر چڑھائي کي + لیکن وهاں اُس نے شکست کھائي * پھر کچھہ دنوں پیچھے سندھہ کو لوٹا + اور سنہ ۱۱۹۱ع میں دلّي کي طرف فوج لایا *

سنہ ۱

اِس پہلي لڑائي میں جو تھانیسر اور کرنال کے بیچ تلاوڑي کے میدان میں هوئي + شہاب الدین نے پرتھي راج سے شکست کھائي * پر سنہ

۱۱۹۳ع

۱۱۹۳ع میں وہ بڑي بھاري فوج لیکر آیا + جی‌چند راتھور کنّوج والے
کو اپنے موسیرے بھائي پرتھي راج کا اننگ‌پال کي گود میں بیٹھنا اور دلي
اور اجمیر کا راج ایک ہوکر اُسکا بڑھنا بہت بُرا لگا تھا * راج سوجگ
اور اپني بیٹي کے سویمبر † میں اُسے نہ بُلاکر اُسکي مورت سونے کي
بناکر دربانوں کي جگہہ رکھوا دي پرتھي‌راج یہہ حال سنکر بڑے
غصے میں آیا + اور چُنے ہوئے سرداروں کے ساتھہ دھاوا مارکر جی‌چند
کي بیٹي کو ہر یعني اُٹھا لے گیا اِس میں پرتھي‌راج کے اچھے اچھے
آدمي کام آئے + یعني ایک سو آٹھہ سرداروں میں سے چونسٹھہ کھیت
رہے * اور یہي آپس کا بیر بروده اِس دیس میں مسلمانوں کے
غالب ہو جانے کا اصلي سبب ہوا + پرتھي‌راج کو اِس نازک وقت
میں جی‌چند کي مدد کا کچھہ بھي بھروسا نہ تھا * بلکہ دشمن سے
سازش رکھنے کا کھٹکا تھا + تو بھي گھمنڈ کے نشے میں چور تھا اپنے زور
کے آگے دشمن کي کچھہ حقیقت نہیں سمجھتا تھا * تین ہزار ہاتھي
اور تین لاکھہ سواروں کا لشکر اِکٹھا کر لیا تھا + پیدلوں کا کچھہ شمار
نہ تھا * ڈیڑھہ سو سے اُوپر اِس کے لشکر میں راجا گنے جاتے تھے
شہاب‌الدین جیسے دودھہ کا جلا چھاچھہ بھي پھونک پھونک کر
پیتا ہے بڑي خبرداري سے لڑتا تھا + لڑائي کے وقت دھوکھا دینے کے
لیئے یکبارگي اپنے لشکر کي باگ پیچھے موڑ دي ہندؤں نے سمجھا
کہ مسلمانوں کے پانوں اُکھڑے پیٹھہ دکھاکر بھاگے جاتے ہیں آگا پیچھا
کچھہ نہ بچارا جدھر جس کا جي چاہا دشمن کا پیچھا کرنے کو قدم
اُٹھایا * شہاب‌الدین نے جب دیکھا کہ ہندو بکھر گئے بارہ ہزار چُنے ہوئے
زرہ‌پوش سواروں کے ساتھہ جھٹ آ راجا کو دھر دبایا + بہتیرے سردار
اور ساونت اُس جگہہ کام آئے چتور کا راجا سمرسي بڑي بہادري سے ساتھہ
مارا گیا * پرتھي‌راج کو شہاب‌الدین نے جیتا پکڑ لیا + اور پھر اُس
کے گلے پر چُھرا چلوایا * ‡ سچ ہے فتح اور شکست بالکل اُس مالک

---

† یہہ جگ اور سویمبر (यज्ञ और स्वयम्बर) اِس دیس میں آخر
ہوا پھر کبھي کسي نے اِس کا حوصلہ نکیا *

‡ پرتھي‌راج کا سب حال اُس کے بھاٹ چند کبیشور نے پرتھي‌راج رایسے
میں بہت اچھي طرح لکھا ہے *

کے هاتهه هی اجمیر میں اِس نے هزاروں کو قتل کیا + اور هزاروں کو لونڈي غلام بنایا * اور تب پرتهي‌راج کے کسي رشتےدار کو بهاري خراج دینے کے قرار پر وهاں کا راج دے کر اور اپنے غلام قطب‌الدین ایبک کو هندوستان میں چهوڑ کر آپ غزنین کو لوٹ گیا + قطب‌الدین نے دلي اور کویل پر اپنا قبضه کیا *

بهوت کا یهي پهل هی که دونوں برباد هوں پس کنّوج کا راجه جی‌چند راٹهور بهي کب بچنے پاتا تها + دوسرے سال شهاب‌الدین نے اُس پر چڑهائي کي اور اِٹاوے کے اُتر اُسے شکست دے کر بنارس تک اپنے قبضے میں کر لیا گویا بنگالے کا دروازه مسلمانوں کے لیئے کهول دیا جی‌چند اِس لڑائي میں قطب‌الدین کے تیر سے مرا * اُس کے گهر بار کے لوگ اندربید چهوڑ کر مارواڑ کو چلے گئے + کهتے هیں که شهاب‌الدین نے بنارس میں کم سے کم ایک هزار مندر توڑوائے *

سنه ۱۱۹۵ع میں شهاب‌الدین پهر هندوستان میں آیا اور بیانا لے کر گوالیر کا محاصره کیا + لیکن اِسي عرصے میں کسي ضرورت کے سبب اُسے اپنے ملک کي طرف لوٹ جانا پڑا * سنه ۱۲۰۶ع میں ایک دن جب اُسکا دیره هوا کے واسطے عین سندهه ندي کے کنارے پر پڑا تها + آدهي رات کے وقت کئي ایک بدمعاش جن کے رشتےدار اُس کي لڑائیوں میں مارے گئے تهے دریا میں تیر کر دیرے کے اندر گهس آئے اور تلواروں سے اُس کا قیما کر ڈالا * † خزانه اِس کے پاس بهت تها + تواریخ فرشته کے بموجب پانچ من تو اُس میں نرا هیرا تها * غزنین میں تخت پر اِس کا بهتیجا محمود غوري بیٹها + لیکن هندوستان پر قطب‌الدین ایبک کا قبضه رها * مالوه اور اُس کے آس پاس کے ضلعوں کے سوائے بالکل دخل میں آگیا تها + سندهه اور بنگاله بهي فتح هوا جاتا تها * گجرات کي دارالسلطنت انهل‌واڑے پر مسلمانوں کا جهنڈا پهراتا تها + اور جو راجا ره گئے تهے اُنهوں نے خراج دینا قبول کر لیا تها * محمود غوري نے تخت پر بیٹهتے هي قطب‌الدین ایبک کو بادشاهي کا خلعت اور خطاب بهجوا دیا + اور پهر تب سے یهي قطب‌الدین ایبک هندوستان کا بادشاه کهلایا *

---

† تاریخ وفات شهاب‌الدین محمد غوري صاحب‌السریر سنه ۶۰۲ هجري *

قطب الدین ایبک †

قطب الدین ایبک کو بچپن میں کسی دولتمند نے نیشاپور کے درمیان غلامي میں مول لیا تھا اور اُسي نے اُسے فارسي عربي پڑھایا + اُس کے مرنے پر وہ ایک سوداگر کے ھاتھہ بکا اور اُس سوداگر نے اُسے شہاب الدین محمد غوري کو نذر کیا * شہاب الدین کي اُس پر ایسي مہرباني ھوئي کہ ھوتے ھوتے وہ ھندوستان کا بادشاہ ھو گیا + کیا قدرت ھی خالق برحق اور قادر مطلق کي کہ جسنے لڑکپن میں نیشاپور کے سوداگروں کي غلامي کي وہ بُڑھاپے میں ھندوستان کے تخت پر مرا ‡ اور اِس دیس میں مسلمانوں کے راج کي جڑ جمانے والا ھوا *

آرام شاہ

۱۲۱۰ ع

چوگان کھیلتے گھوڑے سے گر کر قطب الدین ایبک کے مرنے پر اُس کا بیٹا آرام شاہ برس بھر بھي تخت پر نہ بیٹھنے پایا تھا + کہ اُس کے بھنوئي شمس الدین التمش نے تاج بادشاھي کا اپنے سر پر رکھا *

شمس الدین التمش ¶

قطب الدین ایبک نے اِسے ایک ھزار روپئے پر مول لیا تھا + جس دن اِس نے آرام شاہ سے تخت چھینا یہہ بہار کا صوبہ دار تھا * اِسي

---

† ایبک ترکي میں اُسے کہتے ھیں جس کے ھاتھہ کي چھوٹي اُنگلي ٹوٹي ھو *

‡ تاریخ وفات قطب الدین ایبک سلطنت پناہ سنہ ۶۰۷ ھجري *

¶ رسالہ ترکي والہ التمش کے معني فوج لکھتا ھی جو میان ھراول و سردار ھو اور تواریخوں میں اِس کا یہہ نام پڑنے کاباعث یوں لکھا ھی کہ وہ بروز خسوف متولد ھوا بھرکیف قاضي منھاج السراج جرجاني کے اشعار ذیل سے میم مکسور اور مشدد معلوم ھوتا ھی اگر تشدید جائز نہ رکھیں (ت) کے [illegible] کو پڑھا کر خواہ (ت) کو (ي) کے ساتھہ ملا کر پڑھنا پڑیگا —

آن خداوندے کہ حاتم بذل و رستم کوشش است
ناصر دنیا و دین محمود بن التمش است
ز نر ناصر الدین شاہ محمود ابن التمش
ملک نزدش دعا خواندہ فلک پیشش زمین گشتہ

اور اِس تاریخ کے شعر سے ساکن

جو شش صد سي و سہ از سال ھجري — گذشت و بست روز از ماہ شعبان
بشد سلطان شمس الدین التمش — بسوے جنت الماوا خراسان

۱۲۲۰ع میں چنگیزخان † مغلوں کا سردار بے شمار فوجیں لے کر تاتار سے باہر نکلا تھا + اور سندھ پار کے دیسوں میں قیامت کا سا ہنگامہ مچا رکھا تھا * کہتے ہیں کہ ملکوں کی تباہی ایسی آج تک کبھی کسی نے نہیں کی + جیسی اِس مغل کے ہاتھ سے مالک کو منظور ہوئی * جہاں جاتا تھا سوائے کاٹنے مارنے ڈھانے جلانے لوٹنے ڈبانے کے اَور کچھ بھی اِسے کام نہ تھا + گویا اِس ساری دنیا کو اُسنے بے آدمی کر ڈالنا بچارا تھا * جب خوارزم کا بادشاہ جلال الدین جان بچانے کے لیئے گھوڑا بھگا کر سندھ اِس پار بھاگ آیا تو مغلوں کی کچھ فوج اِس کا پیچھا کرتی ہوئی مُلتان اور سندھ کے علاقے تک پہنچی تھی + پر شمس الدین التمش نہایت عقلمند تھا جونہیں جلال الدین نے اِس ملک میں کچھ دن ٹھہرنے کا اِرادہ ظاہر کیا ترت اُسے کہلا بھیجا کہ یہاں کی آب ہوا آپ کے مزاج مبارک کے موافق نہ آویگی * جلال الدین سمجھ گیا + سندھ سے اِیران کی طرف چلتا ہوا * اِس لیئے مغلوں کی فوج بھی لوٹ گئی + پر نمونہ اپنے ظلم کا اُتنے ہی میں دکھلاتی گئی * یعنی دس ہزار ہندو جو غلام بنانے کے واسطے پکڑ لیئے تھے + جب لشکر میں رسد کی کمی ہوئی تلواروں سے کاٹ ڈالے * بیچارے اِن بیگناہوں میں سے چھوڑا ایک کو بھی نہیں چنگیزخان اور اُس کے ساتھ کے مغل مسلمان نہ تھے + بلکہ ایک طرح کے بودھ تھے وے مورتوں کو پوجتے تھے اور بید اور قرآن دونوں کو ایک سا سمجھتے تھے *

شمس الدین التمش نے اپنا دبدبہ سارے ہندوستان پر جمایا سندھ اور بنگلہ بھی بخوبی فتح کر لیا + رنتھنبھور جسے رنتبھنور بھی کہتے ہیں اور مانڈو کے مشہور قلعوں کو سر کیا * اُجّین میں مہاکال کا سو گز اُونچا نامی مندر توڑا + اور گوالیار کو دو بارا اپنے قبضہ میں کیا * بغداد کے خلیفہ نے اُسے پادشاہی کا خلعت بھیجا + اور وہ اُونچا سندر قطب مینار بھی دلی میں اِسی بادشاہ نے بنوایا * ندان سنہ ۱۲۳۶ع میں شمس الدین التمش اُس دنیا کو سدھارا + اور رکن الدین اِسکا بیٹا تخت پر بیٹھا *

† امیر خسرو اپنی تاریخ علائی میں چنگیزخان کو سب جگہ ملعون لکھتا ہے *

رکن الدین فیروز شاہ

اِسے رات دن بھانڈ اور کسبیوں سے کام تھا + نشہ اور تماش بینی بھی شغل آٹھوں جام تھا * سلطنت ما کے بھروسے چھوڑ دی تھی + خزانہ بالکل واھیات میں لٹاتا تھا ما بھی اُس کی بڑی ظالم تھی * سات ھی مہینے میں تخت سے اُتارا گیا + اور اُس کی جگہہ لوگوں نے اُس کی بہن رضیہ کو بٹھایا *

رضیہ بیگم

۱۲۳۶ع یہہ بیگم بڑی ھوشیار تھی + اگرچہ بہت پڑھی لکھی نہ تھی تو بھی قرآن اچھی طرح پڑھہ لیتی تھی * نِت بادشاھوں کی طرح قبا اور تاج پہنکر تخت پر دربار کرتی تھی + نقاب مُنھہ پر کبھی نہیں ڈالتی تھی اور بڑے عدل اِنصاف کے ساتھہ لوگوں کی نالش فریاد سنتی تھی * پر ایک ھی چوک اُس سے ایسی بنی + کہ جس سے آخر اُس کی جان گئی * اُس کے اصطبل کا داروغہ ایک حبشی غلام تھا + وھی اُس کو بغل میں ھاتھہ دیکر گھوڑے پر سوار کراتا تھا * اُس پر ایسی مہربان ھوئی کہ اُسے امیرالامرا کا خطاب دیا + اِس سبب سب کا دل اُس سے پھر گیا اور بڑا دنگا بکھیڑا ھوا * نتیجہ اِس کا یہہ نکلا + کہ حبشی اور بیگم دونوں مارے گئے † اور ملک اُس کے بھائی معزالدین بہرام کے ھاتھہ آیا * ۱۲۳۹ع

معزالدین بہرام

لیکن دو برس دو مہینے سلطنت کر کے وہ بھی بلوائیوں کی قید میں جان سے گیا + اُسنے بالکل اختیار اپنے مہتر فراش کو دے رکھا تھا اور اُسی کی صلاح پر چلتا تھا اِسی سبب بلوا ھوا اور علاءالدین مسعود جو رکن الدین کے لڑکوں میں سے تھا تخت پر بیٹھا * ۱۲۴۱ع

---

† رضیہ مردانی پوشاک میں بھاگی تھی راستے میں سو گئی کسی کسان نے اُس کی پوشاک کے تلے زری اور موتی ٹکی انگیا دیکھہ لی جانا کہ عورت ھی مارکر کپڑے اُتار لیئے لاش زمین میں گاڑ دی *

علاءالدین مسعود

کچھہ اُوپر چار ھي برس کا عرصہ گذرا ہوگا + علاءالدین مسعود بھي مارا گیا * اِس کے وقت میں مغلوں نے تبت کي راہ بنگالے پر چڑھائي کي + پر شکست کھائي *

ناصرالدین محمود

یہہ شمس‌الدین التمش کا بیٹا تھا + جب بادشاہ ہوا سلطنت کا بالکل کام اپنے بہنوئي وزیر غیاث‌الدین بلبن کے بھروسے پر چھوڑ دیا اپنا شوق خالي کتاب سے رکھا * نام کو بادشاہ تھا + پر سچ پوچھو تو درویشي کرتا تھا * کتاب نقل کر کے اپنا پیٹ بھرتا + اپني بیگم سے کھانا پکواتا لونڈي یا مزدورني ایک بھي اُس کے پاس نہ رہنے دیتا * جو کچھہ غریب محتاجوں کے کھانے میں آتا ھی وھي آپ بھي کھاتا + نکاح ایک ھي کیا تھا دوسرے کا کبھي خیال بھي جي میں نہ لاتا * وزیر بہت ھوشیار تھا + شمس‌الدین التمش کا غلام اور داماد تھا * پہلے بادشاھوں کي غفلت سے جو خرابیاں اور بےاِنتظامیاں ملک میں پڑگئي تھیں اُن کے دُور کرنے کي کوشش کرتا + اُدھر غزنین فتح کي اِدھر کالنجر تک دبدبہ جمایا * نرور کا قلعہ لیا + چندیري کو بھي جا دبایا * سنہ ۱۲۵۸ع میں جب چنگیزخان کے پوتے ھلاکو کا ایلچي آیا + تو دو ہزار ھاتھیوں کے ساتھہ پچاس ہزار سوار اور دو لاکھہ پیادے لیکر دلي کے باھر اُس کا اِستقبال کیا * سنہ ۱۲۶۶ع میں اِس نیک بادشاہ نے اِس دنیا سے کوچ کیا + اِس کي نیکي یہاں تک بیان کرتے ھیں کہ کسي دن ایک کتاب جو اپنے ھاتھہ سے نقل کي تھي اپنے کسي امیر کو دکھلا رہا تھا اُس امیر نے کئي جگہہ غلطي بتلائي بادشاہ نے درست کر دیا * لیکن جب وہ امیر چلا گیا + تو پھر ویسا ھي بنا دیا جیسا پہلے تھا * لوگوں نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مجھکو پیشتر سے معلوم تھا کہ کتاب غلط نہیں تھي + لیکن ایک خیرخواہ صلاح دینے والے کا دل دُکھانے سے یہہ محنت اپنے اُوپر لیني میں نے بہت مناسب سمجھي *

سنہ ۱۲۵۸

سنہ ۱۲۶۶

غیاث الدین بلبن

کام تو بادشاهي کا یهه ناصرالدین محمود هي کے وقت سے کرتا تها +
لیکن اب اِس کے مرنے پر پورا بادشاه هو گیا * سنه ۱۲۶۶ع میں
میواتیوں نے سر اُٹهایا + پر جیسا کیا ویسا هي پهل پایا * کچهه کم زیاده
ایک لاکهه آدمي اُن کے مارے گئے سنه ۱۲۷۹ع میں بنگالے کا صوبهدار ۱۲۷۹ع
تغرل بگرا اور دعوي بادشاهي کا کیا + لیکن جلد هي اُسکا سر کاٹا
گیا * دلي اِس زمانے میں بڑي رونق پر تهي سواے اُن بادشاه اور
بادشاهزادوں کے جو مغلوں کے ڈر سے اپنے ملک چهوڑ چهوڑ کر پهلے
سے یهاں آ بسے تهے اور پچیس سے کم نه تهے پندره اِس بادشاه کے
وقت میں آئے + یهه سب کي خاطرداري اور پرورش کرتا اور وه سب
خوشي سے اِس کے تخت کے گرد هاتهه باندهه کر کهڑے هوتے * شهر میں
هر ایک کے مُلک کے نام سے محلّے بس گئے تهے + اور سمرقندي -
کاشغري - ختائي - رومي - غوري - خوارزمي وغیره پکارے جاتے تهے *
یهه بادشاه اپنا دبدبه جمانے اور شان شوکت دکهلانے میں جیسي کوشش
کرتا + ویسي هي عدل انصاف میں مستعدي رکهتا * اودهه کے
صوبهدار هیبت خان نے شراب کے نشے میں کسي غریب کو مار ڈالا تها
اُس کي عورت نے نالش کي + بادشاه نے هیبت خان کو پانچ سو کوڑے
لگواکر اُس عورت کے حوالے کیا اور کهه دیا که آج تک همارا غلام تها اب
تیرا هوا هیبت خان جي نے بڑي سفارشوں سے بیس هزار روپئے دے کر
اُس عورت کي غلامي سے آزادي پائي * کهتے هیں که جب سے وه بادشاه
هوا شراب پینا بالکل چهوڑ دیا + نماز اور روزه اختیار کیا ماتم
پرسي کے لیئے اپنے امیروں کے گهر جاتا + جمعه کے دن مسجد سے
لوٹتے وقت عالم فاضلوں کے مکان پر اُن سے ملاقات کرتا * اِس دهوم
سے سواري نکلتي تهي که پانچ سو آدمي ننگي تلوار لے کر اردلي میں
چلتے تو بهي راستے میں جهاں دیکهتا که وعظ کي مجلس هے اُتر کر
سُننا اور اکثر رونے لگ جاتا + بے وضو کبهي نه رهتا بے موزے اور ٹوپي
کبهي کسي خدمتگار نے بهي اُسے نه دیکها پر سزا بهت سخت دیتا
اور سلطنت کي پائداري کے لیئے ناحق بهي بهتوں کي جان لے ڈالتا *

آخري وقت میں اِس بادشاه کو پنجاب کي طرف لڑائي میں مغلوں کے هاتهه سے اپنے بڑے بیٹے محمد کے مارے جانے کا بڑا رنج هوا + امیر خسرو مشهور شاعر اِسي شاهزادے محمد کے پاس رهتا تها جب شاهزاده مارا گیا امیر خسرو دشمنوں کي قید میں پڑ گیا لیکن پهر چهوٹ آیا * ندان غیاث‌الدین بلبن اسي برس کي عمر میں اِس دار ناپائدار سے کوچ کر گیا + اور جب اُس کے بیٹے † قراخان نے سلطنت سے اِنکار کیا وزیروں نے اُس کے پوتے کیقباد کو تخت پر بٹهایا *

سنه ۶۸۶

معزالدین کیقباد

اِس کي عمر اٹهاره برس کي تهي یک‌بارگي عیش میں ڈوب گیا + پهلے اپنے چچیرے بهائي کیخسرو کو قتل کیا اور پهر اَور بهي بهت سے امیروں کا سر کٹوایا * مسجدوں اور مندروں میں بهي واهیات اور تماش‌بیني هونے لگي + ساري دلي بهانڈ بهگتئے ڈهاري کتهک کسبي بهڑوے اِسي قسم کے آدمیوں سے بهر گئي * جب اِس کا باپ قراخان بنگالے کا صوبه‌دار سمجهانے اور نیک نصیحت دینے کو آیا + یهه اُس سے لڑنے کے اِراده پر فوج لے کر نکلا * اور پهر جب وه اِس کے دربار میں حاضر هوا + یهه پتهر کي طرح تخت پر بیٹها رها اور اپنے باپ کو تین تین بار زمین چومتے اور آداب بجا لاتے دیکهه کر ذره بهي نه هلا * آخر جب چوبدار پکارا " قراخان نگاه روبرو جهان پناه سلامت " قراخان سے نه رها گیا + داڑهه مار کر رونے لگا * تب تو کیقباد کے دل پر غیرت نے اثر کیا + تخت سے اُتر کر باپ کے قدموں پر گر پڑا اور هاتهه پکڑ کر اپنے برابر بٹهایا * قراخان نے سمجهانے اور نصیحت کرنے کا فائده نه دیکهه کر اُلٹے پاؤں اپنے صوبه کا راسته لیا + اور بیٹے کو اُس کي قسمت کے حوالے کیا * ‡ کیقباد تهوڑے هي دنوں میں اپنے سرداروں کے هاتهه سے مارا گیا + بیمار تو تها هي ایک کمبل میں

سنه ۶۸۸

---

† اصلي نام اِس کا بغراخان هے بغرا ترکي میں شیر کو کهتے هیں (غ) (ق) سے بدل جاتا هے بُغرا هوا اِختصار کے لیئے قراخان پکارنے لگے *

‡ امیر خسرو نے اِسي ملاقات کے حال میں قران‌السعدین لکهي هے *

لپیٹ کر لات اور لاتھیوں سے بُھرتا کر ڈالا * جب دم نکل گیا کھڑکی کی راہ جمنا میں پھینک دیا + اور اُس کی جگہہ سمانے کا نائب ناظم جلال الدین فیروز خلجی تخت پر بیٹھا * ندان غوری بادشاہوں کے غلاموں کی سلطنت کیقباد تک رہی + جلال الدین سے خلجیوں کے گھرانے میں آئی *

جلال الدین فیروز خلجی

خلجی افغانستان کی سرحد پر پہاڑیوں کی ایک قوم ہی جلال الدین فیروز جب تخت پر بیٹھا ستر برس کا تھا + مزاج اُس کا سادہ اور رحم دل پرلے سرے کا * سنہ ۱۲۹۴ع میں اُس کے بھتیجے علاءالدین نے آتھہ ہزار سواروں کے ساتھہ دکھن میں دیوگدھہ † کے راجا رام دیو کو جا گھیرا + اور بہت سا ‡ سونا چاندی اور جواھرات لے کر تب اُس کا پنڈ چھوڑا * یہہ مسلمانوں کی دکھن میں پہلی چڑھائی تھی علاءالدین نے یہہ بڑا بھاری گناہ کا کام کیا + کہ سلطنت کے لالچ سے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بوڑھے چچا کو دھوکھا دے کر مروا ڈالا *

۱۲۹۴ع

۱۲۹۵ع

علاءالدین خلجی

۱۲۹۷ع

اِسنے تخت پر بیٹھتے ھی پہلے تو جلال الدین کے دو لڑکوں کو قتل کیا + پھر جب گجرات فتح کر کے اپنی سلطنت میں ملایا تو فوج سے لوت کا مال مانگا فوج نے بلوہ کیا * بہت آدمی مارے گئے + جو بھاگے بادشاہ نے اُن کے بال بچّے اور گھر کے لوگ کتوا ڈالے * اُن کی عورتوں کو خراب کرنے کے لیئے نوکروں کے حوالے کیا + اُن کے دودھہ پیتے بچوں کو اُن کی ما اور بہنوں کے سر پر پٹکوا پٹکوا کر بُھرتا کر ڈالا * علاءالدین کے وقت میں مغلوں نے اِس ملک پر کئی

---

† جسے دولت آباد کہتے ھیں *

‡ تواریخ فرشتہ میں لکھا ھی کہ ہزار من چاندی چھہ سو من سونا سات من موتی اور دو من ھیرا پنا اور مانک لیا *

بار چڑھائي کي + اور بڑي ھاے ھوي مچائي * ليکن شکست
ھميشه کھاتے رھے + جو گرفتار ھوئے ھاتھيوں کے پيروں سے پسوائے
گئے يا اُن کے گلوں پر چھُرے چلوا ديئے * ايک دفع نو ھزار مغل
اِسي طرح مارے گئے + اِن کے بچّے اور عورتوں کي بھي جان نھيں
بخشتے تھے * سال بھر کے محاصرے ميں رنتھنبھور کا قلعه فتح ھوا (سنه ۱۳۰۰)
ھمير وھاں کا راجه بڑي بھادري سے لڑا + اُس کے مارے جانے پر
سارا رنواس بے عزتي کے ڈر سے آگ ميں جل مرا * باقي جتنے آدمي
اُس قلعه ميں رھے + کيا مرد کيا عورت اور کيا بچّے سب کے سب
قتل کيئے گئے * کھتے ھيں که کوئي باغي ميرمحمدشاه ھمير کي
پناه ميں چلا گيا تھا جب بادشاه نے طلب کيا ھمير نے کھلا بھيجا که
چاھے سورج پچھم ميں کيوں نه نکلے اور چاھے سُمير دھرتي سے کيوں
نه مل جاے ميں اپنے پناه‌گير کو ھرگز تمھارے حوالے نه کرونگا +
جب تک دم ھي اُسے بچاؤنگا * اِسي پر بادشاه نے خفا ھوکر
چڑھائي کي قلعه فتح ھونے پر بادشاه نے ديکھا که ميرمحمد ميدان
ميں گھائل پڑا ھي پوچھا که اگر علاج کرا کے چنگا کريں ھمارے ساتھه
کيا سلوک کريگا + جواب ديا که تجھے مار کر يھه ميرمحمد ھمير
کے بيٹے کو بادشاه بناويگا بادشاه نے غُصّے ميں آکر اُسے ھاتھي کے پيروں
سے پسوا ڈالا *

(سنه ۱۳۰۳) تين برس بعد چتّور کا مشھور قلعه فتح ھوا + راجا رتن‌سين †
مارا گيا * اُس کي پدمني راني جس کا نام پدماوتي تھا اپني سب
سکھي سھيليوں کے ساتھه چتا پر بيٹھه کر جل گئي + اِسي راني کے
روپ کي بڑائي سُننے پر بادشاه نے دھوکھا ديکر راجا کو قيد کر ليا تھا
اور حکم دے ديا که جب تک راني نه منگا دے رھائي نه پاوے راني
نے چالاکي کي کھلا بھيجا که ميں آتي ھوں ميري سکھي سھيلي اور
بانديوں کے ليئے ڈولياں بھيجو اور پھر سات سو ڈوليوں ميں اِس ڈھب
ھتھيار‌بند سپاھي چھپا لائي که آپ بھي سلامت نکل گئي اور اپنے راجا
کو بھي بندي‌خانه سے نکال لے گئي * اُس وقت تو بادشاه سے کچھه

---

† ٹاڈ صاحب اِس راجا کا نام بھيم لکھتے ھيں *

نہ بن پڑا + لاگ کي آگ سے اپني هي چھاتي جلاتا رہا * ليکن
فتح پانے پر جب قلعے کے اندر گيا + اور چاہا کہ اُس سے اپنا جي
ٹھنڈھا کرے اُس کے بدلے وہاں اُس کا مکان اُس کي چتا کے دھوئيں
سے بھرا ہوا پايا † *

سنه ١٣٠٦ع

ديوگڈھه کے راجا رامديو نے معمولي نذرانه بھيجنے ميں کچھه
عذر کيا تھا اِس ليئے دکھن کو فوج بھيجي گئي راجه نے مقابلے کي
طاقت نه ديکھي دلّي ميں آکر حاضر ھوا + اور بہت سا نذر نذرانه
دے کر بادشاه کو راضي کر ليا * ليکن فوج جب ديوگڈھه کو جاتي
تھي اُس کے افسر نے گجرات کے بھاگے ھوئے راجا کي راني کملاديبي کو
پکڑ کے بادشاه کے حضور ميں بھيج ديا + يهه راني ايسي خوبصورت
تھي که بادشاه نے اُسي دم اُسے اپني بيگم بنا ليا * راني نے عرض کي
که جہان پناه ميري لڑکي مجھه سے بھي بڑھه کر خوبصورت ھی وه
بھي راجا سے منگا لي جاوے لڑکي اُس کي ديولديبي اُنھيں دنوں
ميں ديوگڈھه کے راجا کے لڑکے سے بياھي گئي تھي + وداع ھوکر باپ
کے يہاں سے ديوگڈھه جاتي تھي * بادشاه کا حکم ھوتے ھي راستے سے
پکڑي آئي + بادشاه نے اپنے لڑکے خضرخان کو دے دي * امير خسرو نے
اپني ايک کتاب ميں اِسي ديولديبي اور خضرخان کا حال لکھا
ھی ‡ وه اِس بادشاه کے وقت ميں هزار روپيه سال تنخواه پاتا تھا +

سنه ١٣١٠ع

سنه ١٣١٠ع ميں پھر دکھن کو فوج بھيجي گئي کرناٹک کے راجا
بلال ديو کو قيد کر ليا * اُس کا دارالسلطنت دوارسمدر شوي رنگ پٹن سے
سو ميل گوشه شمال و مغرب ميں اب تک اُجاڑ پڑا ھی بادشاهي فوج

† اِس کا حال ملک محمد جايسي نے شيرشاه کے زمانے ميں اپني کتاب
پدماوت ميں کہاني کے طور پر دوھے چوپائيوں ميں بہت اچھا لکھا ھی جہاں
ستي ھوئي لکھتا ھی

لاگي کنٹھه آگ دے ھوري — چھار بھئي جر انگ نه موري

‡ امير خسرو لکھتے ھيں که علاءالدين کے بعد ملک کافور نے خضرخاں کو اندھا
کر کے گواليار کے قلعه ميں قيد کيا تھا ديولديبي اُس کے ساتھه تھي مبارک شاه نے
جب خضرخان کے قتل کے ليئے جلاد بھيجے لپٹ گئي ھاتھه کٹا چھره گھائل ھوا
پر اپنے خاوند کو نه چھوڑا اُس کے ساتھه قتل ھوئي *

سنه ۱۳۱۱

پهنچي + اور وهاں بهي مسجد بنادي * سنه ۱۳۱۱ع ميں بادشاه نے
مسلمان مغلوں کو جو نوکر هوگئے تهے يک قلم موقوف کر ديا + اور
جب اُنهوں نے دنگا کيا تو بالکل پندره هزار کو قتل کر کے اُن کے بال
بچوں کو لونڈي غلام بنا کے بيچ ڈالا *

علاءالدين کو پڑهنا لکهنا کچهه نهيں آتا تها + بادشاه هونے کے بعد
پڑهنا سيکهنا شروع کيا پر تو بهي گهمنڈي اِتنا که اپنے تئيں ساري دُنيا
سے بڑهه کر پڑها لکها اور عقلمند سمجهتا تها * مقدور کيا که کوئي اُس
کي بات دُهرا سکے کبهي نيا مذهب چلانا چاهتا کبهي ساري دنيا کو اپنے
تحت ميں لانے کا منصوبه باندهتا + بنا اُس کي پروانگي نه کوئي
سردار اپنے بيٹا بيٹي کا بياه کر سکتا نه دس پانچ بهائي بند يا دوست
آشناؤں کو اپنے گهر بلا سکتا * مالگذاري بڑهائي گئي + زمين کي
پيداوار ميں آدهوں آدهه بٹائي هونے لگي کوتے اور بلاهر کے ليئے بهي ايک
کوڑي نه چهوڑي * مقرر تعداد سے زياده زمين گاے بيل بکري رکهنے کي
مناهي تهي + جب بادشاه نے فوج کي تنخواه گهٹاني چاهي سپاهيوں
کي خاطر جنس سستي کر دي * سب چيز کا نرخ † سرکار سے مقرر هو
گيا + جو مال ايک روپيه کو بکتا تها وه اب آٹهه هي آنے کا باقي
رها * اِس بادشاه کي فوج ميں پونے پانچ لاکهه سوار گنے جاتے تهے +
گهوڑے دغے هوئے سرکار سے اور تنخواه ميں دو سوچوتيس روپئے سال
پاتے تهے * جب مغلوں نے آکر دلّي کا شهر گهير ليا تها + تين
لاکهه سوار اور ستائيس سو هاتهي لے کر اُن کے مقابلے کو نکلا تها *
ستر هزار اِس کے يهاں شاگرد پيشے تهے + اُن ميں سات هزار معمار
بيلدار اور گل کار نوکر تهے * بڑي سے بڑي عمارت دو هفتے ميں تيار
کرا سکتا تها + اب کي طرح ٹهيکے ميں کم مضبوط کام نهيں بنواتا تها *
وه اپنے تئيں دوسرا سکندر بتلاتا تها + بلکه يهه لقب سکّے ميں بهي ڈهلوا
ديا تها * بيشک يهه بادشاه بڑا زبردست هو گذرا نظام الدين احمد

† تواريخ فرشته ميں لکها هي که اُس وقت دلي ميں اب کے حساب سے ايک
روپئے کا دو من گيهوں بکتا تها اور پونے چار من جو ساڑهے سات سير کي مصري
تهي اور تيس سير کا گهي روپئے کي چاليس گز گهٹيا گزي ملتي تهي اور دو سو
روپئے سے پانچ روپئے تک غلام اور لونڈي *

اپني كتاب طبقات اكبري ميں لكهتا هى كه اِس نے تمام وقف اور اِنعام اور ملک کے گانوں ضبط کر لیئے تھے + اور لوگ یہاں تک محتاج ہوگئے تھے کہ پیٹ بھر روٹی نہیں پاتے تھے * تو بھي مقدور کیا تھا کہ کسي طرح کي شکایت زبان پر لاسکتے + اِتنے جاسوس مقرر تھے کہ شکایت کرنے کي تہمت میں پکڑے جانے کي دهشت سے لوگ آپس میں بات چیت بھي بہت کم کرتے تھے *

١٣١٦ع — ندان اِس نے بیس برس سے اُوپر بادشاهي کي + آخري وقت میں ملک کے درمیان کچھہ کچھہ هل چل پڑگئي * رام‌دیو کے داماد هرپال نے دکھن سے بادشاهي عمل اُٹھا دیا + اور گجرات میں بھي بلوہ هوگیا *

قطب‌الدّین مبارک‌شاہ

ملک کافور کو جسے علاءالدین نے خوجے اور غلام سے پہلے درجے کا امیر بنا دیا تھا اُس کے مرنے پر اب حوصله تخت و تاج لینے کا هوا + علاءالدین کے دو بڑے لڑکوں کي تو آنکھیں نکلوا لیں لیکن تیسرے مبارک‌خان کي جب جان لیني چاهي بادشاهي سپاهیوں نے کافور هي کو مار ڈالا *

١٣٧١ع

مبارک نے تخت پر بیٹھتے هي اپنے چھوٹے بھائي شہاب‌الدین عمر کو جو نرا بچہ تھا اور نام کے لیئے ملک کافور کے کہنے سے تخت پر آ بیٹھا تھا اندھا کر دیا + گجرات میں فوج بھیجي دکھن جاکر هرپال کو قید کر لایا اور جیتے هوئے کي کھال کھچواکر بُھس بھروا دیا * جب ملک میں دبدبہ جما + بادشاہ بالکل عیش میں ڈوب گیا * رات دن نشے میں چور رهتا + زناني پوشاک پہن کر امیروں کے گھر ناچنے کو جاتا * جن عیبوں کو آدمي چھپاتا هى وہ اُن کو خوب ظاهر کرنے کي کوشش کرتا + کسبیوں کو بُلوا کر دربار میں اپنے بڑے بڑے امیروں کے برابر بٹھلاتا کبھي کبھي ننگا مادرزاد باهر نکل آتا * ندان وہ ایسا بدنام هوا + کہ آخر هندو کے ایک چھوکرے خسروخان † کے هاتھہ سے جسے اُس نے غلام سے وزیر بنایا تھا مارا

١٣٢١ع

† اصل نام اِس هندو بچے کا کسي تواریخ میں نہیں ملتا هى لیکن قوم کا نیچ پرواري لکھا هى اِس کے ماموں کا نام رندھول تھا *

ہی گیا * خسرو نے علاءالدین کی اولاد میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑا + علاءالدین کی بیگم کو حرم بنایا اور تاج سلطنت کا اپنے سر پر رکھا * چار مہینے تک دلّی میں سکّہ خطبہ اِس ہندو کے نام کا جاری رہا + اور زبدۃالتواریخ کے مطابق ہندوؤں نے مسلمانیاں رکھہ کر اور قرآن کی چوکی اور سیڑھی بناکر مسجدوں میں اپنی مورتوں کا پوجن کیا * لیکن پنجاب کے صوبہ‌دار غازی‌خان تغلق نے جلد ہی آکر اُس کا کام تمام کیا + اور خلجیوں کے خاندان میں کوئی لائق آدمی نرہنے کے سبب خلقت کی خواہش بموجب وہ آپ ہی تخت پر بیٹھا *

غیاث‌الدّین تغلق

غازی‌خان نے اپنا نام غیاث‌الدین رکھا + یہہ غیاث‌الدین بلبن کے غلام کا بیٹا تھا * ملک کا اچھا بندوبست کیا + دکھن میں بدر فتح ہوا * ورنگول کا راجا قید ہوکر دلّی آیا + دلّی میں تغلق‌آباد کا قلعہ اِسی غیاث‌الدین نے بنایا * بنگالے کی طرف بادشاہ خود گیا + وہاں اب تک کیقباد کا باپ قراخان صوبہ‌دار تھا پھرتے وقت ترہت لے کر وہاں کے راجا کو پکڑ لایا * بادشاہ کے بڑے بیٹے فخرالدین جونا نے جس کا خطاب الغ‌خان تھا دلّی سے نکل کر باپ سے ملنے اور جشن کرنے کے لیئے تین روز میں ایک کاٹھہ کا مکان بنایا + لیکن عین جشن میں وہ مکان گر پڑا اور بادشاہ پانچ آدمیوں کے ساتھہ دب کر مر گیا * † الغ‌خان اُس وقت موجود نہ تھا + اِس لیئے لوگ اُس پر یہہ بھی شبہہ کرتے ہیں کہ باپ کے مارنے ہی کے واسطے یہہ مکان بنایا تھا *

سنہ ۱۳۲۵

محمدتغلق

الغ‌خان محمدتغلق کے نام سے تخت پر بیٹھا اِنعام اِکرام میں خوب روپیہ لٹایا + ہزار ستون کا محل بنایا * علم اِسے اچھا تھا اور حوصلے والا بھی بڑا تھا شراب نہیں پیتا + اور شرع یعنی اپنے دھرم‌شاستر کو بہت مانتا * شروع سلطنت میں اِنتظام بھی ملک کا اچھا ہو گیا

---

† تاریخ وفات غیاث‌الدین تغلق خاپنہ سنہ ۷۲۵ ھجری *

تھا + دکھن وغیرہ دور دور کے صوبوں کو بھی اِس نے زیر کر لیا تھا * لیکن
پھر ایسے پاگل پنے کے کام کیئے + کہ لوگ اِسے جھکّي اور باولا سمجھنے
لگے * پہلے تو اِسنے ایران پر چڑھائي کرنے کا منصوبہ باندھا اور
تین لاکھہ ستر ہزار سواروں کا لشکر اِکٹھا کیا + لیکن جب خرچ
بڑھنے سے خزانہ خالي ہو گیا تو ایک لاکھہ سواروں کو نیپال کے پہاڑوں
کي راہ چین لینے کے لیئے روانہ کیا * تانبے کا روپیہ چلایا + اور
رعیت پر محصول بے ٹھکانے بڑھایا * نتیجہ یہہ نکلا + کہ لاکھہ
سواروں میں سے ایک بھي اُن ہمالے کے جنگل پہاڑوں میں جیتا
نہ بچا * بیوپار بیوہار بالکل بند ہو گیا رعیت پھر گئي صوبے اکثر
ہاتھہ سے نکل گئے + کھیت بنجر پڑے لوگ مري اور کال سے مرنے
لگے * محمد نے اپني فوج کو حکم دیا کہ رعیت کا شکار کریں +
شہر کے لیئے جس طرح ہنکوا ہوتا ہی چاروں طرف سے گھیر گھیر کر
ماریں اور سر اُن کے کاٹ کاٹ کر قلعہ کے کنگروں سے لٹکانے کے
لیئے بھیج دیں * آپ بھي رعیت کے شکار میں شریک تھا اور
ہزاروں ہي آدمیوں کا سر کٹوایا + لیکن سب سے بڑھہ کر پاگل پنے
کا کام جو اُس نے کیا وہ یہہ تھا کہ دلّي اُجاڑ کر دیوگدھہ کو دولت آباد
کے نام سے اپنا + دارالسلطنت بنانا چاہا * کیا آفت گذري ہوگي
دلّي والوں کے دل پر جب اِس پاگل بادشاہ نے حکم دیا کہ جو آدمي
حکم سنتے ہي دلّي چھوڑ کر دولت آباد نہ چلا جائیگا + بال بچوں
سمیت قتل کیا جائیگا * ندان دولت آباد تو نہ بسا + لیکن دلّي
کا شہر البتہ ویران ہو گیا * ۲۷ برس کي بادشاہي کے بعد ٹھٹّے
کے پاس بیمار پڑکر مرا † اور یہاں والوں کا اُس کے ظلم سے گلا چھوٹا *

سنہ ۱۳۵۱ع

فیروز تغلق

محمد تغلق کے بعد فیروز تغلق اُس کا چچیرا بھائي تخت پر
بیٹھا + سندھہ گجرات اور بنگالے پر چڑھائیاں کیں پر اُن سے ایسا

† مرتے وقت اُس نے یہہ شعر کہے تھے — بسیار درین جہان چمیدیم * بسیار
نعیم و ناز دیدیم * اسپان بلند بر نشستیم * ترکان گران بہا خریدیم * کردیم
بسے نشاط و آخر * چون قامت ماہ نو خمیدیم *

سنہ ۷۸۵ — کچھہ فائدہ ھاتھہ نہ لگا * بڑھاپے میں وزیر نے چاھا تھا کہ اُس کا جي بڑے بیٹے ناصرالدین محمد کي طرف سے کھٹا کر دے لیکن بیٹے نے چالاکي کي کسي ڈھب سے محلوں میں جاکر اپنے باپ کے پیروں پر سر رکھہ دیا + باپ نے وزیر کو اُس کے حوالے کیا اور سلطنت کا کام بھي سب اُسي کو سونپ دیا * لیکن ناصرالدین کو سلطنت کي عقل نہ تھي دو برس بھي نہیں گذرنے پائے کہ اُس کے دو بھائیوں نے مل کر بکھیڑا کیا + ناصرالدین سرمور کے پہاڑوں کي طرف بھاگا *

سنہ ۷۸۸ — اِس عرصے میں فیروز تغلق نوّے برس کا ھوکر دُنیا سے سدھارا + † جن لوگوں نے بکھیڑا کیا تھا اُنھیں لوگوں نے اُس کے پوتے غیاث‌الدین تغلق کو تخت پر بٹھایا *

فیروزشاہ تغلق دلّي کے بہت نیک‌نام بادشاھوں میں تھا کھتے ھیں کہ اُس نے ۵۰ بندھہ بندھائے ایک سو پچاس پُل طیار کرائے + چالیس مسجد اور سو سرائے بنوائیں اور تیس مدرسے اور سو شفاخانے یعني اسپتال مقرر کیئے * سوائے اِس کے اُس نے یہہ بھي ایک بڑا کام کیا + کہ جمنا کي نہر کرنال ھوکر ھانسي حصار کو لایا * اُس کے پاني سے لاکھوں بیگھے زمین سینچتي ھی + اور ھزاروں آدمي کي روٹي چلتي ھی *

غیاث‌الدین تغلق دوسرا

سنہ ۷۸۹ — غیاث‌الدین کي اُنھیں لوگوں سے تکرار ھوئي جنھوں نے اُسے تخت پر بٹھایا تھا + اور آخر پانچ ھي مھینے بعد اُن کے ھاتھہ سے مارا گیا *

ابوبکر تغلق

سنہ ۷۹۰ — یہہ بھي فیروزشاہ کا پوتا تھا + سال بھر بھي بادشاھي نہ کرنے پایا کہ ناصرالدین نے پہاڑوں سے نکل کر اِسے قید کر لیا اور تخت پر آپ بیٹھا * لیکن اِنتظام ملک کا کچھہ نہ بن پڑا + اِس کے مرنے پر اس کا بڑا بیٹا ھمایون تغلق سکندرشاہ کے لقب سے بادشاہ ھوا * پر

سنہ ۷۹۲ — پینتالیس دن کے بعد جب وہ بھي مر گیا + تو اُس کے چھوٹے بیٹے محمود تغلق نے تاج سلطنت کا اپنے سر پر رکھا *

---

† تاریخ وفات فیروز تغلق وفات فیروز سنہ ۷۹۰ ھجري *

ناصرالدین محمود تغلق

بادشاہ لڑتا تھا + گجرات مالوہ کھاندیس بالکل دلّي کے تحت سے نکل گیا تھا جونپور وزیر دباکر جدا ہي بادشاہ بن بیٹھا تھا + ملک میں ہر طرف بکھیڑا پڑ گیا تھا * آپس میں ایک دوسرے سے لڑتا تھا + دربار میں بھي ایکا نہ تھا * کہ اِسي عرصے میں سمرقند کے بادشاہ امیر تیمور نے جسے تمرلنگ اور صاحب قران اور گورکان † بھي کہتے ہیں اور جو اُسي خاندان میں تھا جس میں چنگیزخان تھا تاتاریوں کي فوج لے کر ہندوستان پر چڑھائي کي کابل سے بنّو ہوتا ہوا بیڑوں کے پل پر سندھ پار اُترا + اور پھر تُلمبا بھٹنیر اور سمانے کو لوٹتا پھونکتا قتل کرتا دلّي کے سامنے آن پہنچا * راستے سے جن بیچاروں کو پکڑتا لایا تھا + یہاں اِس بےرحم سنگدل نے پندرہ برس تک کے لڑکوں کو غلامي کے لیئے بچاکر ایک لاکھ آدمیوں کا گلا کٹوایا *

۱۳۹۸ ع

محمود گجرات کي طرف بھاگا + دلّي میں تیمور کے نام کا خطبہ پڑھا گیا *

تیمور تو اِس فتح کي خوشیاں مناتا تھا اور بڑا بھاري جشن کر رہا تھا + اور اُس کي فوج کو لوٹ مار سے کام تھا * شہر میں آگ لگا دي تھي شہر والے قتل ہوتے تھے + مُردوں کے ڈھیر سے اکثر گلیوں کے راستے بند ہو گئے تھے * جب لوٹنے کو کچھہ باقي نہ رہا اور اُس کي فوج بھي گھاس کي طرح آدمیوں کي گردن کاٹتے کاٹتے تھک گئي اور لونڈي غلام بنانے کو لوگوں کي بہو بیٹیاں اور لڑکے بھي خواہش سے زیادہ ہاتھہ آگئے تیمور لنگ پندرہ دن دلّي میں رہ کر میرٹھہ قتل کرتا ہوا اور ہردوار اور جمبو ہوتا ہوا جدھر سے آیا تھا اُسي طرف کو چلا گیا + ہندوستان میں اپنے پیچھے کال اور مري اور ہر ایک بات کي بےبندبستي چھوڑ گیا * ہماري سمجھہ میں تو چنگیزخان

---

† گورکان شخصے کہ نسبتش بسلاطین رسد و نسبت دامادي ہم داشتہ باشد تاریخ ولادت تیمور مولد تیمور سنہ ۷۳۶ ہجري تاریخ وفات تیمور تیمورقان سنہ ۸۰۷ ہجري انگریزي تواریخوں میں تیمور کو ترک لکھا ہی اُس کے دادا کا پردادا جنگیزخان کے بیٹے چغتائيخان کا امیرالامرا تھا *

اور تیمورلنگ، اِن دونوں جلّاد کا نام دنیا کا دشمن رکھنا چاھیئے + بلکه اِن کو ھوبھو قہر خدا کہنا چاھیئے *

سنه ۱۴۱۲ تیمور کے جانے کے پیچھے تھوڑے دنوں تو دلّي اُجاڑ سي پڑي رھي آخر محمود گجرات سے آیا + اور پھر کچھه دن نام کي بادشاھي کر کے اِس جہان سے سدھارا * محمود کے مرنے پر پندره مھینے تک دولتخان لودي نے ڈنکا سلطنت کا اپنے نام سے بجایا لیکن خضرخان سیّد پنجاب کے حاکم نے اِسے نکال باھر کیا + اور کام سلطنت کا تیمور کے نام سے اپنے ھاتھه میں لیا * سلطنت کاھیکو تھي + خالي نام کو دلّي ره گئي تھي * چار پشت تک سیّدوں نے حکومت کي + چوتھي پشت میں یعني سیّد علاءالدین کے وقت میں دلّي کي عملداري کل چھه کوس کے گھیرے میں آ رھي *

سنه ۱۴۵۰ع بہلول‌خان لودي اُس وقت پنجاب کا مالک بن بیٹھا تھا سیّد علاءالدین نے دلّي اُس کے حوالہ کر دي + اور آپ بداؤں کي راه لي *

بہلول لودي

بہلول کے تخت پر بیٹھنے سے پنجاب پھر دلّي کے شامل ھو گیا + اور چھبیس برس کي لڑائي میں بہلول نے جونپور بھي فتح کیا *

سنه ۱۴۸۸ع جب بہلول مرا + تو دلّي کي حد ھمالے سے لے کر بنارس تک پہنچ گئي تھي بلکه جمنا پار بندیلکھنڈ بھي اِسي کے تابع تھا *

سکندر لودي

اصلي نام اِس کا نظام‌خان تھا + ایک سنارن سے پیدا ھوا تھا * اِس نے اپنے باپ بہلول کي سلطنت اَوَر بھي بڑھائي بہار فتح کیا ملک کا کسي قدر بندوبست باندھا + عالم فاضلوں کي قدر کي لیکن ھندوؤں پر بڑا ظلم روا رکھا * اِن کي تیرتھه جاترا سب اپني عملداري میں بند کر دیں + جو شہر قلعه ھاتھه لگا مندر مورت اُس میں بالکل توڑ ڈالیں * ایک برھمن نے اِتنا ھي کہا تھا که ھندو مسلمان

دونوں کا مت یعني مذهب سچا هی اِسي پر اُس کي جان لي + متهرا میں هندوُں کي حجامت تک بند کر دي * تو بهي یهه بادشاه دلّي کے اچھے بادشاهوں میں گنا جاتا هی کبیر اِسي کے وقت میں هوا اور فرنگیوں کا پهلا جهاز یهاں اِسي کے زمانے میں آیا + اٹهائیس برس سلطنت کر کے دُنیا سے سدهارا † *

اِبراهیم لودي

سکندر کے پیچھے اُس کا بیٹا اِبراهیم لودي تخت پر بیٹها + لیکن اِس میں اپنے باپ کے سے گُن نه تهے جلد هي اپنے شکّي مزاج اور گهمنڈ سے سارے بهائي برادر اور سرداروں کو ناراض کر دیا ملک میں هر طرف بکھیڑا اُٹهنے لگا * صوبه‌دار سرکش هو گئے + بادشاه سے مقابله کرنے لگے * پنجاب کے صوبه‌دار دولت‌خان ‡ لودي نے اپني مدد کے لیئے کابل سے بابر کو بُلایا + بابر نے آتے هي پهلے تو لاهور پهونکا

---

† تاریخ وفات سکندر لودي تاري شد سنه ۹۱۰ هجري

تاریخ داؤدي میں لکها هی که سکندر لودي عصر کي نماز کے بعد مُلّا لوگوں کے جلسے میں جاتا تها اور پهر قرآن پڑهتا تها اور تب مغرب کي نماز مسجد میں پڑهه کر وظیفے کے بعد گهنٹے بهر کے لیئے حرم‌سرا میں جاتا تها تمام رات دیوان خاص میں بیٹهه کر سلطنت کا کام کرتا تها ستره اهلکار همیشه حاضر رهتے تهے آدهي رات ڈهلنے پر کهانا مانگتا تها اهل‌کار هاتهه دهوکر سامنے بیٹهه جاتے تهے دنگل پر رهتا تها اور کهانا ایک بڑي سي کرسي پر چنا جاتا تها اُن سب اهل‌کاروں کے آگے بهي رکها جاتا تها لیکن وه کهاتے نه تهے اُٹهاکر گهر لے جاتے تهے سالار مسعود غازي کے جهنڈے کا میله اور مقبروں میں عورتوں کا جانا موقوف کر دیا تها جو لوگ باقیداري کي علت میں قید هوتے تهے عید پر سب کو چهوڑ دیتا تها جب کسي کے لیئے کچهه مقرر هو جاتا تها پهر کبهي اُس میں کچهه فرق نهیں پڑنے پاتا تها شیخ عبدالغني جونپور سے گرمیوں میں آیا تها اِس لیئے کهانے کے ساتهه چهه گهڑا شربت اُس کے پاس بهیجا گیا پهر جب وه جاڑوں میں آیا تب بهي چهه گهڑا شربت اُسے پهنچتا رها امیروں کے سب لڑکوں کو حکم تها که کچهه کسب سیکهیں اور کارخانے جاري کریں *

‡ کهتے هیں که یهه دولت‌خان لودي اُسي دولت‌خان لودي کي اولاد میں تها جو محمود تغلق کے مرنے پر کچهه دنوں دلي کا بادشاه بن بیٹها تها *

اور پھر دیبال پور والوں کو قتل کرتا ہوا سرھند کے سامنے آن پہنچا *
سنہ ۲۴ اِس عرصے میں دولت خان بگڑ کر پہاڑوں کي طرف بھگ گیا + اِسي
خیال سے بابر بھي کابل کو لوٹ گیا * لیکن جلد ھي بابر نے پھر اپنے
گھوڑے کي باگ ھندوستان کي طرف موڑي لاھور سے پہاڑوں میں
دولت خان کو سر کرتا ھوا روپڑ کي راہ جب پاني پت میں پہنچا + تو
وھاں اِبراھیم لودي کو ایک لاکھہ سوار پیادے اور ھزار ھاتھي کے ساتھہ
مقابلے پر مستعد پایا * بابر کے ساتھہ کل بارہ ھزار آدمیوں کي جمعیت
تھي لیکن فتح شکست تو خدا کے ھاتھہ ھی اِبراھیم ۲۱ اپریل کو پندرہ
سنہ ۲۶ سولہ ھزار آدمیوں کے ساتھہ لڑائي میں مارا گیا + † اور دلي آگرہ بابر
کے ھاتھہ لگا *

بابر لکھتا ھی کہ اُس روز صبح سے تیسرے پہر تک لڑائي ھوتي
رھي + اِس عرصہ میں کئي بار اُس کے توپ خانہ سے بارھہ دغي *
واہ اب تو انگریزي گولنداز ایک منٹ میں پانچ فیر کرتے ھیں +
گولے کیا اُولے برساتے ھیں * بابر کو فتح اُس کے تیراندازوں کے سبب سے
ملي + لیکن ھم جانتے ھیں کہ اِبراھیم کے پاس ایک لاکھہ سوار پیادے
اور ایک ھزار ھاتھي کے بدلے اگر آدھي کمپني بھي اِنفلڈرفل والے گوروں
کي ھوتي بابر کے بارہ ھزار تیراندازوں کے بھگانے کو کافي تھي *

ظھیرالدین محمد بابر *

بابر تیمور سے چھٹي پشت میں ھوا ما اِس کي چنگیزخان کے
بیٹے چغتائي خان کے خاندان میں محمودخان مغل کي بہن تھي +
بابر کي نوجواني بڑے لڑائي جھگڑوں میں کٹي * اور اُس نے زمانے
کے بڑے ھي اُونچ نیچ اور پھیر پھار دیکھے کبھي تو سمرقند اور بخارے
کا بادشاہ ھوتا تھا + کبھي پاني پینے کو ایک لوٹا بھي پاس نہ رھتا *
باپ اِسے بارہ ھي برس کا چھوڑ کر مر گیا تھا ایک دفعہ مصیبت کي
حالت میں اِس نے اِرادہ کیا کہ فقیر ھوکر چین کو چلا جاوے + لیکن
خدا کو تو یہہ منظور تھا کہ اُسي کا پوتا ھندوستان کا بڑے سے بڑا اور اچھے

---

† نو سے اُوپر تھا بتّیسا — پاني پت میں بھارت دیسا
آٹھواں رجب بار سُکروارا — بابر جیت براھیم ھارا

سے اچھا بادشاہ ہوئے اور انگریزوں کے پہنچنے تک اُسي کے گھرانے میں یہاں کي سلطنت رھی * ندان بائیس برس کي عمر میں سمرقند کي بادشاهي سے نااُمید ہوکر بابر ھمالے اِس پار کابل میں چلا آیا + کابل اُس کے بہائي بھتیجوں کے پاس تھا لیکن اُن دنوں بےدخل سا ہو رہا تھا بابر کو وھاں کي سلطنت حاصل کرنے میں کچھہ ایسي دقت نہ پڑي بائیس برس کابل کي بادشاهي کرکے تب هندوستان کي طرف قدم بڑھایا *

دلّي آگرہ ھاتھہ آنے پر بابر نے خوب دل کھول کر دھن دولت بانٹا + اپنے بیٹے همایون کو دو اُوپر ایک سو رتي کا ایک ایسا هیرا دیا کہ ویسا اُس وقت ساري دنیا میں دوسرا نہ تھا اور کابل کے ملک بھر میں مرد عورت بچے غلام لونڈي سمیت سب کو ایک ایک شاهرخي روپیہ جو قریب اٹھني کے برابر ہوتا هی بھیجا *

تھوڑے هي دن بعد شاهزادہ همایون کچھہ فوج لے کر نکلا + اور بیانا دھولپور گوالیر وغیرہ سب ملک جونپور سمیت بابر کے تابع کرلیا *

چتور یعني میواڑ کا راج اُس وقت اپني پوري اوج پر تھا + سانگا رانا گدي پر تھا * اجمیر سے لیکر بھلسہ چندیري تک اُسي کا ڈنکا بجتا تھا + جےپور جودھپور وغیرہ سب جگھہ کے راجاؤں کا وہ سرتاج اور پیشوا گنا جاتا تھا * بڑي بھیڑ بھاڑ لےکر بابر کے مقابلہ کو آیا + جب بیانے سے آگے بڑھا اور فتحپورسیکري کے برابر بادشاهي هراول کو شکست دے کر پیچھے هٹایا بابر کے ساتھیوں کا دل سُست پڑگیا * اور اِسي عرصے میں کابل سے ایک نامي نجومي نے آکر یہہ مشہور کر دیا کہ منگل سامنے هی + بابر کي فوج کي بربادي یقیني هی * بابر منگل سے تو نہ ڈرا + لیکن اپني فوج کے بیدل ہونے سے بہت هراسان هوا * منت مانی کہ اگر سانگا پر فتح پاؤں + پھر کبھي شراب نہ پیوں اور ڈاڑھي بڑھنے دوں * بلکہ شراب پینے کے سونے چاندي کے پیالے اُسي وقت محتاجوں کو بانٹ دئے اور اپنے سپاهیوں سے کہا کہ یارو بےعزتي کے ساتھہ پیٹھہ دکھلانے سے تو رن میں سامنے ہوکر مرنا بہتر هی سب نے قرآن کي قسم کھائي کہ مرجائینگے پر پیٹھہ نہ دکھلائینگے ندان بابر نے فتح پائي سانگا مشکل سے اپني جان لے کر بھاگا + جب وہ نجومي بابر کو فتح کا مبارکباد دینے آیا دوسرا کوئي ہوتا ضرور قتل کرتا هم بھي اُس کا مُنھہ کالا کیئے بغیر هرگز نہ

چھوڑتے لیکن بابر نے اُسے لعنت ملامت کے ساتھہ بہت سا دھن دے کر خالی اِتنا کہہ دیا کہ جا اب تو میرے ملک سے نکل جا *

سنہ ۲۸ دوسرے سال بابر میدنی راے چندیری والے پر چڑھا + جب بابر کے سپاہی قلعے میں پہنچے قلعے والوں نے جوہر کیا * پہلے اپنی عورتوں کو مار ڈالا + پھر آپ سب کے سب کوئی بابر کے آدمیوں سے جھوجھکے اور کوئی آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھہ سے کٹ مرے اپنی عزت اور دھرم کو بچایا *

اِسی سال بابر نے افغانوں سے اودھہ اور بہار لیا + اور رنتھنبھور کا قلعہ بھی اُس کے ہاتھہ آ گیا *

سنہ ۳۰ بابر پچاس برس کی عمر میں آگرے کے درمیان دنیا سے سدھارا + † اُس کے مرنے کا سبب یوں بتلاتے ہیں کہ جب ہمایون بہت بیمار ہوا اور حکیموں نے جواب دیا بابر نے ہمایون کے پلنگ کے تین پھیرے دے کر یہہ دعا مانگی کہ یا خدا تو اِس کی جان بخش اور اِس کے بدلے مجھے لے اور اِس دعا کا دونوں کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ ہمایون تو اُسی دم سے اچھا ہونے لگا اور بابر بیمار پڑا * اِس کی قبر اِس کے کہنے مطابق کابل میں ایک بہت سندر سوہاونی جگہہ میں بنی ہی + وہاں بھی اُس سے بڑھہ کر بہتر کوئی دوسری لائق سیر کے نہیں ہی *

بابر بیشک ایشیا کے اچھے بادشاہوں میں تھا + اچھا کیا یہہ تو کوئی عجیب بزرگ ہو گذرا * سزا کری دیتا تھا + پر بے سبب کبھی کسی کو نہیں ستاتا تھا * اپنا سارا حال اپنے ہاتھہ سے ایک ترکی کتاب میں لکھہ گیا ہی + لائق دیکھنے کے ہی * وہ لکھتا ہی کہ ایسا سُکھہ میں نے عمر بھر نہیں پایا + جیسا کچھہ دن سمرقند چھوڑنے پر ملا * کہ جب مجھہ کو فکر اور تردد میں ڈالنے کے لیئے کوئی بھی سلطنت میرے پاس نہ تھی پیٹ بھر کر میں نے اُنہیں دنوں میں کھایا + اور گہری نیند کا بھی مزا میں نے اُنہیں دنوں میں پایا * دُکھہ اور سُکھہ طبیعت پر موقوف ہی یہہ اُسی کی طبیعت تھی کہ جن حالتوں میں آدمی کو جان کی فکر پڑتی ہی وہ اپنی کتاب میں جنگل اور پہاڑ کے پھل پھولوں کا حال اور جو خوشیاں اُسے اُن کے دیکھنے سے حاصل ہوتی تھیں لکھتا ہی یہہ اُسی کا کام تھا کہ بادشاہ

---

† تاریخ وفات بابر بہشت روزی باد سنہ ۹۳۷ ہجری *

هونے پر بهي لڑکپن کے یار دوست اور سنگي ساتهیوں کي یاد میں
گهڑیوں رویا کرتا + بیماري سے تهوڑے هي دن پهلے کالپي سے آگرے ۱۶۰
میل دو دن میں گهوڑے پر چلا گیا اور گنگا جمنا تو تیر کر کئي بار
پار اُترا تها *

همایون

همایون تخت پر بیٹها + اُس کا ایک بهائي کامران پهلے سے
کابل - قندهار کا ناظم تها باقي هِندال اور مرزا عسکري اِن دو بهائیوں
کو همایون نے سنبهل اور میوات کا ناظم بنایا * همایون میں کوئي ایسا
عیب نه تها که هم اُس کو کسي بات کا اِلزام دیں آخر بابر کا بیٹا
تها + لیکن وه ایسے تهوڑے دن کے حاصل کیئے هوئے ملک کو دشمنوں سے
بچانے اور جهت پٹ جوڑ توڑ لگا کر اور قابو نکال کر اِنتظام کرنے کے
واسطے نه تها * آرام اور اِطمینان کے ساتهه سلطنت بخوبي کر سکتا +
اِسي لیئے جب دشمنوں نے سر اُٹهایا اُن کے دبانے میں اِس نے ایسي
بے موقع دیر کي اور اُنهیں فرصت دي که وے زور پکڑ گئے سب سے
زبردست اِس کا دشمن شیرخان تها * اُس کا باپ حسن خان پٹهان
سهسرام میں ۵۰۰ گهوڑوں کا جاگیردار تها + لیکن سلطنتوں کے
پهیر پهار میں یهه شیرخان ایسا بڑها که بهار اور بنگاله دبا کر اُس نے
همایون کے مقابله کا سامان کیا * جب همایون تخت پر بیٹها چنار کا
قلعه شیرخان کے قبضه میں تها + همایون پهلے تو کالنجر اور جونپور
میں دشمنوں سے لڑتا بهڑتا گجرات کے بادشاه بهادرشاه کو شکست دیتا
اور اُس کے ملک میں دخل کرتا کهنبهات تک چلا گیا تها لیکن
جب خبر شیرخان کي سرکشي کي سني گجرات چهوڑ کر مُنهه
پورب کي طرف پهیرا * کهتے هیں که گجرات میں چنپانیر کا قلعه
دیوار کي طرح ایک کهڑے پهاڑ پر بنا هی همایون تین سو چنے هوئے
سپاهیوں کو لے کر رات کے وقت لوهے کي میخوں پر جو پهاڑ میں
گاڑ دي تهیں پیر رکهتا هوا اُوپر پهنچ گیا + اور دشمنوں سے اُسے خالي
کروا لیا * خزانه بهادرشاه کا صرف ایک هي آدمي کو معلوم تها + اُس ۱۵۳۵ع
نے بتلانے سے اِنکار کیا * لوگوں نے چاها که اُسپر سختي کریں + اور

تعلیم دیں * لیکن ھمایون نے یہہ بات پسند نہ کي + اور صلاح دي *
کہ اِسے راضي کرو + اور خوب شراب پلاؤ * جب وہ نشے میں آیا + تو
اُسي دم جہاں خزانہ گڑا تھا بتلا دیا *

ندان چنار تک تو ھمایون اپني عملداري میں چلا آیا + لیکن چنار کا
قلعہ لینے میں کئي مہینے کا عرصہ لگا * شیرخان نے اِس وقت مقابلہ مناسب
نہ سمجھا + اپنے بال بچوں کو خزانہ سمیت رھتاس † کے قلعہ میں
بھیج کر قابو کا منتظر رہا * ھمایون کو بنگالے کا دارالسلطنت گوڑ تک چلا
جانا سہل ھوا + لیکن جب برسات آئي ندي نالے سب بھر گئے ھمایون
کے لشکر میں بیماري پھیلي بہتیرے آدمي بے اِطلاع اور بے پروانگي
نوکري چھوڑ چھوڑ کر آگرے کو جانے لگے شیرخان شیر کي طرح ماند
میں سے نکلا اور بہار بنارس چنار لیتا ھوا جونپور جا گھیرا * ھمایون کو
فکر آگرہ پہنچنے کي پڑي + بکسر سے اِدھر آکر شیرخان سے جو اب
شیرشاہ بن گیا تھا شکست کھائي * ھمایون نے گھوڑا گنگا میں ڈالا +
گھوڑا پار پہنچنے سے پہلے تھک کر ڈوب گیا * ھمایون بھي ڈوبنے ھي
پر تھا + لیکن نظام نام ایک سقہ یعني بہشتي مشک پر سوار اُس
کے پاس پہنچ گیا * اِس لیئے جان بچ گئي + فوج بالکل غارت (سنہ ۵۳۹)
ھوئي * عمادالسّعادت میں یوں لکھا ھے + کہ اِس سقے نے اپني
خدمت کے اِنعام میں آدھے دن کي سلطنت مانگي اور جب ھمایون نے
اُس کي خواھش پوري کي اُس نے آدھے ھي دن میں چمڑے کا سکّہ
چلا دیا کہ اُس کا چرچا آج تک چلا جاتا ھے *

آگرے پہنچ کر ھمایون نے پھر لڑائي کي تیّاري کي + اِس عرصہ
میں شیرشاہ بھي کنوج کے سامنے پہنچ گیا تھا ھمایون نے پار اُتر کر
مقابلہ کیا لیکن پھر شکست کھائي * اِس بار ھاتھي گنگا میں ڈالا + (سنہ ۵۴۰)

---

† شیرخان نے یہہ قلعہ بڑي حکمت سے لیا وھاں کے راجا ھرکرشن سے کہلا
بھیجا کہ میں مہم پر جاتا ھوں اپنے بال بچے اور خزانہ تمھارے پاس بھیج دیتا ھوں
راجا نہایت خوش ھوا شیرخان نے پانچسو چنے ھوئے جوان تو ڈولیوں میں عورتوں
کي جگہہ بٹھلا کر اور پانچسو جوانوں کے سر پر روپئے اشرفي کے نام سے پیسوں کے توڑے
رکھکر روانہ کیا اور آپ اپني فوج سمیت گھات میں رہا جب اُنھوں نے قلعے میں پہنچ کو
دروازوں پر قبضہ کیا شیرخان نے جا کر قلعہ لے لیا راجا کھڑکي کي راہ بھاگ گیا *

کرارا اِس پار بہت اُونچا تھا ہاتھي سميت ھمايون کے ڈوبنے میں کچھہ باقي نہ رہا تھا * پر دو سپاھیون نے اپني پگڑي جوڑ کر اُسکا ایک سرا کرارے پر سے ھمایون کي طرف پھینک دیا + اُسے تھام کر وہ کسي طرح اُوپر چڑھہ آیا * تھوڑي دور چلکر ھندال اور عسکري اُس کے دونوں بھائي بھي کچھہ بچي ھوئي فوج لیکر شامل ھو گئے + گو زمینداروں کے ھاتھہ سے لٹ جانے کا تھا بڑي مشکل سے آگرے پہنچے آگرے میں بھي اب ٹھہرنا مصلحت نہ جانا جھٹ پٹ گھر بار کے لوگوں کو لے کے لاھور میں کامران کے پاس چل دیئے * کامران نے بھائیوں کے لیئے شیرشاہ سے بیر بساھنا مناسب نہ سمجھا + ھمایون نے جب کامران کا رخ اپنی طرف نہ پایا مُنہہ سندھہ کي طرف کیا * سندھہ میں بھي ھمایون سے کچھہ نہ بن پڑا + خالي حیران پریشان اِدھر اُدھر گھومتا رہا * جو اُپاؤ ملک لینے کا کیا + بے فائدہ ھوا * سندھہ میں ھمایون نے بڑي بڑي مصیبت اور سختیاں اُٹھائیں + ریگستان میں پاني بنا پیاس کے مارے اُس کے ساتھیوں میں سے بہتیروں نے جان دیں * کیا قدرت برحق ھی اُس قادر مطلق کي کہ اِسي آفت اور تکلیف میں ۱۴۰ اکتوبر کو اکبر سے بادشاہ کا جنم ھوا + کہ جس سے بڑھہ کر اور نیک تر آج تک کوئي مسلمان ھندوستان کے تخت پر نہیں بیٹھا *

۱۵۴۲ع

کہتے ھیں کہ ھمایون ھندوستان میں آنے سے پہلے ایک دن اپني سوتیلي ما یعني ھندال کي ما کے محل میں کھانے کو گیا تھا + وھاں ھندال کے اُستاد ایک سیّد کي کُنواري لڑکي حمیدہ ایسي خوبصورت دیکھي کہ رہ نہ جا سکا اُسي دم اُس کے ساتھہ نکاح کر لیا * اب جس دن امرکوٹ سے کوچ ھوا اُسي کے دوسرے دن وہ اکبر جني ھمایون کے پاس اُس وقت سواے ایک مُشک نافہ کے اَور کچھہ بھي دینے کو موجود نہ تھا + اُسي کو کاٹ کر چُٹکي چُٹکي مُشک بیٹا ھونے کي خوشي میں یہہ کہکر سب کو بانٹا * کہ جیسا یہہ مُشک خوشبو دے + اُسي طرح اکبر کي تعریف اور نیکنامي بھي سب طرف پھیلے *

اُس وقت ھمایون پر جو آفت اور مصیبت تھي اِسي ایک بات سے سمجھہ لیني چاھیئے کہ ھمایون نے اپني بیگم حمیدہ کي سواري کے واسطے کسي عہدہ‌دار سے ایک گھوڑا جو اُس کے پاس خالي تھا منگني لے لیا تھا

ليكن جب أس عهدهدار كا گهوڑا تهكا تو أس نے أسي دم حميده كو أتروا ديا + اور اپنا گهوڑا لے ليا * همايوں نے اپنا حميده كو ديا + اور آپ پيدل هوا * كچهه دور چل كر بوجهے كا اُونت ملا + ناچار اُسي كے اُوپر بيتهه گيا *

ندان جب سندهه ميں كسي بات كي كچهه اُميد نه پائي اور دشمن وهاں بهي ستانے لگے تين برس خراب خسته هوكر همايون نے اِرادہ قندهار كا كيا + قندهار ميں اُس وقت عسكري كامران كي طرف سے تها * ليكن جب قندهار ۱۳۰ ميل رهگيا ايك سوار نے دوڑ كر خبر دي + كه عسكري فوج ليكر گرفتار كرنے كے ليئے آتا هى همايون كو اكبر كے اُتهانے كي بهي فرصت نه ملي * حميده كو ليكر گرم سير اور سيستان هوتا هوا ايران كي عملداري ميں چلا گيا + تهوڑي هي دير بعد عسكري پهنچا ليكن همايون كو نه پايا * تب دوستي كي باتيں ظاهر كرنے لگا + اور اكبر كو بڑي محبت سے قندهار لے گيا * ايران كے تخت پر اُس وقت طهماسپ شاه صفوي تها همايون كي بڑي خاطرداري كي + اور ملاقات كے وقت سب بات ميں برابر كي عزت دي * ليكن اپنا شيعه مذهب قبول كرانے كو فائده نقصان اور بهلا بُرا سب كچهه دكهلايا + همايون كو يهه بهت بُرا لگا * پر علاج كچهه نه تها + منتخب التواريخ والا تو لكهتا هى كه همايون نے ظاهرا اُس مذهب كو قبول كرليا تها اور نماز بهي اُسي طور پر پڑهتا تها * ليكن هم اِتنا هي كهه سكتے هيں كه وه شيخ شفيع الدين كي جسے شاه صفي بهي كهتے هيں درگاه كي زيارت كو اردبيل بيشك گيا تها + اور يهه كام پكّے سُنّيوں كے طريق سے البته برخلاف تها *

ندان طهماسپ شاه نے قندهار ملنے كے وعدے پر ۱۴ هزار سوار اپنے لڑكے مرادمرزا كے ساتهه همايون كي مدد كو ديئے قندهار ميں اُس وقت كامران كي طرف سے مرزا عسكري حاكم تها + پانچ مهينے گهرے رهنے كے بعد بےقابو هوكر همايون كے پاس حاضر هو گيا * همايون نے پهلے تو بڑي خاطرداري كي ليكن پهر كسي پُرانے قصور كے بهانے سے اُس كے پاوں ميں بيڑي ڈال كر قيد كرديا + قلعه قندهار كا اور جو كچهه اُس ميں خزانه تها سب ايرانيوں كے حوالے كيا * ليكن جب بهت سے ايراني اپنے ملك كو لوت گئے اور مرادمرزا بهي مرگيا همايون دهوكها

سنه ۹۴۳

سنه ۹۵۲

ديكر قلعے ميں گهسا + اور بہتيرے اِيرانيوں كو قتل كر كے باقي كو باهر
نكال ديا وے بيچارے اِيران چلے گئے قندهار همايون كے قبضه
ميں رها * ابوالفضل † همايون كو اِس دغابازي كي بدنامي سے بچانے
كے ليئے لكهتا هی كه اِيراني قندهار ميں ظلم كرتے تهے ليكن اُس كو
شرم نهيں آتي كه جب مدد كي قيمت ميں قندهار اِيرانيوں كو ديديا
تها + تو پهر اُن كے ظلم اور اِنصاف سے همايون كو كيا مطلب تها *

قندهار لينے كے بعد همايون نے كابل پر چڑهائي كي راستے ميں هندال
بهي آ ملا + كامران سندهه كي طرف بهاگا * همايون نے اكبر كو كه اب بے
دو ڈهائي برس كا هو گيا تها چهاتي سے لگايا + ليكن جب همايون
بدخشان سر كرنے كو گيا كامران نے پهر كابل لے ليا كابل كے ساتهه
اكبر بهي اُس كے هاتهه آيا * جب همايون نے لوٹ كر كابل گهيرا اور گولا
١٥٤٧ ع چلانا شروع كيا + تو كہتے هيں كامران نے اكبر كو بهالے سے باندهه كر قلعے
كي ديوار پر كهڑا كر ديا * ليكن كہاوت مشہور هی كه مارنے والے سے بچانے والا
زبردست هی اكبر كو كچهه بهي آنچ نه پہنچي كامران كو پهر بهاگنا پڑا +
دوسرے سال تهك كر همايون كے پاس چلا آيا * همايون نے اِس وقت بڑي
همت دكهلائي + مرزا عسكري كو بهي قيد سے چهوڑ ديا چاروں بهائيوں نے
١٥٤٩ ع ساتهه بيٹهه كر نمك كهايا اور اِس ميل ملاپ كي بڑي خوشي منائي *

ليكن جب همايون بدخشان كي طرف گيا + كامران نے بگڑ كر
پهر كابل پر قبضه كيا اور اكبر تيسري دفعه اُس كے هاتهه پڑا * جب همايون
لوٹا + كامران لڑائي ميں شكست كهاكر هندوستان كي طرف بهاگا * پر گكروں ‡
١٥٥٣ ع كے سردار نے اُس كے ساتهه دغا كي پكڑ كر همايون كے حوالے كر ديا + دو دن
تو همايون نے كامران كي بڑي خاطرداري كي ليكن تيسرے دن اُسے
اندها كرنے كا حكم ديا * جہاں تك اُس كي آنكهه ميں نشتر لگائے گئے
وه كچهه نهيں بولا ليكن جب نمك ڈال كر نيبو نچوڑا گيا چلّا اُٹها اى
خداوند كريم جو كچهه ميں نے گناه كيئے تهے پوري سزا پا چكا اب عاقبت
ميں مجهپر رحم كر كامران اندها هوكر مكّے كو چلا گيا + اور همايون
كابل قندهار كي بے كهٹكے حكومت كرنے لگا *

---

† اكبر كا وزير تها *

‡ گكر وهي هيں جنهيں سنسكرت ميں كيكے كہتے هيں اور اب كشمير
كي عملداري ميں ككّا كے نام سے شامل هيں *

شیرشاہ سور

سنہ ۱۵۴۰ همایون کے بھاگنے پر اِس ملک کا بادشاہ شیرشاہ هوا + کامران کے کابل چلے جانے پر پنجاب بھي جا دبایا * اور جھیلم پار ایک پہاڑي پر رُھتاس اُسي نام کا اور ویسا هي مضبوط ایک قلعہ بنایا + کہ جیسا اُسکي جنم بھوم بہار میں تھا *

سنہ ۱۵۴۲ مالوہ فتح هونے پر اِس نے راےسین کے قلعےوالوں کے ساتھہ بڑي بےایماني کي اُنھیں جان کي امان دیکر قلعے سے باهر نکالا + لیکن پھر مولویوں سے فتویٰ لیکر سب کو کٹوا ڈالا * پھل اِس بےایماني کا شیرشاہ کو اِسي دنیا میں مل گیا + یعني جب اِس نے کالنجر کا قلعہ گھیرا اور قلعےوالوں کو جان کي امان کے وعدے پر قلعہ خالي کر دینے کا پیام بھیجا اُنھوں نے یھي جواب دیا کہ تونے راےسین والوں سے بھي تو ایسا هي وعدہ کیا تھا اب تیري بات کا اِعتبار نہیں رہا * اور پھر کھنچھہ کر ایسا گولا مارنا شروع کیا کہ شیرشاہ کا میگزین اُڑ گیا + اور اُس کي آگ سے

سنہ ۱۵۴۵ ایسا جُھلسا کہ اُسي دن نہایت تکلیف کے ساتھہ دنیا سے سدھارا † *

شیرشاہ یہاں کے اچھے اور عقلمند بادشاهوں میں گنا جاتا هي زمانے کے مطابق ملک کا اِنتظام بھي خوب کیا تھا + اور بنگالے سے پنجاب تک پکي سڑک بنوا کر منزل منزل پر سراے اور کوس کوس پر کوا کُھدوا دیا تھا * کہتے هیں کہ سرایوں میں غریبوں کو کھانا ملنے کا بھي بندوبست کیا گیا تھا هندو کے لیئے هندو اور مسلمان کے لیئے مسلمان نوکر مقرر تھے + اور سڑک پر دو طرفہ درخت بھي لگائے گئے تھے ‡ *

سلیم شاہ سور ¶

شیرشاہ کے بعد نو برس تک اُس کے بیٹے سلیم‌شاہ نے جس کا اصلي نام جلال‌خان تھا بادشاهي کي اِسے بھي اِس کے باپ کي طرح نیک

---

† تاریخ وفات شیرشاہ ز آتش مرد سنہ ۹۵۲ هجري *

‡ تاریخ شیرشاهي میں لکھا هي کہ اُس کے باورچي‌خانے کا خرچ پانچ سو اشرفي روز تھا هزاروں سوار سپاهي کسان کنگالوں کو سدا اُس کے باورچي‌خانے سے کھانے کو ملا کرتا تھا *

¶ اصلي لقب اِس کا اِسلام‌شاہ تھا *

نام بتلاتے ہیں + دلي ميں سليم گڈھہ اِسي کا بنايا اب تک موجود ہے ہمايون کے خاندان والے اُسے نورگڈھہ کہتے ہيں *

محمدشاہ عدلي

سليمشاہ کے مرنے پر اُس کا چچيرا بھائي مبارزخان اُس کے بيٹے کو جو کل بارہ برس کا تھا مار کر محمدشاہ عادل کے لقب سے تخت پر بيٹھا + يہہ بڑا نادان اور بدکار تھا * سلطنت کا بالکل کام هيمون نام ايک بنئيے کو سپرد کر ديا تھا + خزانہ جلد ہي خالي ہو گيا سرداروں کي جاگيريں ضبط کرنے لگا * لوگ نہايت ناخوش اور بےدل ہوگئے + عدلي يعني عادل کے بدلے اُسے اندھلي يعني اندھا پکارنے لگے * ملک ميں ہر طرف بلوہ ہو گيا + جہاں جو تھا مالک بن بيٹھا * اُسي خاندان کے ايک آدمي اِبراهيم سور نے دلي آگرہ لے ليا + دوسرے آدمي سکندر سور نے پنجاب ميں اپنے نام کا ڈنکا بجايا * محمدشاہ پورب کو چلا + ليکن پورب ميں بھي تيسرے آدمي محمد سور نے بنگالہ اپنے قبضے ميں کر ليا *

۱۵۵۳ ع

۱۵۵۴ ع

ہمايون کي دوسري سلطنت

ہمايون کو يہہ موقع پھر ہندوستان ميں آنے کا بہت اچھا ملا + پندرہ ہزار سوار لے کر سندھہ ندي پار اُترا پہلے لاہور ليا اور پھر سرہند ميں سکندر سور کو شکست دے کر دلي آگرے ميں قبضہ کيا ليکن موت نے اُسے زيادہ دن اِس دوبارہ ہندوستان کي سلطنت ملنے کا سُکھہ نہ بھوگنے ديا + دلي لينے سے چھہ ہي مہينے کے اندر پير پھسلنے کے سبب سيڑھي سے گر کر اُنچاس برس کي عمر ميں اِس دنيا سے کوچ کر گيا † *

۱۵۵۵ ع

ابوالمظفر جلال الدين محمد اکبرشاہ ‡

بادشاہ اکبر اُس وقت کل تيرہ برس چار مہينے کا لڑکا تھا اور ليکن ہوشياري اور جوانمردي ميں بڑے بڑے جوانوں کے کان کاٹتا تھا

---

† تاريخ وفات ہمايون ع ہمايون بادشاہ از بام اُفتاد سنہ ۹۶۲ ہجري

‡ تاريخ جلوس اکبر ع جلوس خداوند عالم پناہ سنہ ۹۶۳ ہجري *

بیرم خان † خانخانان جو همایون کا بڑا معتبر سردار تھا + سلطنت کا کام انجام دینے لگا اکبر نے اُسے خان بابا کا خطاب دیا *

بیرم اکبر کے ساتھہ پنجاب میں سکندر سور کو قابو میں لانے کی فکر کر رہا تھا + لیکن جب خبر سنی کہ هیموں ‡ بنیا محمدشاہ عدلی کا وزیر محمد سور کو مار کر اور آگرے دلی کو اپنے قبضے میں لاکر تیس هزار فوج کے ساتھہ لاهور کی طرف بڑھا آتا هی ترت پانی پت کے میدان میں لڑائی کے درمیان اُسے جیت کر قید کر لیا * بیرم نے چاها کہ اکبر اپنی تلوار اُس کے خون سے لال کرے اور غازی کہلاوے لیکن اکبر دعوی مردمی کا رکھتا تھا + بولا کہ گھائل قیدی پر تو میں هرگز هاتھہ نہیں اُٹھاؤنگا * تب بیرم نے غصے میں آکر ناچار اپنے هاتھہ سے اُس کا سر کاٹ ڈالا + دلی آگرہ پھر اکبر کے قبضے میں آیا *

بیرم بڑے دبدبے کا آدمی تھا یہہ خالی اِس کی همت اور مستعدی تھی + کہ سلطنت تیمور کے گھرانے میں رهی * لیکن اپنے آگے کسی دوسرے کو کچھہ چیز نہیں سمجھتا تھا دشمن دربار میں بڑھہ گئے + جب باهر کے لڑائی جھگڑوں کا ایسا خوف باقی نہ رها بادشاہ کے کان بھرنے لگے * بادشاہ بھی اب جوان هوتا چلا تھا + بالکل بیرم کے هاتھہ میں رهنا پسند نہیں کرتا تھا * اور بیرم نے شیخی میں آکر دو چار کام بھی ایسے کیئے + کہ وہ بادشاہ کو بہت بُرے معلوم هوئے * ندان اکبر شکار کے بہانے بیرم کے قابو سے نکل کر دلی چلا گیا اور ایک اشتہار جاری کیا + کہ اب سلطنت کا کام میں نے اپنے هاتھہ میں لیا * سوائے میرے حکم کے کوئی کسی دوسرے کا حکم نہ مانے تب تو بیرم کی آنکھیں کھلیں مکے چلے جانے کا ارادہ کیا لیکن گجرات کے پاس پہنچ کر دل بدل گیا + کچھہ سپاهی جمع کر کے پنجاب پر چڑھہ دوڑا * اور جب بادشاهی فوج نے اُسے شکست دی + تو اکبر سے اپنے قصور کی معافی چاهی * آکر پیروں پر گر پڑا + اور رونے لگا * اکبر نے اُسے اپنے هاتھہ سے اُٹھایا + اور داهنی طرف بٹھایا * اور کہا کہ چاهو کوئی صوبہ لو چاهو پہلے درجے کے سردار هوکر دربار میں رهو + چاهو

سنہ ۱۵۶۰

---

† اصلی نام بیرام خان هی ترکی میں بیرام عید کو کہتے هیں *

‡ ریواڑی کا رهنے والا ڈهوسر بنیا تھا *

من مانگي پنشن لے کر مکے کو جاؤ * بیرم کي غیرت نے هندوستان کا رهنا قبول نه کیا + مکے جانے کي اجازت مانگي لیکن گجرات پهنچ کر ایک پٹهان کے هاتهه سے جس کے باپ کو اُس نے کسي لڑائي میں مارا تها مارا گیا *

اکبر نے جو اِس اٹهاره برس کي نو جواني میں ساري سلطنت کا بوجهه اپنے سر پر اٹهایا + لوگوں کو اُس کي طاقت سے بالکل باهر معلوم هوگا * لیکن یاد رکهنا چاهیئے که کیسي آفت میں تو اُس کا جنم هوا + اور کیسي قید میں وه پالا گیا * اپنے باپ کے ساتهه لڑائیوں میں رهکر وه دلیر کیونکر نه هوتا + اور بیرم سے سخت مزاج آدمي کے تحت میں ره کر وه هر دم هوشیار رهنا کیونکر نه سیکهتا * بدن اُس کا بهت سڈول اور زورآور پهرتي سے بهرا هوا تها + رنگ گورا تها * باتیں اُس کي دل کو لوبهاتي تهیں + دل لگیاں بهي اُس کي هاتهي گهوڑوں کے پهیرنے اور شیروں کے شکار کرنے میں تهیں * لیکن اُس نے اپني نیکنامي کي اُمید ایسي لڑائیوں کے جیتنے پر نهیں باندهي + جیسي اپني رعیت کے سُکهه چین دینے سے رکهي *

غزنین اور غور والے بادشاه تو پاس هونے کے سبب اپنے ملک والوں سے بهي مدد لے سکتے تهے + لیکن تیمور کے خاندان والے تب تک یهاں نرے پردیسي تهے * اکبر اپني آنکهوں سے دیکهه چکا تها + که یهاں والوں نے کیسا جهٹ پٹ اُس کے باپ کو نکال دیا * ندان اکبر نے اپني نیک مزاجي سے یهه پکا منصوبه باندها که نه تو مذهب کا کچهه خیال کرے + اور نه رنگ اور قوم کا جو لوگ اِس دیس میں بستے هیں سب کو دل جان سے اپنا کر لے * اُس کے وقت میں مسلمان اور هندو دونوں کو اپني اپني لیاقت بموجب بڑے سے بڑے عهدے ملتے رهے + اور یهي سبب تها که تمام آدمي باپ سے بهي زیاده اُسے چاهنے لگے *

۱۵۶۱ع — بیرم کے رهتے هي اکبر کا عمل پورب میں جونپور تک پهنچ گیا تها + اور گوالیر اور اجمیر کا قلعه بهي هاتهه آگیا تها *

مالوه اب تک پٹهان بادشاهوں کے صوبه‌دار بازبهادر کے قبضے میں تها + اکبر نے آدم‌خان کو کچهه فوج کے ساتهه اُدهر روانه کیا * بازبهادر

جب شکست کھا کے بھاگا اُس کی عورت جسے لوگ پدمنی کہتے ہیں آدم خان کے ہاتھہ پڑ گئی + اُس نے اُسے اپنے محلوں میں داخل کرنا چاہا لیکن وہ بیچاری اِس خبر کے سنتے ہی زہر کھا کر سو رہی * مالوہ سنہ ۱۵۶۱ع میں بالکل فتح ہو گیا + اور بازبہادر اکبر کے امیروں میں داخل ہوا *

اکبر نے آمیر یعنی جےپور کے راجا کی بیٹی بیاہی تھی اِس لیئے وہ اور اُس کا بیٹا بھگوانداس † اور بھگوانداس کا بھتیجا اور راس نشین مان سنگھہ سدا اکبر کے طرفدار رہے جودھپور کے راجا کی لڑکی سے بھی اکبر نے بیاہ کیا تھا + جب تک مالدیو گدی پر رہا کچھہ سرکشی سی کرتا رہا لیکن اُس کے پیچھے اُس کا بیٹا اکبر کی خدمت میں حاضر ہو گیا * چتوڑ یعنی اُدےپور کے رانا پر اکبر نے چڑھائی کی رانا اُدےسنگھہ جی کا بودا تھا + قلعہ چھوڑ کر جنگل پہاڑوں میں جا گھسا * لیکن جیمل قلعہ‌دار نے اکبر کا خوب مقابلہ کیا + آخر ایک دن رات کو جیمل مشعل کے اُجالے سے بُرجوں کی مرمت کرا رہا تھا اکبر نے جو قلعہ گھیرے ہوئے پڑا تھا پہچان لیا * تک کر ایسا نشانا مارا + کہ جیمل اُسی جگہہ لوٹ گیا * ایسے بہادر قلعہ‌دار کے مارے جانے سے رانا کی فوج بالکل بے دل ہو گئی عورتوں کو جو قلعہ میں تھیں جیمل کی لاش کے ساتھہ چتا پر بٹھلا کر جلا دیا اور آپ تلواریں سونت کر اور کیسرئے باگے پہن کر قلعے سے باہر نکل آئے + کہتے ہیں کہ اُس وقت کم سے کم آٹھہ ہزار آدمی مسلمانوں کے ہاتھہ سے قتل ہوئے * جیتا ایک بھی نہ بچا ‡ ہاں کچھہ تھوڑے سے آدمی اپنے لڑکے اور اپنی عورتوں کو قیدیوں کی طرح باندھہ باندھہ کر بادشاہی فوج کے بیچ سے ہوتے ہوئے البتہ

---

† بھگوانداس کی بیٹی سلیم کو بیاہی تھی اکبر آپ بارات کے ساتھہ بھگوانداس کے مکان پر گیا تھا اور وہاں ہندؤں کے دستور مطابق آگ کے گرد پھیری پھر کر بیاہ ہوا تھا بہو کے ڈولے پر روپئے اور اشرفیاں لٹاتا آیا بھگوانداس نے ۱۰۰ ہاتھی کئی طویلے گھوڑے بہتیرے لونڈی غلام سونے چاندی جواہر کے اسباب ہتھیار برتن جہیز میں دیئے امیروں کو جو براتی تھے عراقی ترکی تازی سونے چاندی کے ساز سمیت گھوڑے دیئے *

‡ ٹاڈ صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ مردوں کے جنیؤ ساڑھے چوہتر من تولے گئے تھے چٹھیوں پر اب تک وہی طلاق لکھا جاتا ہے لیکن من چار سیر کا تھا *

نکل گئے + بادشاہي فوج والوں نے يہہ جانا کہ ہمارے ہي آدمي قلعے والوں کے بال بچے پکڑے لیئے آتے ہیں اِس لیئے کچھہ نہ بولے * رانا چتوڑ ٹوٹ جانے پر بھي جنگل پہاڑوں میں گھسا رہا + نو برس پیچھے اُس کے بیٹے اور جانشین رانا پرتاب کو وہ جنگل پہاڑ بھي چھوڑ کر سندھہ کي طرف بھاگنا پڑا * پر جو اُس نے ہمت کي + تو خدا کي طرف سے اُسے مدد پہنچي * اکبر کے مرنے سے پہلے ہي اُس نے اپنا بہت سا ملک پھر اپنے قبضے میں کر لیا + اور اپنے باپ کے نام پر اُدے پور کا شہر بسایا *

۱۵ع گجرات جو مدت سے جدا بادشاہوں کے قبضے میں چلا آتا تھا سنہ ۱۵۷۳ع میں اکبر کے ہاتھہ آیا + اور سنہ ۱۵۷۶ع میں بنگالہ

۱۵ع اور بہار بھي فتح ہو گیا * پٹھان بادشاہ جو وہاں ڈھائي چاول کي جدا کھچڑي پکاتے تھے + اب نام نشان کو بھي باقي نرہے *

۱۵ع کشمیر چودھویں صدي کے شروع سے مسلمانوں کے قبضے میں چلا آتا تھا + ہندوٴں کا راج بالکل ناش ہو گیا تھا * سنہ ۱۵۸۶ع میں اکبر نے اُسے ہندوستان کي سلطنت میں ملایا + اِسي سال راجا بیربل جو اکبر کا نامي مصاحب تھا سندھہ پار یوسف زئیوں کي لڑائي میں مارا گیا *

۱۵ع سنہ ۱۵۹۲ع میں سندھہ کے حاکم نے جو اب تک خود مختار رہا تھا زیر ہوکر اکبر کي اِطاعت قبول کي + اور وہ بھي میراث اِس بادشاہ کے اختیار سے باہر نرہي * کہتے ہیں کہ یہہ سندھہ کا حاکم لڑائي کے لیئے پرتگیز سپاہي بھي ساتھہ لایا تھا + اور دو سو ہندوستانیوں کو انگریزي جامہ پہنایا تھا * یعني گورے اور تلنگے † اُسکي فوج میں موجود تھے + اِن کے نام اِس ملک کي فوج میں اِسي جگہہ سے سننے میں آئے *

۱۵۹ع دکھن میں جو مدت سے احمدنگر اور وجے پور یعني بیجاپور اور گول کُنڈے کے جدا جدا بادشاہ ہوتے چلے آتے تھے + احمدنگر میں اِتفاق

---

† پہلے مندراج میں تیلنگ دیس کے آدمي انگریزي فوج میں بھرتي ہوئے تھے اِسي لیئے یہاں والے پلٹن کے سپاہیوں کو تلنگا پکارنے لگے *

سے چار دعویدار کھڑے ہوئے * ایک نے جو اُس وقت احمدنگر میں تھا اکبر سے مدد مانگي اِس نے ایسے موقع کو غنیمت سمجھہ کر شاھزادے مرزامراد کو بیرم کے بیٹے مرزا عبدالرحیم‌خان خانخانان کے ساتھہ فوج لیکر احمدنگر جانے کا حکم دیا + لیکن جب تک یے لوگ پہنچے احمدنگر دوسرے دعویدار بہادر نظام‌شاہ کے قبضہ میں آگیا * یہہ تو بچہ تھا لیکن اِسکي چچي چاند سلطانا بڑي دانا اور دل کي دلیر تھي + اِس قسم کي عورت اِس ملک میں کم سني گئي ھیں جس وقت اکبر کي فوج سُرنگ اُڑاکر قلعے پر چڑھنے لگي چاند سلطانا مُنھہ پر نقاب ڈال کر اور ھاتھہ میں ننگي تلوار لے کر جہاں سُرنگ اُڑائي گئي تھي آکر کھڑي ھو گئي * اور چلاکر اپنے آدمیوں سے کہنے لگي کہ اب ایسے وقت میں عورت نہ بنو + ندان اُس دم احمدنگر میں ایسا ‌ئي نہ تھا جو اُسکي مدد کو نہ پہنچا ھو * اکبر کي فوج قلعے پر نہ چڑھہ سکي + اور براڑ کا علاقہ لے کر جو احمدنگر والوں نے کچھہ دنوں سے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا چاند سلطانا سے صلح کر لي * لیکن چاند سلطانا نے محمدخان کو پیشوا کے خطاب سے اپنا وزیر مقرر کیا تھا وہ اُس سے پھر گیا + اور اُس نے پھر شاھزادے مرزامراد کو احمدنگر میں بُلایا * شاھزادے مرزامراد سے تو کچھہ نہ بن پڑا لیکن جب اکبر نے شاھزادے دانیال اور خانخانان کو بھیجا اور برھان‌پور تک آپ بھي آیا + تو اِس دفعہ احمدنگر کے سپاھیوں نے بلوہ کر کے چاند سلطانا کو مار ڈالا * اکبر کي فوج کو قلعے میں گھس جانا اور اُسے اپنے دخل میں کر لینا پہلي بار کا سا مشکل نہ رھا + قلعے والے سب مارے گئے اور بہادر نظام‌شاہ قید رھنے کے لیئے گوالیر کے قلعے میں بھیجا گیا * اکبر ابھي برھان‌پور ھي میں تھا کہ اُسے اپنے بڑے لڑکے ولي‌عہد شاھزادے سلیم کے باغي ھو جانے کي خبر پہنچي یہہ اب تیس برس کا ھو گیا تھا اور سب طرح سے لائق تھا + لیکن شراب اور افیون نے اُس کا دماغ بگاڑ دیا تھا * وہ آپ اپني کتاب میں لکھتا ھی کہ میں جواني کي حالت میں ھر روز کم سے کم بیس پیالے شراب پیتا تھا اگر گھنٹے بھر بھي بے شراب گذرتا + تو میرا ھاتھہ کانپنے لگتا * لیکن جب سے میں تخت پر بیٹھا کل پانچ پیالے پر کفایت کرتا ھوں + اور سو بھي رات کے وقت پیتا ھوں *

ندان اکبر تو دکھن کي لڑائیوں کا بندوبست کر رہا تھا شاہزادے سلیم نے ڈنکا بغاوت کا بجایا + اور الہ آباد لیکر صوبۂ اودھ اور بہار میں بھي اپنا قبضہ کر لیا * اکبر نے لڑکے پر سختي کرنا مناسب نجانا + نرمي کے ساتھہ فہمایش کا خط لکھا اور آپ بھي جلد آگرے کو چلا آیا * سلیم نے بہت منت سماجت کے ساتھہ اپنے باپ کو جواب لکھا + اور قدمبوسي حاصل کرنے کو آگرے روانہ ہوا * لیکن جب اِٹاوے میں پہنچا اکبر نے معلوم کیا کہ سلیم کے ساتھہ سپاہ بہت ہی حکم بھیجا کہ اگر مجھے دیکھا چاہتے ہو جریدہ چلے آؤ + نہیں تو الہ آباد لوٹ جاؤ * سلیم الہ آباد لوٹ گیا + اور پھر تھوڑے ہي دنوں بعد اکبر نے صوبۂ بنگالہ اور اُڑیسہ اُس کے حوالے کیا *

سلیم کو اکبر کے وزیر ابوالفضل سے بڑي دشمني تھي جب وہ دکھن کي مہم سے لوٹ کر آگرے کي طرف آتا تھا سلیم کي مرضي بموجب اُرچھا کے راجا نرسنگھہ دیو نے اُس کا سر کاٹ کے سلیم کے پاس بھیج دیا + اکبر کو ابوالفضل کے مارے جانے کا بڑا رنج ہوا دو دن رات نہ کچھہ کھایا نہ سویا پر اُسے یہہ نہ معلوم ہوا کہ ابوالفضل کا خون اُسي کے بیٹے کي گردن پر تھا * سنہ ١٦٠٢ع میں سلیم اکبر کے پاس حاضر بھي ہوا تھا اکبر بہت مہرباني کے ساتھہ پیش آیا + سنہ ١٦٠٤ع میں پھر حاضر ہوا *

١٦٠٢ع

١٦٠٤ع

١٦٠٥ع

اکبر کا دوسرا لڑکا مراد کئي برس ہوئے مر گیا تھا + اب تیسرے لڑکے دانیال کے مرنے کي خبر پہنچي یہہ بھي شراب بہت پیتا تھا * جب بیمار پڑا اور اکبر نے اُس کے پاس شراب جانا بند کیا وہ اپنے نوکروں سے بندوق کي نلیوں میں بھر کر شراب منگواتا تھا + مر گیا پر اِس سے پرھیز نہ کر سکا * یہہ بُري بلا ھی جب بڑھتی ہی + جان ہي لیکر چھوڑتي ہی * ندان اکبر کو اپنے عزیزوں کے مرنے کا اِتنا رنج ہوا + کہ آخر بیماري نے اُس کے بدن میں گھر کیا * بھوکھہ بالکل جاتي رہي + دس دن تک سوائے پلنگ پر لیٹے رہنے کے اَور کسي کام کي طاقت نرہي * آخر وقت میں سلیم موجود تھا اکبر نے حکم دیا کہ میرے سب امیروں کو یہاں حاضر کرو + میں نہیں چاہتا کہ جن لوگوں نے جنم بھر میري خدمت کي اب کیسي

طرح پر تمھارے ساتھہ اُن کي نااِتفاقي هے * جب سب امیر حاضر هوئے بہت سي پند اور نصیحت کرنے کے بعد سب کي طرف دیکھکر کہا بھائیو اگر میں نے کچھہ قصور کیا هو معاف کیجیو سلیم سے نه رها گیا پیروں پر گر پڑا + اور ڈاڑھه مار کر رونے لگا * اکبر نے اپني تلوار کي طرف اِشارہ کیا + اور کہا کہ میرے سامنے اپني کمر پر باندھو اور پھر ایک بڑے مُلا کو بلا کر اُس کے سامنے مسلمانوں کا کلمه پڑھتے پڑھتے اِس ناپائدار دُنیا سے کوچ کیا † *

آگرے کو بیانے کے تخت سے نکال کر سکندر لودي نے اپنا پاے تخت بنایا تھا + لیکن رونق اُسے اکبر نے دي اِسي لیئے وہ اکبرآباد کہلایا * قلعه اُس میں لال پتھر کا اکبر هي کا بنایا هے الهآباد بھي اکبر نے بسایا اور وهاں گنگا جمنا کے سنگم پر قلعه بنایا + انگریزوں نے اب اُسے بہت مضبوط کر لیا *

اکبر سال میں چھه مہینے سے اوپر گوشت نہیں کھاتا تھا + اُس کے دربار میں سدا گنگاجل پیا جاتا تھا * گاؤکُشي کي منادي تھي + رات دن میں تین گھنٹے سے زیادہ کبھي نہیں سوتا تھا اِتني لڑائیاں لڑنے اور ایسے بڑے بڑے کام کرنے پر بھي وقت جیسا چاهیئے بانٹ دینے سے اور کام کے نکاس کي ترکیب جاننے سے اُسے پڑھنے لکھنے اور کھیل تماشا دیکھنے کي بھي بہت فرصت ملا کرتي تھي * وہ پندرہ بیس کوس بخوبي پیدل چل سکتا تھا + ایک بار خالي اپنے شوق سے دو دن میں گھوڑے کي ڈاک پر دو سو بیس میل اجمیر سے آگرے چلا آیا * برسات کے موسم میں احمدآباد سے خبر پہنچي که دشمنوں نے قلعے کو چالیس هزار فوج سے گھیر لیا اور اب اُس کے بچنے کي کچھه اُمید نہیں هے اکبر اُس وقت آگرے میں تھا + اِتني دور سے ایسے موسم میں فوج کا روانه کرنا نرا بےفائدہ تھا * فوراً سانڑني پر سوار هو بیٹھا + اور تین سو سانڑنیوں پر جو اُس وقت شترخانے میں موجود تھیں سرداروں کو تیر کمان بندھواکر ساتھه سوار کر لیا ایک اٹھوارے میں ۲۲۵ کوس چل کر احمدآباد کے سامنے ڈنکا جا بجایا * بادشاهي نشان دیکھتے هي دشمنوں کا هوش اُ

---

† تاریخ وفات اکبر فوت اکبر شه سنه ۱۰۲۲ هجري *

گیا + بہتیرا ہاتھہ پیر پیٹتا پر سوا‌ے مرنے اور بھاگنے کے کچھہ بھی نہ بن پڑا * آپس میں سلام کا قاعدہ اکبر نے بالکل بدل دیا تھا سلام‌علیکم کے بدلے ایک کہتا اللہ اکبر دوسرا جواب دیتا تھا جلّ جلالہ بات اِس میں یہہ تھی کہ اکبر اور جلال دونوں اُس بادشاہ کا نام تھا + بادشاہ کے سامنے سب کو زمین چومنے کا حکم تھا * مسلمانوں کو اِس طرح کی باتیں بہت بُری لگتی تھیں کیونکہ سلام‌علیکم اُنکے مذہب کا حکم ھی + اور آدمی کے سامنے زمین پر گرنا بالکل اُنکے مذہب کے برخلاف ھی * اکبر نے بہت سے آئین رعیت کے نہایت فائدے کے جاری کیئے تھے اُسنے گولہ اُٹھانا اور جلتے تیل میں ہاتھہ ڈالنا ایسی قسموں پر مقدموں کا فیصل ہونا بالکل بند کر دیا تھا + ہوش سنبھالنے سے پہلے لڑکا لڑکی دونوں کا بیاہ منع تھا * دوسرا بیاہ کرنے کی ہندو بیواؤں کو بھی پروانگی تھی + بنا اپنی پوری رضامندی کے کسی کی زبردستی سے کبھی کوئی ستی نہیں ہونے پاتی تھی * جزیہ کا محصول اُس نے ایک قلم موقوف کردیا کیوں کہ ہندو اور مسلمان اُس کے نزدیک دونوں برابر تھے + جاتریوں سے محصول لینا بھی بالکل بند کیا کیوں کہ سب لوگ اپنے اپنے مذہب کے مطابق اُسی ایک بیچون و چرا خالق ارض و سما کی پوجا کرتے تھے * شہر کے باہر دو مکان بنوا دیئے + جس مکان کا نام دھرم‌پور تھا اُس میں ہندو سادھہ سنت اور جس کا نام خیرپور تھا اُس میں مسلمان فقیر نت کھانے کو پاتے تھے * زمین کی پیداوار سے اکبر کل ایک تہائی لیتا تھا + اور لڑائی کے قیدیوں کو لونڈی غلام بنانے کا دستور بالکل اُٹھا دیا تھا * اکبر کے دخل میں ہندوستان کے اٹھارہ صوبے تھے + اُس کے لشکر کے ڈیرے پانچ میل کے پھیلاؤ میں کھڑے ہوتے تھے * سالگرہ کے روز بڑی دھوم دھام سے تیاری ہوتی تھی + اِنگلستان کی ملکہ الیزبتھہ کی چٹھی لے کر فیچ صاحب جو اُس کے دربار میں آئے تھے لکھتے ہیں کہ ایسی دولت ہمنے کبھی آنکھہ سے نہیں دیکھی * سونے کی تُلا پر سونے اور پھر چاندی اور پھر اَور چیزوں سے بادشاہ تُلتا تھا + اور وہ سب اُسی جگہہ لُٹا دیا جاتا تھا * بادشاہ لوگوں کو اِنعام بھی بہت دیتا تھا + اور سونے چاندی کے بادام درباریوں پر پھینکتا تھا * اُس کے درباری سب سر پر کلغیاں باندھتے تھے + اور اِنھیں فیچ صاحب کے لکھنے

بموجب جیسا آسمان تاروں سے چمکتا هی وے هیروں سے چمکتے تھے * پانچ هزار اُس کے فیل خانے میں هاتھي تھے + اور بارہ هزار اصطبل میں خاصے کے گھوڑے * اُن کے ساز دیکھنے سے آنکھیں چوندھیاتي تھیں + اور سواروں کے بدن پر کمخاب کي وردیاں جگ مگاتي تھیں * پر تو بھي اکبر نہایت سیدھا سادا تھا + اکثر تخت کے نیچے بیٹھہ کر اور کبھي کھڑا بھي رہ کر اپني رعیت کا اِنصاف کرتا تھا * اُس کي نیک مزاجي کي هم کہاں تک تعریف لکھیں ایک دفعہ سواري میں کسي نے اکبر پر ایک تیر چلا دیا + اور وہ آکر اُس کے کندھے میں لگا * مجرم پکڑا گیا لوگوں نے عرض کي کہ ابھي اِس کو قتل نہ ہونے دیجئے تو اِس سے اُس اصل مجرم کا نام معلوم کریں جس کے کہنے سے اِس نے ایسے کام کا هواو کیا + اکبر نے کہا کہ اِس کو دھمکانے سے اصل مجرم کے بدلے کسي بےگناہ کے پھنس جانے کا ڈر هی اور اُس کو اُسي دم قتل ہونے دیا *

ایک مرتبہ اکبر جب لڑائي میں جانے کے لیئے پوشاک پہن رہا تھا دیکھا کہ کسي راجا کا لڑکا اپنے ڈیل ڈول سے زیادہ زرہ بکتر پہنے ساتھہ چلنے کو تیار هی + اور اُس کے بوجھہ سے دبا جاتا هی * بادشاہ نے اُس کي عمر موافق ایک هلکا سا زرہ بکتر اپنے توشےخانے سے منگوا دیا + اور جب اُس نے وہ بھاري اپنے بدن سے اُتارا ایک دوسرے راجا کو جو بے زرہ بکتر تھا پہن لینے کا اِشارہ کیا * لیکن یہہ راجا اُس لڑکے کے باپ سے کچھہ دشمني رکھتا تھا اِس سبب لڑکے کو بہت بُرا لگا اکبر کا دیا هوا زرہ بکتر ترت اُتار کر پھینک دیا + اور کہا کہ میں لڑائي میں بے زرہ بکتر هي جاؤنگا اکبر نے اِس بےادبي پر ذرہ بھي خیال نہ کیا * اور خالي اِتنا هي بولا کہ تب آج هم بھي زرہ بکتر نہ پہنیں + کیوں کہ همکو یہہ مناسب نہیں کہ اپنے سرداروں کو اپنے سے زیادہ خطرے میں پڑنے دیں *

بابا تلسي داس † اِسي کے زمانے میں هوئے + جو ایسي اچھي بھاکھا راماین بنا گئے *

---

† سمبت سورہ سے اسي اسي گنگ کے تیر * ساون سکلا ستمیں تلسي تجیو سریر * کوئي کوئي ساون سیا ساتیں کو ایسا بھي کہتے هیں اور اُسي دن اُنکي برسي مانتے هیں *

نورالدین محمد جہانگیر

اکبر کے بعد سلیم تخت پر بیٹھا + اور لقب اپنا جہانگیر رکھا ،
اکثر محصول جن سے رعیّت کو تکلیف پہنچتي تھي اور اکبر کے
وقت میں بھي جاري رہ گئے تھے + بند کر دیئے * حکم دیا
کہ کوچ کے وقت کوئي سپاھي یا بادشاھي نوکر زبردستي کسي رعیت
کے گھر میں نہ اُترے ناک کان کاٹنے کي سزا بھي جہانگیر نے موقوف
کي + آپ جیسي شراب پیتا تھا وہ تو معلوم ھي پر اَوروں کو سخت
مناھي تھي * اپنے رہنے کے محلوں میں ایک زنجیر سونے کي گھنٹیاں
باندھہ کر لگا دي تھي اور اُس زنجیر کا دوسرا سرا قلعے کے باھر لٹکوا
دیا تھا + کہ فریادي کو اگر کوئي چپراسي چوبدار بادشاہ تک نہ
پہنچنے دے تو وہ اُس زنجیر کو ھلا دے جہانگیر گھنٹیاں بجتے ھي
باھر نکل آتا تھا * لیکن اِن سب اچھے کاموں سے یہہ نہ سمجھنا چاھیئے
کہ جہانگیر کا دل بھي اکبر کا سا نرم تھا جب اِس کا بڑا بیٹا
خسرو اِس سے بگڑ کر کابل کي طرف بھاگا + اور جھیلم میں ناؤ اَٹک
جانے کے سبب پکڑا آیا * جہانگیر نے اُس کے ساتھیوں میں سے سات ۱۶۰۶ع
سو آدمیوں کي کھال کھچواکر اُنھیں لاھور کے باھر کھڑا کروا دیا + اور
خسرو کو ھاتھي پر بٹھلاکر اُنھیں دیکھنے کے لیئے بھجوایا، اور نقیب کو
حکم دے دیا کہ ایک ایک کا نام لے کر معمول مطابق " نگاہ روبرو" پکارتا
جاوے خسرو نے تین دن تک کچھہ نہ کھایا اور رویا اور کراھا کیا *

تخت پر بیٹھنے کے چھہ برس بعد جہانگیر نے نورجہان کے ساتھہ ۱۶۱۱ع
نکاح کیا + نورجہان کا دادا ایران میں بڑے درجے کا آدمي تھا لیکن
اُس کا باپ مرزاغیاث ایسا غریب ھو گیا کہ اُسے روزگار کي تلاش میں
ھندوستان کي طرف آنا پڑا اور قندھار میں جب نورجہان پیدا
ھوئي اُس نے اُسے سڑک پر پھینک دیا * قافلے والوں نے رحم کھاکر اُٹھا
لیا + اور اُسي کي ما کو اُس کي دھاے مقرر کر دیا * اُس کے باپ سے
بھي قافلے والے کام کاج لینے لگے اور پھر ھوتے ھوتے وہ بادشاہ کے یہاں
نوکري پا گیا اپني ما کے ساتھہ جب نورجہان اکبر کے محل میں
جاتي + وھاں جہانگیر کي بھي اُس پر آنکھہ پڑتي * جب جہانگیر
اُس سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا اور اِس کا چرچا اکبر تک پہنچا اکبر

نے اُس کے باپ سے کہہ کے اُس کا نکاح شیرافگن خان سے کہ جس کے ساتھہ منسوب ہو چکي تھي کرا دیا + جہانگیر جب تخت پر بیٹھا نورجہان کي یاد نے اُسے بیچین کیا * شیرافگن خان کو اکبر نے بنگالے میں جاگیر دي تھي جہانگیر نے بنگالے کے صوبہ‌دار کو لکھا کہ جس طرح سے بنے نورجہان کو شیرافگن سے لے کر بھیج دو صوبہ‌دار کا سمجھانا شیرافگن نے کچھہ بھي نہ مانا + اور جب صوبہ‌دار نے دھمکانا شروع کیا شیرافگن نے اُس پر ہتھیار چلایا * صوبہ‌دار کے مرتے ہي اُس کے نوکروں نے شیرافگن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور نورجہان کو پکڑ کر جہانگیر کے پاس بھیج دیا + پہلے تو جہانگیر نے اُس کے ساتھہ بڑي دھوم دھام سے بیاہ کیا اور پھر خالي نام کو آپ بادشاہ رہا حقیقت میں سارا کام بادشاهي کا اُسي کے حوالے کر دیا * بادشاهي کیا وہ تو جہانگیر کي بھي مالک تھي + اور عقلمند ایسي کہ اُس سے بھي اچھي سلطنت کرتي تھي * سکے پر بھي جہانگیر کے ساتھہ اُس کا نام رہتا تھا + اور بے اُس کے ایک دم جہانگیر کو آرام نہ تھا *

سنہ ۱۶۱۴ جانگیر نے کچھہ فوج شاہزادے خرم یعني شاهجہان کے ساتھہ اُدے‌پور کو بھیجي تھي + لیکن رانا شاهجہان کے پاس حاضر ہو گیا اِس لیئے شاهجہان نے اُس کي بہت خاطر کي * اکبر کي چڑھائي سے جو کچھہ اُس کا ملک بادشاهي قبضے میں آگیا تھا وہ بھي چھوڑ دیا + اور رانا کے لڑکے کو دلّي لاکر اپنے باپ جہانگیر سے بڑا درجہ دلایا *

سنہ ۱۶۱۶ شاهجہان کو جہانگیر نے بہت سي فوج دیکر دکھن کي مہم پر روانہ کیا + اور آپ بھي اُس کي مدد کے اِرادے پر مانڈو تک آیا * انگلستان کے بادشاہ پہلے جیمس کے ایلچي سر تامس رو صاحب بادشاہ کے ساتھہ تھے + لکھتے ہیں کہ باربرداري نہ ملنے کے سبب ہم اور اِیران کے بادشاہ کا ایلچي دونوں کچھہ دن تک اجمیر میں پڑے رہے * اور بادشاہ کو بھي اپني فوج کا بہت سا دیرہ ڈنڈا جلوا دینا پڑا + نہیں تو اُنکا بھي کوچ ہونا مشکل تھا * وهي صاحب لکھتے ہیں کہ جہانگیر فرنگیوں کي بڑي خاطر کرتا هی رعیت هندي بولتي هی + پر دربار میں فارسي بولي جاتي هی * میں نے بادشاہ کو ایک عمدہ ولایتي گاڑي اور تصویر دي تھي بادشاهي کاریگروں نے تھوڑے هي

دنوں میں اُس سے بہتر گاڑي بنالي + اور تصوير كي تو ايسي نقل
اُتاري كه مجهكو اصل سے نقل جدا كرني مشكل پڑ گئي *

شاهجهان جلد هي فتح فيروزي كے ساتهه دكهن كي مهم ختم كر كے
اپنے باپ كے پاس حاضر هو گيا + اور پهر تهوڑے هي دنوں پيچهے كانگڑے
كا نامي قلعه جهانگير كے قبضے ميں آيا * شاهجهان كو نورجهان كي
بهتيجي بياهي تهي + اِس ليئے وه اب تك شاهجهان كي طرف
تهي * ليكن اب اُس نے اپني بيٹي جو شيرافگن كے گهر ميں هوئي
تهي + جهانگير كے چهوٹے لڑكے شهريار كو بياه دي * اور اِس فكر
ميں پڑي كه شاهجهان كو خراب كر كے جهانگير كے بعد شهريار كو
تخت پر بٹهاوے نِدان جب شاهجهان كو يهه بات معلوم هوئي اور
اُس نے ديكها كه نورجهان نے ميرے باپ كا دل ميري طرف سے پهير
ديا نه مجهه كو باپ كے پاس آنے ديتي هى + اور نه يهاں دكهن ميں
رهنے ديتي هى * جاگيريں ميري جو تهيں ضبط هوكر شهريار كو مل
گئيں اور فوج بهي جو ميرے تحت ميں هى اب شهريار كو ملا چاهتي
هى دنكا بغاوت كا بجايا + اور مانڈو سے آگرے كي طرف روانه هوا
ليكن جب قريب پهنچا اور بادشاهي فوج اِس كے مقابلے كو آئي
يهه همت كر پهر مانڈو كي طرف روانه هوا + بادشاهي فوج نے وهاں
بهي اُس كا پيچها كيا * شاهجهان تيلنگ ديس يعني تلنگانے كي
طرف بهاگا + اور پهر مچهلي بندر هوتا هوا پورب ميں آكر بنگاله اور بهار
اپنے قبضے ميں كيا * ليكن جب زمينداروں سے مدد نه ملنے كے سبب
اِس طرف بهي اُس نے بادشاهي فوج سے شكست كهائي پهر دكهن كي
طرف بهاگا + اور آخر تهك كر اپنے باپ كو عرضي لكهي كه اب ميرا قصور
معاف هو بهت سزا پا چكا * وهاں سے حكم آيا كه داراشكوه اور
اورنگزيب اپنے دونوں لڑكوں كو حاضر رهنے كے ليئے دربار ميں بهيج
دو + اور پهر كبهي ايسا كام مت كرو * شاهجهان نے كچهه عذر نه كيا
اور فوراً اپنے دونوں لڑكوں كو بادشاه كے پاس بهيج ديا *

١٦٢٥ ع

اِسي عرصے ميں كيا جانئے نورجهان كو كيا سوجها + مهابت خان كو جو
كو بنگاله كي صوبهداري كا حساب سمجهانے كے ليئے بُلا بهيجا + مهابت
مهابت خان آيا + ليكن پانچ هزار راجپوتوں كو ساتهه ليتا آيا * بادشاه كے

کے پاس حاضر ہونے سے پہلے بنا بادشاہ کي پروانگي اُس نے اپني بیٹي ایک جوان سردار برخوردار کو بیاہ دي + جہانگیر کو یہہ بات بہت بُري لگي * برخوردار کو بُلا کر اُس کي ننگي پیٹھہ پر کوڑے لگوائے اور گھر بار اُس کا بالکل ضبط کر لیا + جب مہابت‌خان پاس پہنچا جہانگیر کابل کو جاتا تھا جھیلم میں پل باندھہ کر فوج تو پار اُتر گئي تھي جہانگیر اپنے خیمے میں ابھي اِسي پار تھا * مہابت‌خان نے سورج نکلنے سے پہلے دو ہزار رجپوت تو پل پر بھیج دیئے اور آپ دو سو رجپوت لیکر جہانگیر کے ڈیرے میں چلا گیا + جہانگیر گھبرا کر اُٹھا اور اِتنا ہي کہنے پایا نمک‌حرام مہابت‌خان یہہ کیا ہي مہابت‌خان نے زمین چومي اور عرض کیا کہ میرے دشمنوں نے مجھکو حضور تک نہیں پہنچنے دیا تب میں ناچار اِس گستاخي کے ساتھہ حاضر ہوا * ندان جب جہانگیر نے اپنے تئیں مہابت‌خان کے اختیار اور اُس کي قید میں پایا + نرمي اور ملائمت کے ساتھہ باتیں کرنے لگا مہابت‌خان جہانگیر کو اپنے ڈیرے میں لے آیا * نورجہان بھیس بدل کر ٹوٹي سي ڈولي پر سوار مہابت‌خان کے سپاہیوں کے درمیان سے پل پار اپني فوج میں چلي گئي + دوسرے روز دریا پایاب اُتر کر ساري فوج مہابت‌خان پر چڑھا لائي * آپ تیر کمان لیکر ہاتھي کے ہودے پر سوار تھي + لیکن مہابت‌خان کے سامنے کچھہ پیش نہ گئي * آدمي بہت مارے گئے + بادشاہ کو نہ چھڑا سکے * نورجہان کا ہاتھي فیل‌بان کے مرنے اور سونڑ کے کٹنے پر دریا میں بھاگ گیا + اور پھر بہت دور بہہ‌کر کنارے پر لگا * نورجہان کے ساتھہ ہودے پر اُس کي نواسي بھي تھي نري بالک اور تیر سے گھائل نورجہان ہاتھي سے اُتري اور اُس لڑکي کے گھاؤ میں پٹي باندھي + آخر تھک کر وہ بھي اپني قسمت کے بھروسے پر جہانگیر کے پاس مہابت‌خان کي قید میں چلي آئي *

مہابت‌خان جہانگیر کو لے کر کابل کي طرف چلا + جہانگیر ظاہر میں اُس سے ایسا ہل مل گیا کہ مہابت‌خان کو اُس کي طرف سے کچھہ بھي کھٹکا باقي نرہا * جہانگیر نے نورجہان کي صلاح بموجب مہابت‌خان سے کہہ کر حکم دلوا دیا کہ سب جاگیردار اپنے اپنے سواروں کي موجودات دیویں نورجہان بھي جاگیردار تھي + اپنے سواروں کو درست کرنے لگي اور نئے سوار اِس حکمت سے بھرتي کیئے کہ موجودات کے دن تک کسي کو اُن کي تعداد سے خبر نہ ہوئي * مہابت‌خان کو نورجہان

كي طرف سے كهتكا هوا ليكن جہانگير نے يہه كہه كے متا ديا كه نورجہاں
كے سوار هم جب كر ديكهه آوينگے تم اُن كے نزديك مت جانا + ليكن
جب جہانگير نورجہاں كے ساتهه اُس كے سواروں كو ديكهنے گيا وه ايسے
تهے كه فوراً اُنهوں نے اُن كے هاتهيوں كو گهير ليا اور مهابت خان كے
آدميوں كو جو بادشاه كے ساتهه تهے كات ڈالا * جب مهابت خان نے ديكها
كه بادشاه اور بيگم دونوں هاتهه سے نكل گئے وهاں سے كوچ كيا + اور پهر
دكهن ميں شاهجہان سے جا ملا *

جہانگير كابل سے كشمير گيا وهاں اُس كا دمے كا مرض ايسا بڑهه گيا كه
لاهور آنا پڑا + ليكن موت نے راستے هي ميں آ ليا ساتهويں برس ميں
دُنيا سے كوچ كر گيا † * ١٦٢٧ ع

شهاب الدين محمد شاهجہان (صاحب قران ثاني)

جہانگير كے بعد شاهجہان بڑي دهوم دهام سے تخت پر بيٹها
جيسي اُس كے وقت ميں سلطنت نے رونق پائي + كبهي كسي كے وقت
ميں نهيں آئي * جو جو عمارتيں اُس نے بنائيں + كبهي كسي كے
ديكهنے ميں نهيں آئيں * شاهجہاںآباد كي عمارتوں كو ديكهو قلعه كيسا ١٦٢٨ ع
عمده اور جامع مسجد كس شان كي بني هى آگرے ميں تاج گنج
كا روضه ديكهو كه ويسي دوسري عمارت آج تك كسي كو دُنيا ميں نهيں
ملي + ايك تخت طاؤس ‡ اُس نے سات كروڑ دس لاكهه روپئے

---

† تاريخ وفات جهانگير ع جهانگير از جهان عزم سفر كرد سنه ١٠٣٦ هجري
‡ طول اِس تخت كا چهه فت اور عرض چار فت ١٠٨ لعل اُس ميں ٣٠
رتي سے ليكر اڈهائي سو رتي تك كے لگے تهے اور ١٦٠ پنے چهتيس رتي سے لے كر
رتي تك كے جڑے تهے اُس كے سائبان ميں تمام هيرے اور موتي ٹكے هوئے تهے
جهالر نرے موتيوں كي لٹكتي تهي اُس تخت كي محراب پر ايك مور دُم پهيلائے
سونے كا جواهر سے جڑا هوا ركها تها دُم ميں بالكل نيلم اور چهاتي پر ايك بڑا
لعل تها گردن ميں ترستهه رتي كا موتي لٹكتا تها ايك هيرے كا آويزه بهي اُس
ميں ١١٧ رتي كا تها باره چوبيں جن پر اُس تخت كا سائبان كهڑا هوتا تها تمام
آبدار گول نو رتي سے باره رتي تك كے موتيوں سے جڑي تهيں اور اُس كے دونوں
طرف جو دو چتر رهتے تهے اُن كي ڈنڈياں آٹهه آٹهه فت لنبي ساري نيچے سے
تك هيروں ميں ڈوبي تهيں *

بنوایا تھا کہ جسکے دیکھنے سے چکاچوندھہ آجاتی تھی * شاھجہان کی سالگرہ میں سوائے معمولی تُلادانوں کے جواھرات سے بھر بھر کر پیالے صدقے اُتارے جاتے تھے + خفی خان لکھتا ھی کہ اِنعام اِکرام خلعت تُلادان صدقے وغیرہ سب ملاکر اِس سالگرہ میں ایک کروڑ ساٹھہ لاکھہ روپئے سے کم خرچ نہیں پڑتے تھے * تیورنیر فراسیسی سوداگر. جو اُس وقت یہاں آیا تھا اپنی کتاب میں لکھتا ھی کہ شاھجہان لوگوں پر بادشاھی نہیں کرتا ھی + بلکہ اپنے لڑکوں کی طرح اُنھیں پالتا ھی * اُس کے اِنتظام کی خوبی اِسی بات سے جان لینی چاھیئے کہ اِس شاہ‌خرچی پر بھی وہ سوائے سونے چاندی اور جواھرات کے چوبیس کروڑ روپیہ نقد چھوڑ مرا + اور کبھی رعیت سے ایک پیسا معمول سے زیادہ نہیں مانگا * خفی خان شاھجہان کی آمدنی تیئیس کروڑ روپیہ سال لکھتا ھی + لیکن تیورنیر بتیس کروڑ بتلاتا ھی *

سنہ ١٦٣١ اِسی بادشاہ کے زمانے میں یعنی سنہ ١٦٣١ع میں پرتگال‌والوں نے کلکتے کے پاس ھگلی میں جو قلعہ بنایا تھا + بنگالے کے صوبہ‌دار نے گھیر کر لے لیا *

قندھار اکبر کی سلطنت کے شروع میں اِیرانیوں نے لے لیا تھا + لیکن کچھہ دن بعد پھر اکبر کے قبضے میں آگیا اب جہانگیر کے زمانے سے پھر اِیرانیوں کے ھاتھہ میں تھا * لیکن اُن کا صوبہ‌دار علی‌مردان‌خان شاھجہان سے آملا + اِس لیئے قندھار پھر ھندوستان کے شامل ھوگیا * یہہ علی‌مردان‌خان بڑا نامی ھوا دلی کی نہر اِسی سنہ ٣٧ نے بنوائی + اور دولت اُس کے پاس اِتنی تھی کہ لوگوں کی سمجھہ میں اُس نے کہیں سے گڑی ھوئی پائی * سنہ ١٦٤٧ع میں اِیرانیوں نے سنہ ٤٧ پھر زور مارا + اور قندھار اُن کے دخل میں چلا گیا *

میرجملہ پہلے تو دکھن میں ھیرے کی تجارت کرتا تھا + لیکن اب بہت دنوں سے عبداللہ قطب‌شاہ گولکنڈے کے بادشاہ کا وزیر ھوگیا تھا * عبداللہ نے کئی باتوں سے ناراض ھوکر اِس کے بیٹے محمدامین کو قید کیا تب اِس نے شاھجہان سے مدد مانگی + شاھجہان کی فوج نے عبداللہ کو بہت زیر کیا شاھزادے اورنگ‌زیب کے اِشارے مطابق

دھوکھا دے کر اُس کے علاقہ میں گھس گئي * عبداللہ نے تو اورنگ زیب
کے آدمیوں کو سابق صلح نامے کے موافق دوست سمجھا اُن کے کھانے
پینے کا بندوبست کرنے لگا لیکن اِنھوں نے اچانک اُس کي دارالسلطنت
حیدرآباد کو لوٹنا اور پھونکنا شروع کیا + ناچار عبداللہ نے محمد امین
کو بھي قید سے چھوڑ دیا اور اورنگ زیب کے لڑکے سلطان محمد کو اپني
بیٹي بیاہ میں اور ایک کروڑ روپیہ نذر بادشاہ کے لیئے دے کر اپنا پنڈ چھوڑایا *
میر جملہ نے شاہجہان کو وہ مشہور ۳۱۹ رتي کا کوہنور ہیرا † نذر دیا جو
اُس کے کسي کسان کو گوداوري کنارے کولور کي کھان میں خربوزے کا کھیت
جوتتے ہوئے ملا تھا اور اب پنجاب سے ملکہ معظمہ اِنگلستان یعني ہند کي
قیصر امپرس وکٹوریا کي خدمت میں پہنچا + وہ برابر اورنگ زیب
کا معتمد مصاحب بنا رہا *

۱۶۵۱ ع

شاہجہان کے چار لڑکے تھے داراشکوہ ۴۲ برس کا شجاع ۴۰ برس
اورنگ زیب ۳۸ برس کا اور چوتھا مُراد بھي جوان ہو چکا تھا داراشکوہ بہت
نیک تھا ہر مذہب کے اچھے فقیروں سے صحبت رکھتا مذہب اُس کا
بیدانت تھا + اُپنشدوں کا فارسي میں ترجمہ اُسي کے حکم سے ہوا تھا *
اورنگ زیب بڑا دور اندیش حکمتي مطلب کا یار اور ظاہر میں بڑا کڑا مسلمان
تھا شجاع شرابي اور عیاش اور مُراد کچھہ بیوقوف سا گنا جاتا تھا +
اورنگ زیب کو شاہجہان کے منصوبوں کا حال اپني بہن روشن آرا ‡ سے
کرتا تھا * داراشکوہ ولیعہد تھا + جوں جوں شاہجہان اُس کا اختیار
بڑھاتا جاتا تھا اورنگ زیب چھت پٹاتا تھا * اِس کے دل میں تخت کي
پوري آرزو تھي + اُمید نري مذہب کے بہانے سے تھي * سدا مولویوں
کي طرح رہا کرتا + جو کچھہ ہاتھہ کي محنت سے ملتا اُسي سے اپنا
گذران کرتا * ساتھیوں سے سدا کہا کرتا کہ میں تو فقیر ہو کر مکے چلا جاؤں
لیکن کیا کروں داراشکوہ کافر ہی اگر اِس کا اختیار ہوگا + دین کو بہت

---

† شاہجہان کے جوہریوں نے اُسے ۷۸۱۵۵۲۵ کا آنکا تھا اور کولور کي کھان
میں ملا کون جانے شاید اِسي سبب اُس کا نام کوہنور رکھا گیا *

‡ شاہزادیاں بھي تعلیم پاتي تھیں اکبر کے چار جہانگیر کے دو شاہجہان کے
پانچ اور اورنگ زیب کے بھي پانچ تھیں لیکن اِن ۱۶ میں بیاہي خالي تین
تھیں *

زیب خراب کریگا * ندان یہي سبب تہا کہ مسلمان اُس کو جي سے
چاہتے تہے اور اِس میں شک نہیں کہ اُنہیں کي مدد سے اُسے سلطنت
ہاتہہ لگي + لیکن ساتہہ هي یہہ بہي یاد رکہو کہ هندوٗں کے بیدل هو
جانے سے وہ سلطنت بالکل بے زور هو گئي * اُس وقت تو نہ معلوم
هوا + لیکن اورنگ‌زیب کے بعد اُس کا نتیجہ بخوبي دکہلائي دیا *

شاهجہان اِس عرصے میں سخت بیمار هو گیا تہا اُمید بچنے کي
نہ تہي داراشکوہ نے بہتیرا چاها کہ خبر نہ پہیلے + ڈاک بند کر دي
مسافروں کو چلنے سے روکا لیکن یہہ نہ سوچا کہ بہلا هندوستان میں
کبہي ایسا هو سکتا هی کہ بہید نہ کُہلنے پاوے * شجاع بنگالے کا
صوبہ‌دار اور مُراد گجرات کا صوبہ‌دار دونوں اپني اپني فوجیں لےکر دلي کو
روانہ هوئے اورنگ‌زیب دکہن کا صوبہ‌دار تہا مُراد کو لکہہ بہیجا + کہ تخت
آپ کو مبارک هو میں مکے جانے کي بالکل تیاري کر چُکا هوں لیکن دین
کا کام سمجہہ کر جب تک کہ اِس کافر دارا کا کچہہ بندوبست نہ هو جاوے
میں بہي تمہارا مددگار هوں اور پہر مالوے میں آکر مُراد سے مل گیا *

شجاع تو بنارس کے پاس داراشکوہ کے لڑکے سلیمان شکوہ سے شکست
کہاکر بنگالے کو لوٹ گیا + مُراد اورنگ‌زیب کے ساتہہ اُجین کے پاس
راجا جسونت سنگہہ کو جسے داراشکوہ نے اُن کے مقابلے کو بہیجا تہا
شکست دے کر آگرے سے ایک منزل کے تفاوت پر آن پہنچا * داراشکوہ
تخمیناً ایک لاکہہ سوار لے کر اُن کے سامنے آیا + بڑي بہاري لڑائي
هوئي مُراد کا هودہ تیروں سے ساهي کي پیٹہہ بن گیا * وہ آپ بہي
کئي جگہہ گہایل هوا + هاتہي نے میدان سے بہاگنا چاها تو پہروں میں
بندهن ڈلوا دیا * راجا رام سنگہہ کیسریا باگا پہنے موتیوں کا هار سر میں
مُراد کے هاتہي سے جا بہڑا + اور بہالا چلایا * مُراد نے اُس کا بہالا
ڈهال پر روکا + اور راجا کو ایک هي تیر سے مار ڈالا * اُس کے مرتے
رجپوت بڑے جوش میں آئے + اور ڈهیر کے ڈهیر وهاں اُنکي لاش کے
گئے * اورنگ‌زیب چلّا چلّا کر اپنے سپاهیوں کو یہي سناتا تہا الله
یعني الله تمہارے ساتہہ هی راجہ روپ‌سنگہہ گہوڑے پر سے اُتر
بڑا اور دوڑ کر اپني تلوار سے اورنگ‌زیب کے هودے کا رسا کاٹنے لگا +
اورنگ‌زیب اُس کي بہادري دیکہہ کر ایسا خوش هوا کہ پُکارا یہہ

مارا نہ جاوے لیکن اُسے ہجوم میں کون سنتا تھا * بات کی بات
میں اُس کی دھجیاں اُڑادیں دارا کی فوج کو غلبہ تھا + لیکن اُس
کے ہاتھی کو ایک بان آ لگا اِس سبب سے اُس نے بھاگنا چاہا
داراشکوہ نیچے کود پڑا * فوج نے جانا کہ وہ مارا گیا فوراً سب کی سب
بھاگ گئی دارا کو بھی بھاگنا پڑا + مارے شرم کے باپ کے سامنے تو نہ
گیا اپنی بیگم اور لڑکوں کو لیکر سیدھا لاہور کو روانہ ہوا * اورنگ‌زیب
نے آگرے پہنچ کر بہت منت سماجت کے ساتھ شاہجہان کے پاس پیام
بھیجا کہ یہہ مقام ناچاری کا تھا میں آپ کا وہی فرمان‌بردار لڑکا ہوں
لیکن ساتھہ ہی قلعہ میں جابجا چوکی پہرا بھی بیٹھا دیا + کہ جس
میں شاہجہان کسی کے ساتھہ بات چیت یا خط کتابت نہ کر سکے
شاہجہان سات برس تک اِس کے بعد جیا * اورنگ‌زیب اُسکی
بڑی عزت اور خاطر کرتا رہا + لیکن سلطنت اُس کی اِسی تاریخ
تک گئی جاتی ہی آگے سکّہ خطبہ اورنگ‌زیب کا چلا * شاہجہان نے
تیس برس بادشاہی کی + ۶۷ برس کی عمر میں بادشاہی اُس سے
چھینی گئی اور ۷۴ برس کی عمر میں اُسنے وفات پائی *

جب مُراد کا کچھہ کام باقی نرہا اورنگ‌زیب نے ایک روز اُس کی
ضیافت کی اور اِتنی شراب پلائی کہ وہ بیہوش ہو گیا + تب اُس کے
ہتھیار اُترواکر اور پیروں میں بیڑیاں ڈلواکر گوالیر کے قلعے میں بھیجدیا *

مُحی الدین محمد اورنگ‌زیب عالمگیر

اورنگ‌زیب نے تخت پر بیٹھہ کر اپنا لقب عالمگیر رکھا + مُلتان
کے پاس تک داراشکوہ کا پیچھا کیا * لیکن جب سنا کہ داراشکوہ مُلتان
سے سندھہ کی طرف بھاگ گیا اور شجاع بنگالے سے آتا ہی فوراً الہ‌آباد
کی طرف مُڑا + کھجوے میں شجاع کے ساتھہ لڑائی ہوئی شجاع ۱۶۵۹ع
شکست کھاکر پھر بنگالے کی طرف بھاگا اور جب وہاں بھی پیر نہ جم سکا
تو اراکان میں جاکر وہاں والوں کے ہاتھہ سے اپنے کُنبے سمیت مارا گیا *
داراشکوہ مُلتان سے بھاگ کر سندھہ اور کچھہ ہوتا ہوا گجرات میں
پہنچا + اور وہاں کے صوبہ‌دار سے مل کر بیس ہزار آدمی اجمیر میں
جمع کر لیا * لیکن وہاں اورنگ‌زیب سے شکست کھا کر قندھار کی

طرف بھاگا + راستے میں سختیاں بہت اُٹھائیں جب سندھ کی
سرحد پر پہنچا اجودھن کے حاکم ملک جیون نے دغا کی اور اِس کو
اِس کے لڑکے سمیت قید کر کے اورنگ زیب کے پاس لے آیا † * اورنگ زیب
نے بڑی خوشیاں منائیں داراشکوہ کو پہلے تو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور
پیروں میں بیڑیاں ڈالکر بے جھول کے ہاتھی پر بازار میں گھومایا + اور
پھر قیدخانے میں بھیج کر اِس بہانے سے کہ اُس نے مسلمانوں کا دین
چھوڑ دیا مولویوں سے فتویٰ لیکر جلّادوں کے ہاتھہ سے قتل کروا ڈالا اور اُس
کے لڑکے سپہرشکوہ کو قید رہنے کے لیئے گوالیر کے قلعے میں بھیج دیا *

سنہ ١٧٠٠ع کے شروع تک مرہٹوں کا نام کچھہ ایسا مشہور نہ تھا
دکھن کے بادشاہوں کی فوج میں سواروں کی نوکری البتہ کرنے لگے
تھے + لیکن حکومت کے درجے کو نہیں پہنچے تھے * مالوجی بھوسلا
دکھن کے حاکموں میں سے ایک کے یہاں کچھہ سواروں کے ساتھہ نوکر
تھا + اور لوکجی یادوراو اُسی حاکم کے تحت میں دس ہزار آدمیوں
کا افسر تھا * ایک دن مالوجی بھوسلا کے لڑکے ساہجی کو اپنی لڑکی کے
ساتھہ گود میں بٹھاکر ہنسی کی راہ سے کہنے لگا کہ یہہ تو اچھا جوڑا
بیاہنے لائق ہی مالوجی بھوسلا نے اُسی دم برادری والوں کو جو
وہاں موجود تھے گواہ ٹھہرا دیا اور کہا کہ دیکھو بھائیو لوکجی یادوراو
نے میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دی + ناچار لوکجی یادوراو کو اپنی بیٹی
ساہجی کے ساتھہ بیاہنی پڑی * کہتے ہیں کہ یادوراو کے گوت والے
یدبنشی رجپوتوں سے نکلے تھے + اور مسلمانوں کی چڑھائی سے پہلے
دیوگدھہ کے راجا بھی یدبنشی کہلاتے تھے * تو اگر لوکجی یادوراو کا نکاس
اِنہیں دیوگدھہ والے راجاؤں کے گھرانے سے ہوا ہو کچھہ اچرج نہیں
ندان مالوجی بھوسلا کی قسمت زور پر تھی دیکھتے ہی دیکھتے
احمدنگر کے بادشاہ کی نوکری میں پانچ ہزار سواروں کا جاگیردار ہو
گیا + اور پونا اُسے جاگیر میں ملا * مالوجی بھوسلا کا پوتا یعنی
لوکجی یادوراو کا ناتی سیواجی بڑا نامی اور اِقبال مند ہوا + وہ سنہ
١٦٢٧ع میں جنما تھا اور اُسی سے مرہٹوں کا راج قائم ہوا *

---

† یہہ وہی ملک جیون ہی جسکو شاہجہان نے کسی جرم میں قتل کا
حکم دیا تھا اور داراشکوہ نے سفارش کر کے بچا لیا تھا *

سیواجي ابھي پورا ١٦ برس کا بھي نہیں ہونے پایا تھا کہ بدن میں اُس کے جوانمردي کا خون جوش میں آیا + رات دن شکار کھیلنے اور ڈاکا مارنے سے کام تھا اور وھي وھاں کے جنگل پہاڑوں میں جنگلي اور پہاڑي آدمیوں کے ساتھہ اُسے آرام تھا * وہ اُن بکٹ جنگلوں کي راہ اور ٹیڑھے پہاڑوں کے گھاٹوں سے خوب واقف ھوگیا تھا + اور ایک ایک جنگلي آدمي کا نام تک جان لیا تھا * بیجاپور کي سلطنت کمزور پڑگئي تھي سیواجي ڈاکا مارتے مارتے بیجاپور کي عملداري کے قلعے لینے لگا + پہلا قلعہ جو اُس نے اپنے دخل میں کیا پونا سے دس کوس پر تورنا قلعہ تھا * بیجاپور کے بادشاہ نے دغا کر کے سیواجي کے باپ ساہجي کو قید کر لیا + تب سیواجي نے شاھجہان کو عرضي لکھي شاھجہان نے اُس کے باپ کو بھي چھڑوا دیا اور اُسے پنج ھزاري یعني پانچ ھزار سواروں کے افسر کا خطاب دیا * جب باپ چھوٹ گیا + سیواجي پھر اپنا علاقہ بڑھانے لگا * بیجاپور کے بادشاہ نے افضل خان کے تحت میں ایک بڑا بھاري لشکر اُس کے زیر کرنے کو بھیجا سیواجي نے کہلا بھیجا کہ آپ اِتنا لشکر کیوں لائے ھیں میں تو آپ کا چاکر ھوں + لشکر سے خوف کھاتا ھوں اگر آپ اکیلے چلے آویں جو فرماویں میں بجا لانے کو موجود ھوں * افضل خان ململ کا جامہ پہنے ایک تیغہ ھاتھہ میں لیئے اکیلا اپنے لشکر سے باھر نکلا + سیواجي بھي پرتاپ گڈھہ کے پہاڑي قعلہ سے باھر آیا * لیکن انگرکھے کے نیچے فولادي زرہ پہنے ھوئے + اور ھاتھوں میں شیرپنجہ † چڑھائے ھوئے * سوائے اِس کے اُس نے ایک چھرا بھي کمر میں چھپا لیا + جب افضل خان نے سیواجي کو گلے سے لگایا سیواجي نے اُسے شیرپنجے سے بھینچ لیا اور فوراً چھرے سے اُس کا کام تمام کیا * سیواجي کا اِشارہ پاتے ھي اُس کي تمام فوج جو پہاڑوں میں چھپي تھي نکل آئي + اور افضل خان کي فوج پر جو بالکل غافل تھي اِس تیزي کے ساتھہ گري کہ وہ اُسي دم تین تیرہ ھو گئي *

سیواجي کو تو لوٹ مار سے کام تھا + کون کس کا علاقہ ھی یہہ اُسے کہاں خیال تھا * جب اورنگ زیب کے قلعوں پر بھي اُس نے ھاتھہ ڈالا +

---

† ایک طرح کا ھتھیار ھی شیر کے پنجے کي طرح *

اورنگ‌زیب کا ماموں شایستہ‌خان جو اُس وقت دکھن کا صوبہ‌دار تھا فوج لیکر مقابلہ کو بڑھا * سیواجي سنگار یا سنگھہ‌گڈھہ کے پہاڑي قلعے پر چڑھہ گیا + شایستہ‌خان چھہ کوس پر پونا میں اُسي مکان کے درمیان ٹھہرا جس میں سیواجي کچھہ دنوں رہ چکا تھا * ندان ایک دن وہ رات کو ٢٥ آدمي ساتھہ لے کے بھیس بدلے ہوئے کسي بارات کے ساتھہ شہر میں گھُس آیا + اور ایک چور دروازے کي راہ پہرے والوں سے بچ کر ٹھیک اُس جگہہ جا پہنچا جہاں شایستہ‌خان پلنگ پر سوتا تھا * سیواجي کي تلوار سے شایستہ‌خان کي صرف دو اُنگلیاں کٹنے پائیں کھڑکي کي راہ کود کر جان بچا گیا + لیکن لڑکا اُس کا کام آیا * سیواجي اُسي دم پھُرتي کے ساتھہ وہاں سے نکل کر ساتھیوں سمیت مشعلیں جلائے اپنے پہاڑي قلعے پر چڑھہ گیا + اور شایستہ‌خان کا لشکر سارا دیکھتا هي رہ گیا * سنہ ١٦٦٥ع میں اورنگ‌زیب نے راجا جےسنگھہ اور دلیرخان کو دکھن کي مہم پر بھیجا + سیواجي نے پیام صلح کا دیا اور راجا جےسنگھہ کے پاس چلا آیا * راجہ جےسنگھہ نے اُسکي ایسي خاطرداري کي اور اورنگ‌زیب سے اُس کے نام ایسا ایک فرمان منگوایا کہ وہ بالکل تابع هو گیا + اور اپنے لڑکے سنبہا کو لے کر بادشاہ کي قدمبوسي کے لیئے دلّي میں چلا آیا * لیکن وہاں اُس کي خاطرداري کچھہ اچھي نہ هوئي اور اِس بات سے جب اُس نے اپني دلگیري ظاهر کي اورنگ‌زیب نے اُس پر پہرے بٹھلا دیئے سیواجي بڑے بڑے کھانچوں میں † فقیروں کو کھانے کے لیئے بھیجا کرتا تھا ایک روز بیٹے سمیت دو کھانچوں میں بیٹھہ کر پہروں کے بیچ سے نکل گیا + اور کچھہ دنوں بعد فقیري بھیس میں پونا جا پہنچا اور پھر دھیرے دھیرے اُس نے اپنا علاقہ بہت بڑھایا اور بڑا نام پایا *

سنہ ٦٦٥

اِسي سال میں شاہجہان کا اِنتقال هوا + اگرچہ وہ قلعے سے باهر نہیں نکلنے پاتا تھا لیکن وہاں اورنگ‌زیب اُسے بہت عزت اور ادب کے ساتھہ رکھتا تھا *

سنہ ٦٦٦

یہہ زمانہ اورنگ‌زیب کي پوري ترقي کا تھا اُدھر کشمیر کے صوبہ‌دار نے همالے پار چھوٹا تبت فتح کر لیا تھا + اور اِدھر بنگالے کے صوبہ‌دار

---

† یعني دورا یعني ٹوکرا *

نے چتکاوں کا علاقہ بادشاہی عملداری میں ملادیا تھا * اور پھر اِس لڑ
چھوڑے ملک کے درمیان جھگڑا فساد کہیں کچھہ نہ تھا + عرب اور حبش چلے
سے لے کر ایران توران تک کے ایلچی † اُس کے دربار میں حاضر تھے لیکن یا +
ایسی سلطنتوں میں کیا یہہ امن چین کچھہ عرصہ تک ٹھہر سکتا تھا؟ حال

اورنگ‌زیب نے جزیہ پھر جاری کیا + اِس کام کے لیئے ایک جمعیت
مُلّا مقرر ہوا کہ ہندو لوگ اپنے دھرم کے کاموں میں کچھہ دھوم د
نہ کرنے پاویں تیوہار اور پربوں پر جو میلے ہوتے تھے وہ بھی
کر دیئے اُس نے تو یہاں تک حکم دے دیا تھا کہ سوائے مسلمان
کے کہیں کوئی ہندو بادشاہی نوکری نہ پاوے لیکن تعمیل نہ ہو سک
تعمیل تو کسی حکم کی پوری نہ ہوئی لیکن دل ہندوؤں کا مسلمان
کی سلطنت سے پورا ہٹ گیا * جو کچھہ کہ اُس وقت اِن
سلطنت کا حال تھا اُسی ایک خط سے ظاہر ہو جاتا ہی جو کس
راجہ نے اورنگ‌زیب کو لکھا تھا اور خفی‌خان نے اپنی تواریخ میں
درج کر دیا ہی + خلاصہ اُس کا یہہ ہی * کہ دیکھئے اکبر جہانگیر اور
شاہجہان کے وقت میں اِس ملک کا کیا حال تھا اور اب کیا ہو گیا ہی شہر
جب سب اُجڑے اور سب مذہب کے آدمی ناراض ہیں اور آمدنی
دن پر دن گھٹتی جاتی ہی جب رعیت پر ظلم ہوتا ہی اور خزا
خالی پڑتا جاتا ہی پولس کی کوئی خبر نہیں لیتا اور خود شہر
میں خطرہ رہتا ہی تو یہہ بیڑا کی دن چل سکتا ہی؟ *

راجہ جسونت‌سنگھہ جودھپور والا کابل کی مہم پر مر گیا تھا اُس
کی رانی اور دو بالک لڑکے بادشاہ کی پروانگی کا اِنتظار نہ کر کے

---

† ایک سال پانچ بادشاہوں کے ایلچی آئے بڑا بھاری دربار ہوا ایران کے ایلچی
کی بڑی خاطر ہوئی شہر کی آئین بندی کی گئی سڑک پر کوسوں تک سوار کھڑے
کیئے گئے اُمرا اِستقبال کو گئے توپوں کی سلامی ہوئی شاہ کا خریطہ اورنگ‌زیب نے
اپنے ہاتھہ سے لیا ۲۵ گھوڑے ۲۰ شتر ایرانی کمخاب پارچے قالین بیدمشک کے
تحفہ میں گذرے مکے کے شریف نے عربی گھوڑے اور ایک جھاڑو جس سے
جھاڑا جاتا تھا بھیجی یمن کے بادشاہ اور بصرے کے حاکم نے بھی گھوڑے بھیجے
اِنگلستان کے بادشاہ جیمس کے ایلچی نے ایک بیل کا سینگ کچھہ ہاتھی دانت
ایک گورخر اور ۲۵ غلام کہ ضرور حبشی رہے ہونگے نذر کیئے *

حبشی چلے آئے بادشاہ نے اُنھیں قید کرنے کا اچھا بہانا پاکر گھیر لینے کا حکم دے لیا + اگرچہ رانی اور لڑکوں کو تو اُن کے ساتھی رجپوت بھیس بدلاکر نکال لے گئے پر ہندوؤں کا دل رہا سہا اَور بھی ٹوٹ گیا * بڑا لڑکا اجیت سنگھہ جودھپور کی گدّی پر بیٹھا + اور جب تک اورنگزیب جیتا رہا وہ اجیت سنگھہ چاکری بجالانے کے بدلے لڑبھڑ کر سدا اُسے تنگ کرتا رہا * رانا راج سنگھہ اُدےپور والا † بھی اُس سے مل گیا + اور جزیہ دینے سے اِنکار کیا * فوجیں جودھپور اور اُدےپور پر بھیجی گئیں بادشاہ کا اُنکو حکم تھا کہ ملک ویران کر ڈالیں + گانوں سب پھونک دیں * درخت پھلدار کٹنے سے باقی نہ چھوڑیں + بال بچے اور عورتیں سب کی پکڑ لاویں *

سنہ ۱۶۷۹

سنہ ۱۶۸۰ ع میں سواجی ۵۳ برس کا ہوکر پرلوک کو سدھارا + بیٹا اُسکا سنبھاجی ‡ بد چلن تھا *

سنہ ۱۶۸۰

تھوڑے ہی دنوں بعد اورنگزیب نے دکھن پر بڑی بھاری فوج لے کر چڑھائی کی گولکنڈے کے بادشاہ ابوالحسن نے جو تاناشاہ کے نام سے مشہور ہی سنبھاجی سے آپس کی مدد کا قول قرار کیا تھا اِسی لیئے اورنگزیب نے پہلے کچھہ فوج گولکنڈے پر بھیجی * بادشاہ تو قلعے میں جاچھپا + اور حیدرآباد تین دن تک برابر لٹتا کیا * آخر بادشاہ نے بہت سا روپیہ دے کر کسی طرح اُس دم یہہ بلا اپنے سر سے ٹالی + اور اورنگزیب کے ساتھہ صلح کر لی * اورنگزیب کو اِدھر سے جو اُسے فرصت ملی ساری فوج لے کر بیجاپور پر گرا + اور اُس کے شہر کو جاگھیرا * تھوڑے ہی دنوں میں دیواریں ٹوٹ گئیں اورنگزیب تخت رواں پر اندر گیا بالک بادشاہ کو قید کر دیا + اُس کا سارا علاقہ اپنی عملداری میں ملا لیا * جب بیجاپور قبضے میں آگیا اِس بہانے سے کہ گولکنڈے کا بادشاہ کافروں کو پناہ دیتا ہی پھر یکایک اُسے جا دبایا + سات مہینے کے محاصرے میں گولکنڈا بھی ٹوٹا اور بیجاپور کی طرح یہہ علاقہ بھی اورنگزیب کے ہاتھہ لگا *

سنہ ۱۶۸۶

سنہ ۱۶۸۷

سنہ ۱۶۸۷

---

† کہتے ہیں کہ اُدےپور والوں نے کبھی اپنی لڑکی بادشاہ کو نہیں دی لیکن اورنگزیب رقعات عالمگیری میں اپنے لڑکے کام‌بخش کو لکھتا ہی — اُدےپوری والدۂ شما در بیماری بامن بودہ ارادہ رفاقت دارد *

‡ سواجی اور سنبھاجی کا ٹھیک نام شیواجی اور شنبھوجی معلوم ہوتا ہی *

اِن دونوں علاقوں کا ھاتھہ لگنا گویا اورنگ‌زیب کي ساري آرزؤں کا ایک
ھونا تھا + پر سچ پوچھو تو ھم اِسي تاریخ سے دلّي کي سلطنت
گھٹنا قرار دیتے ھیں اِس میں کسي طرح کا شک نہیں
تیموري خاندان کے زوال کا بیج اِسي وقت میں بویا گیا تھنیاں
پتّے اُس میں چاھے جب نکلے بیجاپور اور گولکنڈے کي بادشاھی
سے دکھن میں ایک طرح کا اِنتظام بندھا ھوا تھا اور مرھٹوں
بڑا دباؤ تھا * اِن کے ٹوٹتے ھي وھاں ھر طرف غدر مچ گیا +
سوار سپاھي اُن کے نوکر تھے وہ بھي اکثر مرھٹوں سے جا
مرھٹوں نے جي کھول کے لوٹ مار کرنا شروع کیا * اورنگ‌زیب
یہي بڑي تعریف ھی کہ اُسنے اپنے جیتے جي سلطنت میں
نہیں پڑنے دیا پر آثار زوال کے اُسے معلوم ھو گئے تھے اکبر کے
تک بھي بُو سپاھگري کي باقي تھي + اُس کے سرداروں
سرد ملک کي چالاکي دیکھنے میں آتي تھي * لشکر بادشاہ کا
سے بڑا زیور تھا + اور اُسي کي درستي کا سدا اُسے خیال تھا *
جہانگیر اور شاھجہان کے زمانے میں خوف خطر کم اور امن
بہت رھنے کے سبب عیش عشرت تو بڑھہ گئي + پر جسکو سپاھگري
کہتے ھیں بالکل جاتي رھي * سدا سے یہي دستور چلا آتا ھی
کنگلوں کو جب حوصلہ ھوتا ھی بڑے بہادر بن جاتے ھیں + اور
کچھہ چاھتے ھیں پاتے ھیں * اور جب بہت مل جاتا ھی عیش
پڑکر ایسے بودے ھو جاتے ھیں + کہ پھر اُسي طرح جیسا اُنھوں
اَوروں کو دبایا تھا نئے حوصلے والے اُنھیں دبا لیتے ھیں * اُسي طرح
پارتھوں نے رومیوں کو دبایا + اِسي طرح عرب والوں نے اِیرانیوں
دبایا * اِسي طرح تاتاروالوں نے چینیوں کو دبایا + اور اب آخري
میں اِسي طرح فرنگستان والوں نے ساري دُنیا کو دبایا * کارخانہ
بھي اب بہت بڑھہ گیا ھی پر علم کا اِن میں ایسا رواج
اور دن پر دن اَور بھي ایسا ھوتا چلا جاتا ھی کہ عیاشي میں نہ
بے سپاھگري کے درمیان اَور بھي زیادہ درست ھوتے جاتے ھیں + اگر
حشمت بڑھہ جانے کے سبب آرام طلبي سے کچھہ بدني طاقت
بھي جاتي ھی تو علم کے وسیلے سے ایسي ایسی توپ بندوق جہاز
[illegible]

ں کا ایک آدمي میں سو سو هزار بلکه لاکهه کا زور حاصل کر لیتے
ہیں *

ندان اب ذرہ اورنگ‌زیب کي فوج پر نگاہ کرني چاهیئے + ذرہ
س کے سرداروں کے گهوڑوں کو دیکهنا چاهیئے * دُم اور یالیں بالکل رنگي
وئیں + سونے چاندي کے ساز سر سے پیر تک لدے هوئے کلغیاں
ہت لنبي لنبي پیروں میں جهانجهنیں بجتي هوئیں * موتے اِتنے که
تنے لنبے شاید اُسي کے قریب چوڑے + اور پهر چار جامے اُن پر
خملي زردوزي بڑے بهاري پڑے هوئے اور اُن میں سُرا گاے کي دُم کے
ور دونوں طرف لٹکتے هوئے * سوار گهوڑوں سے بهي زیادہ دیکهنے کے لائق
ہیں کوئي اپنے سے زیادہ بهاري دگلا اور زرہ‌بکتر پهنے هوئے + کوئي گهیردار
امہ اور شال دوشالے لپیٹے هوئے * لیکن چهرے زرد رات کے جاگے
ئے میں چور یا دوا کهاتے پیتے + دس قدم گهوڑا چلا گهوڑے کو پسینا
ا سوار بیهوش هو گیا اگر دور چلنا پڑا دونوں بے‌دم هوکر گر پڑے *
یسے سردار ویسے هي اُنکے پیادے اور سوار لشکر میں جہاں دس سپاهی
سو بنئے دوکان‌دار بهانڈ بهگتئے رنڈي چهوکرے نوکر خدمت‌گار
انساماں رسد کاهے کو مل سکتي + ڈیرے ڈنڈے عیش عشرت
ساز سامان اِتنے که کبهي اچهي طرح باربرداري کي تدبیر نه
سکتي * تلوار پیچهے رہ جاے مضائقه نهیں پر تنبورا ساتهه رهنا
اهیئے + دشمن وار کیئے جاے پروا نهیں پر چلم نه جلنے پاوے *
ں وقت کا ایک فراسیسي اِس فوج کي خوب تعریف لکهتا هی وہ
ہتا هی که تنخواهیں بهت بڑي بڑي اور چاکري کچهه بهي نهیں نه
ي پهرا چوکي دیتا هی + نه کوئي دشمن سے مقابله کرتا هی * اور
ي سے بڑي سزا هوئي + تو ایک دن کي تنخواہ کٹ گئي * † جمیلای
یري نے مارچ سنه ۱۶۹۵ع میں اورنگ‌زیب کي چهاوني گلگلے میں
کهي تهي وہ لکهتا هی که دس لاکهه سے اُوپر آدمي تهے + اور ڈیڑهه
س میں تو نرے بادشاہ اور شاهزادوں کے ڈیرے کهڑے تهے ‡ * اِن کو
پڑا اُن مرهٹوں سے جو انگرکها جانگهیا ایک پهچي پگڑي پهنے

سنه ۱۶۹۵

---

† *Gemelli carreri*

‡ برنیر لکهتا هی که اِن سب کو شکست دینے کے لیئے ۲۵۰۰۰ فراسیس
ي هیں *

کمر کسے هاتھہ میں بھالا دکھني گھوڑوں پر سوار تیس کوس تو کھانے کو گھوم آتے تھے + نہ تھکتے نہ ماندے هوتے تھے * جو باجرے روٹي پیاز کے ساتھہ اُن کا کھانا تھا + اور گھوڑے کا زین تکیہ بچھونا اور آسمان شامیانہ تھا *

ندان اورنگ‌زیب اِن کي فکر هي میں تھا کہ اِس کے ایک نے کہیں سے پتا ٹھکانا لگاکر سنبھاجي کو بے‌خبر سنگمیشور کے باغ جا گھیرا + وهاں وہ تھوڑے هي سے آدمیوں کے ساتھہ جي بھلا نشے میں هونے کے سبب بھاگ نہ سکا * یہہ اُسے اورنگ‌زیب کے قید کر لایا + اورنگ‌زیب نے اُس سے کہا کہ تو مسلمان هوجا آسنے ایسا کڑا جواب دیا کہ اورنگ‌زیب نے گرم لوهے سے اُس کي نکلواکر اور جیبھہ کٹوا کر اُسي دم مروا ڈالا *

سنبھاجي کا لڑکا ساهو بھي کچھہ دنوں بعد قید میں آ گیا + اُس کا بھائي راجارام اُسي طرح لڑتا بھڑتا رها * جوں جوں اورنگ‌زیب اِن مرهٹوں کو دبانے کي فکر کرتا تھا ووں ووں یے اَور بھي زور پکڑتے تھے اورنگ‌زیب کي فوج گھٹتي تھي اِن کا شمار بڑھتا تھا اورنگ‌زیب کوئي تدبیر باقي نہیں چھوڑتا تھا لیکن اِن سے دن پر تنگ هوتا جاتا تھا *

یہاں تک کہ ۲۱ فبروري سنہ ۱۷۰۷ع کو احمدنگر میں برس بادشاهي کر کے نواسي برس کي عمر میں دُنیا سے سدھارا † + هندوستان کا آخري مسلمان بڑا بادشاہ هو گیا *

یہہ اِتنا بوڑھا تھا پر تو بھي سلطنت کے کاموں سے کبھي جي نہ چُراتا + ذرہ ذرہ کام آپ دیکھتا آنے جانے والوں سے سب طرف خبر لیتا رهتا * بے اُس کے حکم کچھہ بھي نہ هوتا + دکھن کي لڑائي میں وہ جوان سپاهیوں سے بھي زیادہ سختیاں سہتا * اِس بادشاہ عقلمند اور همت والے هونے میں کسي طرح کا شک نہیں لیکن

---

† تاریخ تولد عالمگیر آفتاب عالم تاب سنہ ۱۰۲۸ هجري *

‡ تاریخ جلوس عالمگیر افتاب عالم تابم سنہ ۱۰۶۸ هجري *

تاریخ وفات عالمگیر آفتاب عالم تاب مٓن سنہ ۱۱۱۸ هجري *

اُس کا بہت چھوٹا تھا + مذہب کي ضد سے ھندوؤں کو یکبارگي ناراض کر دیا بنارس میں بشویشور اور بندمادھو کا اور متھرا میں گوبندديو کا مشہور مندر توڑا * جو رجپوت جي سے اکبر کي چاکري کرتے تھے اُنھیں نے اِس کا مقابلہ کیا + مرھٹوں کا جي بڑھ گیا وقت پاکر یہي مسلمانوں کي سلطنت کے زوال کا بہت بڑا سبب ھوا * آدمي کا دل بھي خدا نے کیسا بنایا ھی باپ کو قید کر کے اور بھائیوں کو مار کے تخت پر بیٹھا + اِس میں کچھہ گناہ نہ سمجھا * اور مرتے دم لکھہ گیا کہ توپیاں سي کر جو میں بیچتا تھا اُس میں کا ساڑھے چار روپیہ باقي ھی وھي میرے کفن میں خرچ کرنا + اور قران لکھہ کر جو میں نے ۸۰۵ روپیہ جمع کیا ھی اُسے فقیروں کو بانٹ دینا * گویا اِسي بات سے وہ نیکي کا جھنڈا بن گیا + جو ھو مرتے وقت اُس کے جي میں بڑا پچھتاوا تھا * اپنے لڑکے کامبخش کو لکھتا ھی میں نے بڑے گناہ کیئے ھیں دیکھا چاھیئے کیا سزا ملتي ھی + موت دن پر دن نزدیک آتي جاتي ھی *

جمیلي کریري نے اورنگزیب کو ۷۸ برس کي عمر میں دیکھا تھا + لکھتا ھی کہ قد ناٹا تھا بدن دُبلا پیٹھہ جھکي ھوئي ناک لنبي داڑھي گول بالکل سفید سادا کپڑا پہنے پگڑي میں ایک بڑا سا پنّا لگائے چھڑي کے سہارے سے اپنے امیروں کے درمیان کھڑا لوگوں سے عرضیاں لے کر بےچشمے آپ پڑھتا اور اُن پر حکم لکھتا جاتا تھا اور چہرہ اُس کا اِس کام میں بہت خوش معلوم ھوتا تھا *

بہادرشاہ

اورنگزیب کے تین لڑکے تھے اعظم معظم اور کامبخش یہاں لشکر میں تو اعظم تخت پر بیٹھا + اور وھاں کابل میں معظم نے تاج بادشاھي کا سر پر رکھا * آخر آگرے کے پاس دونوں میں بڑي سخت لڑائي ھوئي اعظم مارا گیا + معظم بہادرشاہ کے نام سے ھندوستان کا بادشاہ ھوا * کامبخش بھي دکھن میں اِس سے لڑکر ایسا گھائل ھوا + کہ اُسي دن دُنیا سے سدھارا * اعظم نے دکھن سے معظم کے مقابلے کو آتے وقت ساھو کو صلح کے وعدے پر قید سے چھوڑ دیا تھا + اور پھر وھاں کے صوبہدار نے اُسے چوتھہ دینے میں کچھہ حجت تکرار نہ

کي اِس لیئے بہادرشاہ کو دکھن کي طرف سے خاطر جمعي رهي لیکن اُتر میں تردد کا ایک نیا سامان پیدا هوا *

پندرهویں صدي میں کبیر کي طرح نانک‌شاہ نے سکھوں کا ایک نیا مذهب نکالا + غرض اُس کي شاید یہہ تھي کہ هندو مسلمان ایک هو جاویں مسلمانوں کو یہہ بہت بُرا لگا اکبر کے بعد سال هي کے اندر اُن کے گُرو کو مار ڈالا * تب تو سکھہ بگڑے + مسلمانوں کو ملانے کے بدل اُن کے ناش کرنے پر مستعد هو گئے * چاهے جتنے کاتے مارے گئے + پر بادشاهي علاقوں میں بکھیڑا اُتھانے سے باز نرهے * جب فوج جاتي پہاڑوں میں بھاگ جاتے + جب قابو پاتے پھر لوت مار مچاتے * اِن دسواں گُرو گوبندسنگھہ جو سنہ ١٦٧٥ ع میں گدّي پر بیٹھا + بڑا نامي اور حوصلے والا هوا * پر تب تک جماعت کي کمي کے سبب اِن کا ستارہ چمکنے نہ پایا + آخر وہ کسي اپنے دشمن کے هاتھہ سے ناندیڑ میں مارا گیا *

ندان اب اِن سکھوں نے سرهند کے حاکموں کو شکست دے کر وہ شہر لوٹا اور پھونکا اور قتل کیا + اور سہارنپور تک هر طرف غدر مچا دیا *

بہادرشاہ کو اِن کے مقابلے کے لیئے آپ جانا پڑا یے پھر پہاڑوں میں بھاگ گئے بہادرشاہ لاهور پہنچ کر ٧١ برس کي عمر میں دُنیا سے سدھارا + یہہ پورے پانچ برس بھي بادشاهي نہیں کرنے پایا * ١٧١٢ع

جہاندار شاہ

لیکن اِس کا بڑا بیٹا جہاندار شاہ تخت پر بیٹھنے سے سال هي بھر کے اندر مارا گیا اِس نے ایک کسبي رکھہ لي تھي + اُس کے رشتہ‌داروں کا درجہ سب سے اُوپر کر دیا یہہ بات دربار والوں کو بہت بُري لگي * جب اِس کا بھتیجا فرّخ‌سیر بنگالے سے چڑھہ کر آیا اور یہہ آگرے کے پاس ایک بھاري لڑائي میں شکست کھاکر دلّي کو بھاگا + اِسي کے وزیر ذوالفقارخان نے اِسے پکڑ کر فرخ‌سیر کے حوالے کر دیا فرخ‌سیر نے دونوں کي جان لي اور آپ تخت پر بیٹھا * ١٧١٣ع

فرّخ‌سیر

فرّخ‌سیر نے راجا اجیت‌سنگھہ جودھپور والے کي لڑکي کے ساتھہ شادي + بڑي دھوم دھام سے کي *

سکھوں نے پھر سر اُٹھایا + لیکن بادشاھي فوج نے اُنھیں پھر جا دبایا * بھتوں کو کاٹا مارا + اور اُن کے سردار بندے گُرو کو ۷۴۰ آدمیوں کے ساتھہ پکڑ کر دلّي بھیج دیا * اور تو سب بھیڑ کي کھال پھنا کر اونٹوں پر سارے شھر میں گھومائے گئے اور پھر سات دن تک قتل ھوتے رھے لیکن بندے کو تاش کا جامہ پھنا کر لوھے کے پنجرے میں بند کیا + اُس کے گرد بھالوں پر اُس کے ساتھیوں کے سر تھے ایک بلّي اُس نے پالي تھي اُسے بھي مار کر ایک بھالے سے لٹکا دیا * جلّاد ننگي تلوار لیئے سامنے کھڑا تھا + اُس کے بالک لڑکے کو اُسے دے کر کہا کہ تو ھي اپنے ھاتھہ سے مار ڈال اور جب اُس نے اِنکار کیا تو جلّاد نے اُسي کے سامنے اُس بیچارے بےگناہ بچے کو ذبح کر کے اُس کا کلیجہ اُس کے باپ کے اوپر پھینکا اور پھر گرم چمٹوں سے نوچ نوچ کر اُسے بھي ٹکڑا ٹکڑا کر ڈالا * یہہ سب سکھہ بڑي جوانمردي سے مرے + اور اپنے مذھب سے ذرہ نہ ڈگے *

فرّخ‌سیر کو بادشاہ ھونے سے پھلے الہ‌آباد کے صوبہ‌دار سید عبداللّٰہ اور بہار کے صوبہ‌دار سید حسین‌علي اِن دونوں بھائیوں سے بھت مدد ملي تھي اِسي لیئے پھلے کو وزیر اور دوسرے کو امیرالامرا مقرر کیا + لیکن دلوں میں فرق پڑ گیا * بادشاہ کو اُن کي طرف سے کھٹکا تھا اور اُن کو بادشاہ کي طرف سے نہ بادشاہ میں اِتني عقل تھي کہ اُنھیں اپنا خیرخواہ بنا لیتا + اور نہ اِتني جرأت کہ اُنھیں دور کر دیتا * ندان اِن سیّدوں نے فرّخ‌سیر کي جان لي اور جب رفیع‌الدرجات اور رفیع‌الدّولہ دونوں شاھزادے جن کو اُنھوں نے تخت پر بٹھایا تھا چار ھي چار مھینے کے اندر اِس دنیا سے اُٹھہ گئے تو اُنھوں نے روشن‌اختر نام اورنگ‌زیب کے ایک پوتے کو تلاش کر کے تخت پر بٹھایا جھاندارشاہ اور فرّخ‌سیر نے اِتنے شاھزادوں کو قتل کر ڈالا تھا کہ صرف محلوں میں جو چھپے چھپائے بچ رھے تھے + وے ھي ضرورت کے وقت تلاش کر کے نکالے جاتے تھے *

سنہ ۱۹

مُحمّد شاہ

روشن اختر نے تخت پر بیٹھہ کر اپنا لقب محمد شاہ رکھا † لیکن اِن سیّدوں سے وہ بھی بیزار تھا + کٹھہ پُتلي کي طرح کب کوئي آدمي کسي دوسرے کے ہاتھہ میں رہنا پسند کرتا ہی پر اُن سے چھٹکارا پانے کي کوئي صورت نہیں دیکھتا تھا * سیدوں کے دشمنوں نے جو بادشاہ کي مرضي معلوم کي آپس میں اُن کے مار ڈالنے کا ایکا کیا چین قلیچ خان آصف جاہ جسکا باپ غازي الدین اورنگ زیب کے نامي توراني سرداروں میں تھا + اور جسکي اولاد میں اب تک حیدر آباد کي نوّابي چلي آتي ہی دکھن میں بادشاہ تو نام کا تھا اِن سیدوں سے بگڑ گیا تھا * اِسي لیئے حسین علي بادشاہ کو لے کر فوج سمیت دکھن کو روانہ ہوا + اور عبداللہ کو دلّي میں چھوڑا * پر راستے میں ایک قلماق ‡ نے عرضي دینے کے بہانے پالکي کے پاس آکر اُسے ایسا ایک خنجر مارا + کہ وہ لوتھہ ہوکر باہر گر پڑا * محمد شاہ دلّي کو مُڑا + عبداللہ نے نکل کر مقابلہ کیا * راجا چورامن جات اُس کے ساتھہ تھا + پکڑا گیا * آصف جاہ کو بادشاہ نے وزیر کیا + لیکن جس نے اورنگ زیب کا دربار دیکھا تھا بھلا وہ محمد شاہ سے عیاش بادشاہ کے پاس کب ٹھہر سکتا تھا * پُھر تو محمد شاہ کي محلوں میں رہتي تھي اور چھوکرے مصاحبي کرتے تھے دن رات عیش سے کام تھا + بادشاہي کا تو خالي ایک نام تھا * وزارت سے اِستعفا دے کر دکھن کو اپني حکومت پر چلا گیا + نذرانہ ہمیشہ بھیجتا رہا لیکن اَور کسي بات میں دلّي کے دربار سے کچھہ علاقہ نہ رکھا * مرہٹوں کا زور اِس عرصہ میں بہت بڑھہ گیا تھا + نربدا تک اُنہیں کا ڈنکا بجتا تھا * ساہو نے بالاجي وشواش ناتھہ کو جو کوکن میں کسي گانو کا پشتیني پٹواري تھا پیشوا بنایا + اُس کا بیٹا باجي راؤ ¶ پیشوا بڑا حوصلے والا ہوا * اُس نے دیکھا کہ دلّي کي سلطنت میں اب کچھہ دم باقي نرہا + اور مرہٹوں

† تاریخ جلوس مُحمّد شاہ سریر آرائے جاہ دولت سنہ ۱۱۳۱ ہجري *
‡ تاتار کي ایک قوم کا نام ہی *
¶ یہہ باجي راؤ وہ نہیں ہی جو بٹھور میں مرا *

کو بے لوٹ مار چین پڑنا یا سپاہگری میں درست رہنا کٹھن ہوگا * فوج کو نرمدا پار اُتار دیا + اور مالوہ بُندیل کھنڈ لوٹتا پاٹتا عین دلّی کے دروازے پر دیرہ آ ڈالا * پر دلی لینی یا بادشاہ کو چھیڑنا اُسے منظور نہ تھا + اور اُدھر سے آصفجاہ نے بھی دلّی کی طرف کوچ کیا تھا * ندان باجی راؤ پھر دکھن کی طرف مُڑ گیا + ملک پر چمبل تک اپنا قبضہ رکھا * ملہارراؤ ھلکر اور راناجی سیندھیا دونوں اُس کے تحت میں بڑی بڑی فوجوں پر حکم چلاتے تھے + اور بھاری بھاری مہمیں سر کرتے تھے * کہتے ھیں کہ ملہارراؤ ھلکر گڈریئے کا لڑکا تھا اور کسی وقت میں بھیڑ بکریاں چراتا تھا + اور سیندھیا بھی پہلے خدمتگاروں میں نوکر رہا تھا *

نادرشاہ کون تھا اور کس طرح ایران کا بادشاہ ہوا یہہ ایران کی تواریخ سے علاقہ رکھتا ھی یہاں ھمکو اِتنا ھی لکھنا چاھیئے کہ کچھہ قندھاری افغان اُس سے پھر کر کابل کی طرف چلے آئے تھے اور جب اُس نے اُن کی گرفتاری کے لیئے محمدشاہ کو لکھا تو یہاں سے کچھہ بھی جواب نگیا + اور پھر تاکید کے لیئے جب اُس نے دوسرا ھرکارہ روانہ کیا تو وہ پہاڑوں میں افغانوں کے ھاتھہ سے مارا گیا * اِسی پر خفا ھوکر اُس نے ھندوستان پر چڑھائی کر دی + اصل بات یہہ ھی کہ اگر کوئی سونے کی کھان بے مالک اور بے پہرے چوکی پڑی ھو تو وہ کون ھی جس کا جی اُس پر ھاتھہ ڈالنے کو نہ چاھے ؟

جب دلّی میں خبر پہنچی کہ نادرشاہ یہاں کے حاکموں کو شکست دیتا سندھہ ندی پار اُتر آیا اور جیسے کوئی باز بٹیر پر گرتا ھی بڑھا ھی چلا آتا ھی بڑی گھبراھٹ پڑ گئی * محمدشاہ کا حال واجدعلی شاہ لکھنؤ کے بادشاہ سے بھی جو ملک کھوکر کلکتے میں تشریف رکھتے ھیں بدتر تھا + ھمارے پاس اُس وقت کے ایک میلے کی تصویر موجود ھی اُسی کو دیکھنا محمدشاہ کا سارا زمانہ دیکھہ لینا ھی وہ اُس میلے کی تصویر ھی جو محمدشاہ نے مہادیو کا کیا تھا واجدعلی شاہ کے جوگی جوگن والے میلے کا بھلا اُس کے سامنے کیا رتبہ تھا * اُس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں اِس طرح پر بنائی ھیں کہ ھرگز بیان نہیں کر سکتے شرم دامنگیر ھی ندان

جو کچھہ ٹوٹي پھوٹي سڑي گلي فوج بہم پہنچي اِکٹھا کر کے کرنال پہنچا + آصف جاہ اور سعادت خان دونوں ساتھہ تھے سعادت خان پہلے تو خراسان کا ایک سوداگر تھا لیکن اب سرداري کرتا تھا * لکھنؤ کے بادشاہ اِسي کي بیٹي کي اولاد میں ھیں کرنال میں نادرشاہ سے لڑائي ھوئي بھلا کہاں نادرشاہ کے منجھے ھوئے جرّار سپاھي اور کہاں محمدشاہ کي گڑیاں مرھٹوں سے تو کچھہ بس چلتا ھي نہ تھا + نادرشاہ سے کب کھیت ھاتھہ لگتا تھا * شکست کھائي + علاج کچھہ باقي نرھا سرداروں سمیت نادرشاہ کے پاس جاکر حاضر ھوا نادرشاہ نے بڑي عزت اور خاطرداري کي * دونوں بادشاہ مل کر دلّي کے قلعے میں داخل ھوئے + اور اُسي میں ایک ساتھہ رھنے لگے * پر دوسرے ھي دن شہروالوں نے افواہ اُڑا دیا کہ نادرشاہ مرگیا + اور بدمعاشوں نے اُس کے ساتھہ والوں کو جو شہر میں تھے قتل کرنا شروع کیا * نادرشاہ نے بہتیرا چاھا کہ بلوہ دب جاوے + اور خونریزي نہ ھونے پاوے * بلکہ صبح ھوتے ھي خود گھوڑے پر سوار ھوکر نکلا + اور لوگوں کو فہمایش کرنے لگا * لیکن جب ھر گلي کوچے میں اپنے سپاھیوں کي لاشیں پڑي ھوئي دیکھیں اور ھر طرف سے پتھر اور ڈھیلے خود اُس پر پڑنے لگے خون جوش میں آیا + گھوڑے سے اُتر کر روشن الدولہ والي سنہري مسجد میں بیٹھہ گیا اور قتل عام † کا حکم دیا * دوپہر سے اُوپر قتل ھوئي + اور لاکھہ سے اُوپر آدمي مارے گئے کئي جگہہ آگ بھي لگ گئي * ‡ آخر محمدشاہ اپنے وزیروں سمیت سامنے آکر کھڑا ھوا + اور جب نادرشاہ نے بولنے کي اِجازت دي تو محمدشاہ رو پڑا * نادرشاہ نے اُسي دم قتل کي موقوفي کا حکم دیا لیکن واہ رے حکم اِس ظالم کا کہ اگر کسي نے کسي کي گردن پر کاٹنے کو تلوار رکھي تھي اور موقوفي یعني امان کے حکم کي منادي کان میں پہنچ گئي + ترت اُٹھالي *

---

† تاریخ نادرشاهي دلي خراب شد سنہ ۱۱۵۱ ھجري *

‡ اِس کتاب کے مولف کے پردادا راجا ڈال چند کے دو بھائي اِسي نادرشاهي میں مارے گئے *

نادرشاہ کو ہندوستان میں خالي دولت کا لالچ لایا تھا + اُسے
مال درکار تھا مُلک سے کچھہ بھي سروکار نہ تھا * جو کچھہ زر جواہر
مال اسباب بادشاہي خزانے میں موجود تھا اور جہاں تک سردار اور
شہر والوں سے ہاتھہ لگ سکا لے لوا کر ۵۸ دن رہنے کے بعد دلّي سے
پھر اپنے مُلک کي طرف چلا گیا + کہتے ہیں کہ اُس کو یہاں
ستّر کروڑ سے اُوپر اِس لوٹ کا مال ہاتھہ لگا سات کروڑ کا تو نرا ایک
تخت طاؤس تھا * نادرشاہ نے لوگوں سے روپیہ لینے میں بڑي زیادتي
کي بڑے بڑے عزّتداروں کو کوڑوں سے پٹوایا + بہتیروں نے اِس خوف
سے زہر کھا لیا *

ندان سندھہ ندي پار تو نادرشاہ نے سب علاقہ پر اپنا قبضہ رکھا +
اور سندھہ وار کا ملک محمدشاہ کو چھوڑ دیا *

ایک تواریخ والا یہہ بھي لکھتا ھی کہ نادرشاہ کو ہندوستان میں
آصفجاہ اور سعادتخان نے ملکر بُلایا تھا + اور اُنھیں کي دغابازي سے
محمدشاہ نے شکست کھائي لیکن اِس کا کچھہ پکّا ثبوت نہیں ملتا *

کچھہ دنوں پیچھے جب نادرشاہ اپنے ملک میں بلوائیوں کے ہاتھہ
سے مارا گیا † + اُس کے سرداروں میں سے احمدخان ابدالي جسے لوگ
اب احمدشاہ دُرّاني کہتے ہیں قندھار کا بادشاہ بن بیٹھا * اور بلخ سندھہ
کشمیر پر صبر نہ کر کے رخ ہندوستان کي جانب پھیرا اور لاہور لیتا ہوا
سرہند میں آ داخل ہوا + لیکن وہاں بادشاہي فوج سے شکست
کھاکر پنجاب کے صوبہدار سے کچھہ خراج ٹھہراتا ہوا اپنے وطن کو مُڑ
گیا * سنہ ۷

تھوڑے ہي دنوں بعد محمدشاہ ‡ اِس دُنیا سے سدھارا + اور
اُس کا ولیعہد احمدشاہ تخت پر بیٹھا * سنہ ۸

---

† تاریخ وفات نادرشاہ في النار والسقر مع الجد والپدر سنہ ۱۱۶۰ ہجري *

‡ اِس کتاب کے مولف کے پردادا کے چچیرے بھائي فتحچند کو اِسي نے
جگت سیٹھي کا خطاب دیا تھا *

احمد شاہ

اِسنے سعادت خان کے داماد صفدرجنگ کو وزیر بنایا لیکن صفدرجنگ کي آصف جاہ کے پوتے غازي الدین سے لاگ پڑ گئي اور دربار کے سب لوگ غازي الدین کي طرف تھے نِت دلّي کے گلي کوچوں میں طرفین کے آدمیوں سے دنگا فساد ہونے لگا اور خانہ جنگي کا بازار خوب ہی گرم ہوا + اِس سبب سے صفدرجنگ وزارت سے اِستعفا دے کر اودھہ کي طرف اپني صوبہ داري پر چلا گیا * لیکن بادشاہ کي میزان غازي الدین سے بھي نہیں پٹتي جب وہ جاٹوں کے قلعے بھرت پور اور ڈیگ سے لڑ رہا تھا بادشاہ شکار کے بہانے اُس پر فوج لے کر چڑھا + غازي الدین نے بیچ ہی میں بادشاہ کو پکڑواکر ما سمیت اُس کي آنکھیں نکلوالیں اور جہاندارشاہ کے بیٹے کو تخت پر بٹھلا کر ۱۷۵۱ع اُسکا لقب عالمگیر ثاني رکھہ دیا *

عالمگیر ثاني

اِس بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے کے تھوڑے ہي دنوں بعد غازي الدین اُس صوبہ دار کي بہن سے جو احمدشاہ دُرّاني کي طرف سے پنجاب میں تھا شادي کرنے کے بہانے سے لاہور میں گھس گیا + اور اُس کي ما کو اپنے لشکر میں قید کر لایا * احمدشاہ دُرّاني اِس خبر کو سُنتے ہي ۱۷۵۶ع آگ بگولا بن گیا + اور فوراً اپني فوج لیکر ہندوستان پر چڑھہ دوڑا اور سیدھا دلّي چلا آیا * غازي الدین نے اِس عرصے میں صوبہ دار کي ما کو بھي چھوڑ دیا + اور خود بھي احمدشاہ دُرّاني کے حضور میں حاضر ہوا * لیکن بے کچھہ لیئے وہ کب پھرتا تھا اُسنے لوگوں سے روپیہ وصول کرنے میں نادرشاہ سے بھي زیادہ سختي اور زیادتي کي اُدھر شجاع الدولہ سے روپیہ وصول کرنے کو اُسپر فوج بھیجي اِدھر جاٹوں سے روپیہ وصول کرنے کو آپ چڑھا + پہلے بلم گدھہ والوں کو قتل کیا اور پھر متھرا میں قتل عام کیا دن میلے کا تھا بیچارے بہتیرے جاتري مرد عورت لڑکے بالے بے گناہ کاٹے گئے موسم گرمیوں کا آگیا تھا اِسي لیئے جو کچھہ ہاتھہ لگا لے لوا کر پھر اپنے وطن کو چلتا ہوا * چلتے وقت بادشاہ نے اُس سے یہہ کہا کہ آپ مجھکو

غازي الدين کے هاتهہ میں نہ چهوڑ جائے اِس لیئے وہ نجیب الدولہ روهیلے کو اپني طرف سے سپهسالار مقرر کر گیا + جب غازي الدين بےقابو هوا اُس نے اپني مدد کے لیئے مرهٹوں کو بُلایا * باجي راؤ کے تین بیٹے تهے + بالاجي راؤ رگهناتهہ راؤ اور ایک مسلماني کے پیٹ سے شمشیربهادر باجي راؤ کے مرنے پر بالاجي راؤ پیشوا هوا اور شمشیربهادر کے هاتهہ میں بالکل بُندیلکهنڈ رها باندے کے نواب اِسي شمشیربهادر کي اولاد میں هوئے *

پرسوجي بهوسلا ستارے کے گرد نواح کا رهنے والا پهلے تو سواروں میں نوکري کرتا تها + لیکن ساهو نے درجہ بڑهاکر اُسے براڑ کا حاکم بنا دیا اب اُس کا چچیرا بهائي رگهوجي اُس کي جگهہ پر بیٹهہ کر پیشوا سے خار کهاتا تها * جب رگهوجي نے اپنے منتري بهاسکر پنڈت کو بنگالہ لوٹنے کے لیئے بهیجا + بادشاهي اهلکاروں نے قابو چلتا نہ دیکهہ کر پیشوا کو اُس کے مقابلہ کے لیئے اُبهارا * یهہ فوراً مرشدآباد پهنچا + اور اُس وقت تو جو کچهہ قرار هوا تها لیکر بنگالہ بهاسکر سے بچا دیا * لیکن جب دوسري دفعہ بهاسکر نے بنگالہ میں لوٹ مار مچائي + اور پیشوا سے کچهہ مدد نہ پائي * صوبہ‌دار نے فریب دے کر بهاسکر کو ملاقات کے لیئے بُلایا + اور ملاقات کے وقت اُس کا کام هي تمام کر ڈالا * پر آخر رگهوجي کو کٹک کا علاقہ دے کر بنگالے کي آمدني سے بهي چوتهہ کے نام سے کچهہ سالانہ مقرر کرنا پڑا + ندان اِدهر بهي سمندر تک مرهٹوں کا قدم آگیا *

سنہ ۴۳

ساهو بے اولاد مرا راجارام کي بیوہ عورت تارابائي اب تک جیتي تهي بالاجي راؤ نے اپنا مطلب گانٹهنے کے لیئے اُس سے کهلا دیا کہ میں نے ایک آپ کا پوتا رام‌راجہ چهپا رکها هی اور ساهو سے مرتے وقت ایک کاغذ لکهوا لیا کہ نام کو تو راج سواجي کے خاندان میں رهے + پر کام بالکل راج کا پیشوا کرے * ندان رام‌راجا ستارے میں رها + اور پیشوا کا دربار پونا میں جما *

سنہ ۴۹

غازي الدين کي مدد کے لیئے پیشوا کا بهائي رگهناتهہ راؤ آیا + ۰ مهینے بهر تک دلّي کا قلعہ گهرا رها * بادشاہ نے اپنے ولیعهد علي گُهر کو تو جان بچانے کے لیئے پهلے سے کسي طرف کو بهیج دیا تها اب نجیب الدولہ

کو بھي بھاگنا پڑا + بادشاہ نے قلعہ کا دروازہ کُھلوا دیا غازي الدین کو پھر وزارت کا اختیار ملا *

احمدشاہ دُرّاني اپنے لڑکے تیمورشاہ کو پنجاب میں چھوڑ گیا تھا جب رگھناتھہراؤ نے دلّي سے فرصت پائي قابو غنیمت سمجھہ کر پنجاب پر بھي قبضہ کیا + اور مرھٹوں کا نشان کٹک سے اٹک تک پہنچا دیا * ھمالے سے سمندر تک اِنہیں کا ڈنکا بجتا تھا + اور سارے ھندوستان پر اِنہیں کا حکم چلتا تھا * جو تھا اِنہیں کي خوش‌آمد کرتا تھا + اور جو آفت میں پڑتا تھا اِنہیں سے مدد مانگتا تھا * رگھناتھہراؤ تو کسي مرھٹے کو پنجاب کي حکومت پر چھوڑ کر دکھن کو چلا گیا + اور احمدشاہ دُرّاني نے یہہ خبر سن کر پھر ھندوستان پر چڑھاؤ کیا * مرھٹے اُس کے سندھہ ندي پار اُترتے ھي پنجاب چھوڑ بھاگے اور وہ فراغت سے اپني فوج لیئے سہارنپور کے سامنے جمنا آ اُترا + غازي الدین نے اُسي دم بادشاہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور آپ جاٹوں کي عملداري میں چلا گیا * غازي الدین کے آدمیوں نے بادشاہ کو چُھریوں سے مارکر جمنا کي ریت میں ڈال دیا + بدمعاشوں نے وھاں اُس کا کپڑا تک اُتار لیا *

۱۷۵ ع

۱۷۵ ع

پیشوا کو جب یہہ حال معلوم ھوا بڑي دھوم دھام کا لشکر احمدشاہ دُرّاني کے مقابلے کو روانہ کیا اُس کا چچیرا بھائي سداشیوراؤ بھاؤ اُس لشکر کا سردار تھا + اور اُس کا بیٹا بشواس‌راؤ بھي ساتھہ تھا * راستے میں بہت سي فوجیں رجپوتوں کي آ ملي تھیں اور چورامن کي اولاد میں راجا سورج‌مل کے ساتھہ ۳۰ ھزار جاٹ بھي شامل تھے اُس بُڈھے نے بھاؤ کو صلاح دي کہ آپ اسباب اور توپخانہ پیدل سپاھیوں کے ساتھہ میرے قلعے میں رکھہ دیجیئے + اور خالي سواروں سے اپني قوم کے دستور بموجب دشمن کو تنگ کیجیئے * بھاؤ گھمنڈ میں ڈوبا تھا اِس نیک صلاح پر کچھہ بھي خیال نہ کیا + سورج‌مل † تھوڑے ھي دنوں بعد دلّي کے ڈیروں سے جدا ھوکر اپنے علاقہ کو چل دیا *

احمدشاہ دُرّاني انوپ‌شھر میں چھاوني ڈالے ھوئے تھا + دلّي میں کچھہ تھوڑے سے سپاھي چھوڑ رکھے تھے اُنسے مرھٹوں کا مقابلہ

† بھرت‌پور کے راجا اِسي کي اولاد میں ھیں *

نہ ہو سکا * بھاؤ نے وہاں بہت زیادتی کی + دیوان خاص میں جو
چاندی کی چھت لگی تھی بالکل اُکھاڑ لی * مسجد اور مقبروں کو
بھی لوٹ پاٹ اور توڑ پھوڑ سے باقی نہ چھوڑا + وہ تو بشواس راؤ کو
تخت پر بٹھانا چاھتا تھا لیکن پھر صلاح یہی ٹھہری کہ احمدشاہ دُرّانی
کا کام تمام ہو لینے دو بھاؤ دلّی سے کنجپورے کی طرف گیا *
احمدشاہ دُرّانی نے بھی انوپ شہر سے کوچ کیا بھاؤ نے اپنے مورچے پانی پت
میں قائم کیئے ستر ہزار تو اِس کے ساتھہ سوار تھے اور دو سو
توپ بھیر سمیت مورچوں کے اندر تین لاکھہ آدمی سے ہرگز کم
نہ تھے + اِس میں نو ہزار آدمی اِبراھیم خان گاردی کے تحت میں
پلٹن کے سپاہی تھے * انگریزوں کی دیکھا دیکھی اب یہاں والے بھی
پلٹن رکھنے لگے تھے + احمدشاہ دُرّانی کے ساتھہ ترپن ہزار سوار اور
اڑھتیس ہزار پیدل سپاہی تھے لیکن توپیں تیس ہی تھیں اُس نے بھی
مورچے قائم کیئے رسد کی دونوں طرف تکلیف تھی + چھیڑ چھاڑ
ہمیشہ آپس میں چلی جاتی تھی * پر یہہ جگرا کسی کا نہ ہوتا تھا کہ
ایک دوسرے کے مورچوں پر ہلّا کر دے + ہندوستانی رئیسوں نے جو
احمدشاہ دُرّانی کی طرف تھے اُس سے بہت کہا کہ آپ ہلّا کر دیجیئے *
لیکن اُس نے یہی جواب دیا کہ یہہ معاملہ لڑائی کا ہی آپ لوگ
اِس سے نامحرم ہیں اَور بات میں جو چاہیئے سو کیجیئے +
لیکن اِس کو میرے بھروسے پر چھوڑ دیجیئے * سچ ہی طبلے
سارنگی کا معاملہ ہوتا تو یہہ محرم ہوتے لڑائی کا بھید دلّی لکھنؤ
والے کیا جانیں اُس نے ایک چھوٹا سا لال خیمہ اپنے مورچوں کے
آگے کھڑا کر رکھا تھا + اُسی میں صبح کو نماز پڑھنے کے لیئے اور
شام کو کھانا کھانے کے لیئے آتا تھا باقی دن بھر گھوڑے پر سوار فوج
میں گھوما کرتا تھا * ہندوستانی رئیسوں سے کہتا کہ آپ مزے سے
پیر پھیلا کر سوئیئے اگر آپ کا بال بھی بیکا ہو تو میرا ذمہ لیکن
تعریف ہی اِس بات کی کہ اُس کا حکم اُس کے لشکر میں قضا کے حکم
کی طرح مانا جاتا تھا مقدور کیا کہ وہ حکم دے + اور پھر کوئی بے اُسے
کہئے سانس لے سکے * شجاع الدولہ احمدشاہ دُرّانی کی طرف تھا +

اُسي کي معرفت بھاؤ نے صلح کا پیام بھیجا تھا * لیکن احمدشاہ دُرّاني
نے یہي جواب دیا کہ میں تو مدد کو آیا ہوں صِرف لڑنے کا مالک
ہوں صلح کرنے کے مالک ہندوستاني رئیس ہیں ہندوستاني رئیسوں
کي مرضي تھي کہ صلح ہو جاوے لیکن نجیب الدولہ نے نہیں مانا اُس
نے یہي کہا کہ اگر بے مرہٹوں کا زور توڑے احمدشاہ دُرّاني چلا جاویگا +
تو پھر ہم سب کا کہیں پتہ بھي نہ لگیگا * اُدھر مرہٹوں نے بھاؤ
کا ڈیرہ گھیرا + اور واویلا مچایا * کہ بھوکھوں مرنے سے تو لڑکر
مرنا بہتر ہی بھاؤ کو وعدہ کرنا پڑا کہ کل صبح کو ضرور لڑونگا
سب نے پیٹھہ نہ دکھانے کي قسم کھائي اور بیڑا لے لے کر رخصت ہوئے
بھاؤ نے پھر شجاع الدولہ کو لکھا + کہ اب پیالہ پُر ہوگیا * بوند بھر
بھي سمانے کي جگھہ نہیں جو کرنا ہی جھٹ پٹ کرو + نہیں
تو یہي آخري پیام سمجھو * شجاع الدولہ کا منشي پھر رات رہے اِس
خط کو پڑھہ کر سنا ہي رہا تھا کہ مخبروں نے مرہٹوں کے تیار ہونے کي
خبر دي شجاع الدولہ نے اُسي وقت جاکر احمدشاہ دُرّاني کو جگایا +
وہ ڈیرے میں سے تیار نکلا * اُسي دم گھوڑے پر سوار ہوکر دشمن
کي طرف چلا + اور فوج کو ساتھہ آنے کا حکم دیا * جب اندھیرا
دور ہوا دیکھا کہ مرہٹوں کي ساري فوج توپخانہ آگے کیئے ہوئے جھنڈے
اُڑاتي ڈنکے بجاتي ہر ہر پکارتي جمے قدموں سمندر کي طرح اُمڈي
چلي آتي ہی لیکن توپیں جو اُن کي چھٹتي تھیں گولے بالکل افغانوں
کے سر پر سے پار چلے جاتے تھے + لگتے کسي کو بھي نہیں تھے * آخر
اِبراھیم خان گاردي نے جُھک کے بھاؤ کو سلام کیا اور کہا کہ آپ ھمیشہ
جب میں اپنے سپاھیوں کي تنخواہ کا تقاضا کرتا تھا بُرا مانتے تھے
لیکن اب آج اِن کا تماشا دیکھئے اور یہہ کہہ کے جھنڈا ہاتھہ میں
لے لیا + اور اپنے سپاھیوں کو حکم دیا * کہ بندوقیں بند کریں + اور
سنگینوں سے دشمن پر ہلّا کر دیں * روھیلوں کو اِن سے بہت نقصان
پہنچا + ٹھہر نہ سکے اُن کے ہٹنے سے احمدشاہ دُرّاني کا وزیر سامنے
پڑگیا * اور اُدھر سے بھاؤ اور بشواس راؤ نے بھي چُنے ہوئے آدمي لے کر
اُس پر ہلّا کیا + وزیر کا بھتیجا عطائي خان اُسي کے برابر ہی مارا گیا *

اور ساتھہ ہي بھاگنے لگے تھے لیکن وہ گھوڑے سے نیچے اُتر پڑا + اور اِس بات پر جي سے مستعد ہو گیا * کہ مر جانا + لیکن میدان نہیں چھوڑنا * ندان وزیر کے مارے جانے میں کچھہ باقي نہ رہا تھا کہ اِسي عرصے میں احمدشاہ دُرّاني کچھہ تازي فوج لے کر اُس طرف آگیا + اِس سبب سے لڑائي تھم گئي پر تو بھي غلبہ مرھٹوں کي جانب تھا * یہاں تک کہ اُس نے اپني فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا + اور ساتھہ ھي یہہ بھي کہہ دیا * کہ جو جسے بھاگتے دیکھے + ترت اُس کا سر کاٹ ڈالے * اور کچھہ کسي قدر سپاہ جو بائیں بازو پر تھي اُسے موڑکر بغل سے مرھٹوں پر بھیجي + اِس حکمت نے کام کر دیا بھاؤ اور بشواس راؤ لڑتے ھي رھے فوج ساري سپٹا ھو گئي * میدان میں مُردوں کے ڈھیر البتہ دکھائي دیتے تھے + افغانوں نے دس کوس تک مرھٹوں کا پیچھا کیا زمیندار بھي مرھٹوں کي جان نہیں چھوڑتے تھے * اور جو جیتے ھاتھہ لگتے تھے + ذبح کیئے جاتے تھے * بائیس ھزار لونڈي غلام بنائے گئے + اکثر اُن میں سردار اور درجے والے تھے * اِبراھیم خان گاردي قید میں مرا + کہتے ھیں کہ اُس کے زخموں میں زہر بھر دیا تھا * بشواس راؤ کي تو لاش مل گئي پر بھاؤ کي لاش میں شبہہ رہا + اِس میں شک نہیں کہ سب مل کر دو لاکھہ آدمي سے اوپر اِس لڑائي میں مارے گئے مہاجي سیندھیا † جس نے گوالیر کي ریاست قائم کي جنم کو لنگڑا ھوا * ملہارراؤ ھُلکر جس کے گھرانے میں اِندور کي ریاست چلي آتي ھی لڑائي کے شروع ھي میں بھاگ کے بچا + اِس سے بڑھہ کر کبھي کسي فوج کو شکست نہیں ملي اور اِس سے بڑھہ کر کسي شکست کے سبب ماتم بھي نہیں پھیلا * سارے دکھن میں گویا سیاپا بیٹھہ گیا + اِس دھکّے سے پھر مرھٹوں کا زور کبھي نہیں پورا اُبھرنے پایا * احمدشاہ دُرّاني نے اِس فتح سے کچھہ فائدہ نہیں اُٹھایا + اپنے وطن کي طرف چلا گیا * اور پھر کبھي ھندوستان کا کچھہ خیال نہیں کیا + شجاع الدولہ نے عالمگیر ثاني کے لڑکے عالي گُہر کو بنگالے سے بلاکر تخت پر بٹھایا ‡ *

---

† بعضے اِس کو مہداجي بھي کہتے ھیں *

‡ تاریخ جلوس شاہ عالم فضل رباني سنہ ۱۷۳ ھجري تاریخ فوت شاہ عالم آہ دریغا سنہ ۱۲۲۱ ھجري *

شاہ‌عالم

۱۷۷۱ع اِس نے اپنا لقب شاہ‌عالم رکھا + دلّي کا آخري مسلمان بادشاہ ہوا * آٹھہ دس برس اِس نے الہ‌آباد کي طرف کاٹے + دلّي والے نجیب‌الدولہ کي حکومت میں رہے * جب نجیب‌الدولہ مر گیا + باشاہ مرہٹوں کي مدد لے کر دلّي میں داخل ہوا * تھوڑے ھي دن نجف‌خان کي مختاري میں چین سے کاٹے تھے + کہ نجیب‌الدولہ کے پوتے غلام‌قادر نے جس کے باپ کو نجف‌خان نے بگاڑا تھا اپنے روھیلے قلعے کے دروازے پر لا جمائے * بادشاہ کو زمین پر پٹک کر چھاتي پر چڑھہ بیٹھا + اور اُس کي
۱۷۸۸ع آنکھیں کٹار سے نکال کر باھر پھیک دیں پھر قلعے کو خوب لوٹا * باقي کچھہ نہ چھوڑا + بیگموں کے بدن سے کپڑا تک اُتروالیا *

ندان اِس واردات کي خبر جب مہاجي سیندھیا کو پہنچي فوراً دلّي پر چڑھہ آیا + اور غلام‌قادر کو پکڑ کر بڑي بُري حالت سے مارا † * جیسا اُس نے کیا تھا + ویسا ھي پھل پایا * سیندھیا نے بادشاہ کو ھر دیگي چمچہ سمجھہ کر قلعے میں بند کیا + اور باھر سب اپنا قبضہ رکھا * بادشاہ بیچارہ بھوکوں مرتا تھا + رعیت کا حال بھي پریشان تھا * کہ اِسي عرصے میں لارڈ لیک انگریزي فوج لے کر رھاں
۱۸۰۳ع پہنچ گیا بادشاہ کو پینشن مقرر کر دي وہ چین سے اپنے دن کاٹنے لگا + انگریزوں کا مفصل حال دوسرے حصے میں لکھا جائیگا *

---

† ناک کان اور ھاتھہ پیر کاٹ کر اور آنکھیں پھوڑ کر غلام‌قادر کو ایک لوھے کے پنجرے میں بند کیا اور وہ اُسي میں تھوڑي دیر بعد تڑپ تڑپ کر مر گیا *

فہرست دلّي کے مسلمان بادشاہوں کي

نمبر	پورا نام	مشہور نام	سنہ جلوس عیسوی	موت سے مرا یا مارا گیا	سنہ عیسوی	کیفیت
۱	قطب الدین ایبک ...	قطب الدین ...	۱۲۰۶	گھوڑے سے گر کر مرا	۱۲۱۰	شہاب الدین محمد غوری کا غلام تھا اِسی نے مسلمانوں کی سلطنت کی جڑ جمائی
۲	آرام شاہ ...	...	۱۲۱۰	...	...	نمبر ۱ کا بیٹا تھا ایک سال کے اندر تخت سے اُتارا گیا
۳	شمس الدین التمش	التمش ...	۱۲۱۰	موت سے مرا ...	۱۲۳۶	نمبر ۱ کا غلام اور داماد تھا نامی بادشاہ ہوا قطب منار بنایا چنگیز خان کی چڑھائی ہوئی
۴	رکن الدین فیروزشاہ ...	رکن الدین ...	۱۲۳۶	...	...	نمبر ۳ کا بیٹا تھا سات ہی مہینے میں تخت سے اُتارا گیا بڑا عیاش اور غافل تھا
۵	رضیہ سلطان بیگم ...	رضیہ ...	۱۲۳۶	ماری گئي ...	۱۲۳۹	نمبر ۳ کی بیٹی تھی عورت بھي یہاں تخت پر بیٹھی ہوشیار تھي
۶	معزالدین بہرام ...	بہرام شاہ ...	۱۲۳۹	قید میں مرا ...	۱۲۴۱	نمبر ۳ کا بیٹا تھا
۷	علاءالدین مسعود ...	مسعودشاہ ...	۱۲۴۱	مارا گیا ...	۱۲۴۶	نمبر ۴ کا بیٹا تھا بُرا بادشاہ تھا
۸	ناصرالدین محمود ...	...	۱۲۴۶	موت سے مرا ...	۱۲۶۶	نمبر ۳ کا بیٹا تھا نہایت نیک بادشاہ تھا
۹	غیاث الدین بلبن ...	بلبن ...	۱۲۶۶	موت سے مرا ...	۱۲۸۶	نمبر ۸ کا بہنوئی اور وزیر تھا بڑے دبدبے والا بادشاہ ہو گیا نیکنام تھا دلّی بڑی رونق پر تھی

نمبر	پورا نام	مشہور نام	جلوس سنہ عیسوی	موت سے مرا یا مارا گیا	سنہ عیسوی	کیفیت
۱۰	معزالدین کیقباد ...	کیقباد ...	۱۲۸۶	مارا گیا ...	۱۲۸۸	نمبر ۹ کا پوتا تھا غلاموں کی سلطنت کا آخری بادشاہ ہوا نہایت عیاش تھا
۱۱	جلال الدین فیروز خلجی	جلال الدین خلجی	۱۲۸۸	مارا گیا ...	۱۲۹۵	سمانے کا نائب ناظم پٹھان سادا اور رحم دل تھا دکھن پر پہلا حملہ ہوا
۱۲	علاءالدین خلجی ...	علاءالدین ...	۱۲۹۵	موت سے مرا	۱۳۱۶	نمبر ۱۱ کا بھتیجا تھا بہت بڑا بادشاہ ہوا مزاج کا سخت تھا
۱۳	قطب الدین مبارک شاہ	مبارک شاہ ...	۱۳۱۶	ہندو غلام کے ہاتھہ سے مارا گیا	۱۳۲۱	نمبر ۱۲ کا بیٹا تھا نہایت عیاش اور بدنام تھا دلی میں ہندؤں کا کچھہ دنوں زور رہا آخری خلجی بادشاہ ہوا
۱۴	غیاث الدین تغلق ...	...	۱۳۲۱	کاٹھہ کے مکان تلے دب کر مر گیا	۱۳۲۵	پہلے پنجاب کا صوبہدار تھا اچھا بادشاہ تھا کیقباد کا باپ قراخان اب تک بنگالے میں اپنے کام پر تھا
۱۵	محمد تغلق ...	الغ خان ...	۱۳۲۵	موت سے مرا ...	۱۳۵۱	نمبر ۱۴ کا بڑا بیٹا تھا بڑا بادشاہ بڑا سخی بڑا عالم بڑا بہادر بڑا اقبالمند بڑا بیوقوف بڑا ظالم بڑا جھکی بڑا پاگل تھا
۱۶	فیروز تغلق ...	فیروز شاہ ...	۱۳۵۱	موت سے مرا ...	۱۳۸۸	نمبر ۱۵ کا رشتہ میں بھائی تھا بہت اچھا نیکنام بادشاہ تھا بہت سی عمارتیں بنوائیں جمنا سے نہریں نکالیں

[illegible] جمنا سے نہریں نکالیں

۱۷	غیاث الدین تغلق ...	(دوسرا) ...	۱۳۸۸	مارا گیا	۱۳۸۹	نمبر ۱۶ کا پوتا تھا
۱۸	ابوبکر تغلق ...	...	۱۳۸۹	قید میں مرا ...	...	نمبر ۱۶ کا پوتا ایک سال کے اندر قید ہوا
۱۹	ناصرالدین محمد تغلق	ناصرالدین تغلق	۱۳۹۰	موت سے مرا ...	...	نمبر ۱۶ کا بیٹا تھا
۲۰	ہمایوں تغلق سکندرشاہ	سکندرشاہ ...	...	موت سے مرا ...	۱۳۹۴	نمبر ۱۹ کا بیٹا تھا کل ۴۵ دن بادشاہ رہا
۲۱	ناصرالدین محمودتغلق	محمودتغلق	۱۳۹۴	موت سے مرا ...	۱۴۱۲	نمبر ۲۰ کا بیٹا تھا اِس کے زمانے میں یعنی سنہ ۱۳۹۸ع میں تیمور آیا
۲۲	دولت خان لودي ...	...	۱۴۱۲	...	...	۱۵ مہینے بعد تخت سے اُتارا گیا
۲۳	خضرخان سید ...	...	۱۴۱۳	موت سے مرا ...	۱۴۲۱	پنجاب کا حاکم تھا
۲۴	معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ سید	مبارک شاہ سید	۱۴۲۱	مارا گیا ...	۱۴۳۴	نمبر ۲۳ کا بیٹا تھا
۲۵	محمدشاہ سید ...	...	۱۴۳۴	موت سے مرا ...	۱۴۴۶	نمبر ۲۳ کا پوتا تھا
۲۶	علاءالدین سید ...	...	۱۴۴۶	...	...	نمبر ۲۵ کا بیٹا تھا سنہ ۱۴۵۰ع میں دلی کی بادشاہی بہلول خان لودی کے حوالہ کرکے بداؤں چلا گیا بادشاہي نري دلي کے گرد نواح میں رہ گئی تھی
۲۷	بہلول خان لودي ...	بہلول لودي ...	۱۴۵۰	موت سے مرا ...	۱۴۸۸	پنجاب کا حاکم تھا اچھا بادشاہ تھا عملداری بڑھی پنجاب اور جونپور شامل ہوا
۲۸	سکندر لودي ...	...	۱۴۸۸	موت سے مرا ...	۱۵۱۶	نمبر ۲۷ کا بیٹا تھا بڑا بادشاہ ہوا لیکن ہندوؤں کو بہت دُکھہ دیا فرنگیوں کا پہلا جہاز یہاں اِسی کے وقت میں آیا
۲۹	اِبراھیم لودي ...	...	۱۵۱۶	مارا گیا ...	۱۵۲۶	نمبر ۲۸ کا بیٹا تھا بابر کي لڑائي میں مارا گیا

نمبر	پورا نام	مشهور نام	جلوس سنه عیسوی	موت سے مرا یا مارا گیا	سنه عیسوی	کیفیت
۳۰	ظهیرالدین محمد بابر	بابرشاه ...	۱۵۲۶	موت سے مرا	۱۵۳۰	تیمور کے خاندان میں تها انگریزوں کی عملداری تک اِسی خاندان میں سلطنت رهی بابر بهت اچها آدمي اور بهت اچها بادشاه تها
۳۱	همایون شاه ...	...	۱۵۳۰	گر کے مرا ...	۱۵۵۵	نمبر ۳۰ کا بیٹا تها شیرشاه نے نکال دیا تها ایران کے بادشاه کی مدد لے کر آیا اور پهر هندوستان کا بادشاه هوا
۳۲	شیرشاه سور ...	شیرشاه ...	۱۵۴۰	کالنجـــر کے محاصرے میں میگزین اُڑنے سے جهلس کر مرگیا	۱۵۴۵	اِس کا باپ حسن پٹهان سهسرام میں ۵۰۰ گهوڑوں کا جاگیردار تها اچهے اور عقلمند بادشاهوں میں گنا جاتا هی
۳۳	سلیم شاه سور ...	سلیم شاه ...	۱۵۴۵	موت سے مرا	۱۵۵۳	نمبر ۳۲ کا بیٹا تها نیکنام رها
۳۴	محمد شاه عدلي ...	عدلي ...	۱۵۵۳	...	...	نمبر ۳۳ کا چچیرا بهائی تها بڑا نادان اور بدکار تها لوگ اندهلی پکارتے تهے
۳۵	ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر	اکبرشاه ...	۱۵۵۶	موت سے مرا	۱۶۰۵	نمبر ۳۱ کا بیٹا تها یهاں کے مسلمان بادشاهوں میں بیشک سب سے اچها هوا بلکه دنیا کے اچهے اور عقلمند اور بڑے اور نامي
۳۶	نورالدین محمد جهانگیر	جهانگیرشاه ...	[illegible]	موت سے مرا		گنا جاتا هی پر شراب بهت پیتا تها اور

نمبر	نام	لقب	تخت نشینی	کس طرح مرا	سنه وفات	کیفیت
۳۶	نورالدین محمد جهانگیر	جهانگیرشاه ...	١٦٠٥	موت سے مرا	[illegible]	[illegible] گنا جاتا هی پر شراب بهت پیتا تها اور بالکل اپني بیگم نورجهان کے اختیار میں تها
۳۷	شهاب الدین محمد شاهجهان	شاهجهان ...	١٦٢٨	قید میں مرا	١٦٦٤	نمبر ۳۶ کا بیٹا تها سلطنت کو بڑی رونق دی مسلمانوں کے تحت میں هندوستان ایسے اوج پر نه کبهی تها نه اُسکے بعد پهر هوا تخت طاؤس اور تاج گنج کا روضه اِسي نے بنوایا
۳۸	محي الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر	اورنگ زیب یا عالمگیر	١٦٥٩	موت سے مرا	١٧٠٧	نمبر ۳۷ کا تیسرا بیٹا تها بڑا کپٹی اور پکهنڈی تها بادشاهی اچهی کر گیا پر تیموری سلطنت کي جڑ میں تیل بهي اِسي نے دیا
۳۹	معظم بهادرشاه ...	بهادرشاه ...	١٧٠٧	موت سے مرا	١٧١٢	نمبر ۳۸ کا بیٹا تها سکهوں نے زور پکڑا اور سرهند لوٹا پهونکا
۴٠	جهاندارشاه	...	١٧١٢	مارا گیا ...	١٧١٣	نمبر ۳۹ کا بیٹا تها
۴١	خ سیر	...	١٧١٣	مارا گیا ...	١٧١٩	نمبر ۴٠ کا بهتیجا تها کچهه بیوقوف سا اور جی کا بودا تها
۴٢	محمدشاه	...	١٧١٩	موت سے مرا	١٧۴٨	نمبر ۳۸ کا پوتا تها گویا لکهنؤ کا واجدعلی شاه تها نادرشاهي هوئي سلطنت بالکل جڑ سے هل گئی
۴۳	احمدشاه	...	١٧۴٨	آنکهیں نکلوائي گئیں	١٧۵۴	نمبر ۴٢ کا بیٹا تها نام کا بادشاه تها

نمبر	پورا نام	مشہور نام	جلوس سنہ عیسوی	موت سے مرا یا مارا گیا	سنہ عیسوی	کیفیت
۴۴	عالمگیر ...	(دوسرا) ...	۱۷۵۴	مارا گیا ...	۱۷۵۹	نمبر ۴۰ کا بیٹا تھا مرھٹے کٹک سے اٹک تک پہنچے احمدشاہ درانی کی چڑھائی ہوئی
۴۵	شاہ عالم ...	...	۱۷۷۱	غلام قادر نے اندھا کیا	۱۸۰۳	نمبر ۴۴ کا بیٹا تھا دلی کا آخری مسلمان بادشاہ ہوا انگریزوں نے مرھٹوں کی قید سے چھڑا کر پینشن مقرر کر دی (سوائے اِن اُوپر لکھے ہوئے بادشاہوں کے بیس اَور بھی دلی کے تخت پر بیٹھے کیونکہ قطب الدین ایبک سے لے کر شاہ عالم تک ۶۵ گنے جاتے ہیں پر اِن بیسوں نے رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ کی طرح ایسے تھوڑے تھوڑے دنوں سلطنت کی کہ ان کے ناموں سے اِس فہرست کا بڑھانا مناسب نہ جانا)

تفصیل بڑے واقعوں کی	سنہ عیسوی سے پہلے
سکندر نے ہندوستان پر چڑھائی کی	۳۳۱ برس
بکرماجیت گدی پر بیٹھا	۵۷ برس

سنہ عیسوی

	سنہ عیسوی
نوشیروان کا لشکر ہندوستان میں آیا	۵۳۰ (کچھ دن پیچھے)
ولید کے زمانہ میں مسلمانوں نے یہاں بڑی دھوم مچائی	۷۱۱
سبکتگین نے ہندوستان پر چڑھائی کی	۹۷۰
محمود غزنوی کی پہلی چڑھائی	۱۰۰۱
سومناتھ ٹوٹا	۱۰۲۴
شہاب الدین محمد غوری کی پہلی چڑھائی	۱۱۹۱
پرتھی راج کو پکڑ لیا اور مار ڈالا	۱۱۹۳
قطب الدین ایبک دلی کا بادشاہ ہوا	۱۲۰۶
چنگیز خان کی فوج ہندوستان کی طرف آئی	۱۲۱۲
عورت (رضیہ بیگم) بادشاہ ہوئی	۱۲۳۶
سلطنت غلاموں کے خاندان سے نکلکر خلجیوں کے ہاتھ میں آئی ...	۱۲۸۸
دکھن پر مسلمانوں کی پہلی چڑھائی ہوئی	۱۲۹۴
سلطنت خلجیوں کا خاندان تمام ہونے پر تغلقوں کو ملی	۱۳۲۱
تیمور دلی میں آیا	۱۳۹۸
سلطنت سیدوں سے لودیوں نے لی	۱۴۵۰
پانی پت کی لڑائی میں ابراہیم لودی کو مار کر بابر دلی کے تخت پر بیٹھا ...	۱۵۲۶

تفصیل بڑے واقعوں کی

	سنہ عیسوی
سقے نے چمڑے کا سکہ چلایا	١٥٣٩
اکبر نے اِس دنیا سے کوچ کیا	١٦٠٥
مرہٹوں کا راج قائم کرنے والا سیواجی پیدا ہوا	١٦٢٧
دلی میں نادرشاہ نے قتل عام کیا	١٧٣٩
پانی پت میں احمدشاہ درانی نے بھاؤ کو شکست دی	١٧٥٩
دلی کے آخری بادشاہ شاہ‌عالم کو غلام‌قادر نے اندھا کیا	١٧٨٨
لارڈ لیک انگریزی فوج لے کر دلی پہنچا شاہ‌عالم کو مرہٹوں کی قید سے چھڑا کر پینشن مقرر کر دی	١٨٠٣

آئینۂ تاریخ نما

حصۂ دوم

AINA-I-TARIKHNUMA.

HISTORY OF INDIA.
PART SECOND.

BY RÁJÁ SÍVAPRASAD, C. S. I.,
Fellow of the University of Calcutta and late Inspector
2nd Circle, Department Public Instruction.
North-Western Provinces and Oudh.

جسکو راجہ شیو پرشاد ستارۂ ہند فیلو یونیورسٹی کلکتہ و الہ آباد نے اپنی ہندی کتاب سے

اردو مین ترجمہ کیا اور

بعد تصحیح و تحشی صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی کے حسب حکم جناب

نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی

سابق گورنمنٹ پریس الہ آباد مین چھپا تھا

اب

واسطے استعمال مدارس و مکاتب کے

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھپا

ماہ جولائی ۱۸۹۳ء

اس کتاب کی رجسٹری حسب دفعہ ۱۸ و ۱۹ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء نمبر ۸۸۴ مورخہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء برحق مطبع اودھ اخبار ہو گئی ہے

7th Edition 2,000 copies.
Price per copy [illegible]

طبع ہفتم ۲۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد [illegible]

التماس - از جانب راجہ شیو پرساد صاحب ستارۂ ہند مصنف آئینۂ تاریخ نما ہر سہ [illegible]
اہل بصیرت وخبرت کی خدمت مین التماس ہو کہ اس کتاب مین اگر کوئی غلطی طبع وغیرہ ملاحظہ
گذرے تو براہ مہربانی نقشہ مندرجہ ذیل اغلاط کی خانہ پوری کرکے ارسال فرمائین تاکہ طبع [illegible]
مین اُسکی اصلاح کرلیجاوے

تام کتاب	صفحہ	سطر		غلط	صحیح

کتب ذیل کا کاپی رائٹ مصنف صاحب سی - الیس - آئی نے اپنے دوست منشی نولکشور صاحب [illegible]
ای کو دیدیا ہے جن صاحب کو کوئی کتاب مطلوب ہو مطبع اودھ اخبار سے طلب فرمائین [illegible]

فہرست تصنیفات راجہ صاحب محتشم الیہ

کتب اُردو

۱ جام جہان نما حصۂ اول - تمام روے زمین کا بیان وخاص ملک ایشیا وہندوستان کا بیان کسی قدر موزون تحقیقات اور تصریح کے ساتھ ہو -

۲ ایضاً حصۂ دوم - ایضاً -

۳ ایضاً حصہ سوم - ایضاً

۴ ایضاً حصۂ چہارم - ایشیا کے ملکون کا بیان و جزائر کا بیان -

۵ چھوٹا جام جہان نما - بطریق انتصار اُسی بسوط کتاب ہر چہار حصہ کا بیان ہو -

۶ آئینۂ تاریخ نما - حصۂ اول - تواریخ ہندوستان کی وحالات راجگان ہندو واخیر عملداری مسلمانون تک یہ کتاب نہایت ہی لائق تحقیقات سے لکھی گئی -

۷ ایضاً حصۂ دوم - تواریخ ہندوستان شروع عملداری انگریزون سے عہد گورنر جنرل مین لارڈ کننگ صاحب بہادر تک یہ کتاب نہایت ہی لائق تحقیقات سے لکھی گئی -

۸ ایضاً حصۂ سوم - ہندوستان کے لوگون کے زمانۂ سابق کی اصلی کیفیت اور حالات اور مذہب کا بیان ہو یہ کتاب نہایت ہی لائق تحقیقات سے لکھی گئی -

۹ صرف ونحو اردو - کتاب قواعد صرف ونحو کے [illegible] طریقہ سے طلبہ کی تعلیم کو ترقی بخش ہو -

۱۰ ایضاً فارسی - کتاب اُردو کا ترجمہ انگریزی [illegible] سے کہ جس سے نہایت جلد طلباء کی تعلیم [illegible] معاون ہوگی -

۱۱ دل بہلاؤ حصۂ اول - کتاب نثر درسی [illegible] واسطے جسمین نہایت عمدہ نصیحتین ظرافت [illegible] پیرایہ مین ہین -

۱۲ ایضاً حصۂ دوم - ایضاً -

۱۳ ایضاً حصۂ سوم - ایضاً -

۱۴ قصہ سینڈفورڈ مرٹن کا ہر حصہ [illegible] ایک نہایت عمدہ نصیحت آمیز قصہ جو انگ[illegible] قصہ سے ترجمہ کیا گیا ہو طلباء کے طریقہ معاشرت تعلیم کا نہایت عمدہ اور موزون لکھا ہو کہ دیکھنے والے کو جب تک [illegible] پڑھ نہ لیوے صبر نہو گا -

۱۵ ایضاً حصۂ اول - ایضاً -

۱۶ ایضاً حصۂ دوم - ایضاً -

۱۷ ایضاً حصۂ سوم - ایضاً -

آئینہ تاریخ نما

حصّہ دوم

آگے انگریزون کو یہان آنے کے لیے سمندر کا راستہ
معلوم نہ تھا جہازی تجارت یہان سے خالی ایران عرب اور مصر
و چین والون کے ساتھ جاری تھی یعنی یہ لوگ اپنے جہاز عرب اور
بنگالہ ہی کی کھاڑی کے اندر چلایا کرتے تھے۔ سمندر کو بیحد اور اپار
سمجھکر کبھی اُن کھاڑیون کے باہر نہ جاتے تھے۔ اور یہ تو کب اُنکا حیاؤ
ہوسکتا تھا کہ ہند کے سمندر سے نکلکر افریقہ کے پچھم اٹلانٹک سمندر مین
پہونچتے۔ لیکن جو سب چیزین ہندوستان سے جہازون پر مصر اور
بصرہ کو جاتی تھین اور پھر وہان سے خشکی اور تری کی راہ فرنگستان مین
پہونچتی تھین اُنکی تجارت مین اتنا فائدہ اُٹھتا تھا کہ فرنگستان والے
یہان کی سیدھی راہ پانے کے لیے نہایت بیچین تھے اور ہر طرف سے

اُسکی ڈھونڈھ کھوج کر رہے تھے۔ کوئی یہ سمجھکر کہ زمین گول ہے
ہندوستان آنے کے لیے اپنا جہاز سیدھا پچھم کو چلاتا اور امریکا کے
کنارے جا اٹکتا۔ کوئی یہ سمجھکر کہ پُرانے برّاعظم کے چارون طرف
سمندر رہے کنارے کنارے اُتر کو لیجاتا اور وہان اُتر سمندر کی
جمی ہوئی برف مین پھنس رہتا۔ اور کوئی یہ سمجھکر کہ افریقہ کے پورب
ہندوستان ہے اُسکے گرد گھومنے کو نکلتا پر آدھی دور جا کر مارے
طوفان کے پیچھے موڑ آتا۔ اور اُس جگہ کا نام طوفانی انتریپ رکھتا
یہان تک کہ ۱۴۹۷ء مین پرتگال کے بادشاہ امان ال نے
واسکوڈگاما کو تین جہاز لیکر دکھن کی راہ ہندوستان جانے کا
حکم دیا اُسنے نہ کچھ طوفان کا خیال کیا نہ طوفانی انتریپ کا۔ چلتے چلتے
گیارہ مہینے کے اٹک بھگ افریقہ گھوم کر ملیبار کے کنارے کلیکوٹ مین
لنگر آ ڈالا۔ اسوقت وہان کے راجہ کا نام پرتگال والون نے
شامورم لکھا ہے وہ تو اُنکی خاطرداری کرنا چاہتا تھا لیکن عرب
والون نے ڈاہ کھاکے اُسکا دل اُنسے پھیر دیا۔ واسکوڈگاما نے
جب یہ معلوم کیا تُرت لنگر اُٹھاکے پال اپنے ملک کی طرف اُڑایا
دوسرے سال پرتگال کے بادشاہ نے تیرہ جہاز روانہ کیے
اور اُنپر آٹھ پادری اور بارہ سو سپاہی بھی بھیجے الواز کابرال اُنکا افسر تھا

چھ جہاز انمین سے کلی کوٹ پہونچے راجہ انکی بھیڑ بھاڑ دیکھکر دبدبہ مین آگیا۔ جن ہندوون کو واسکوڈگاما جاتے وقت یہان سے پکڑ لیگیا تھا اور اب الوارز کابرل واپس لایا تھا اُنھون نے پرتگال کا بہت بڑھاوے کے ساتھ بیان کیا ندان راجہ نے پرتگال والون کو کلی کوٹ مین کوٹھی کھولنے کی پروانگی دی۔ اور پھر دھیرے دھیرے اُنھون نے اور بھی جگہ کوٹھی کھولنی شروع کی سنہ ۱۵۱۰ع مین بیجاپور والون سے گوا چھین لیا۔ اور تب سے برابر اُنکا یہان دارالحکومت بنا رہا۔

سنہ ۱۵۱۰ء

پرتگال والون کی دیکھا دیکھی ڈچ اور فرانسیسی بھی اپنے جہاز اِدھر لانے لگے۔ پھر یہ کب ہوسکتا تھا کہ انگریز چپ چاپ بیٹھے رہتے سنہ ۱۵۹۹ع مین انگلستان کے کچھ آدمیون نے ساجھا کرکے تیس لاکھ روپیہ پونجی کے طور پر اکٹھا کیے۔ اور اُسوقت کی ملکہ کوین الزبتھ سے اس مضمون کی ایک سند لے لی کہ پندرہ برس تک بے اُنکی پروانگی کوئی دوسرا آدمی اُنکے ملک کا یورپ مین تجارت نکرنے پاوے۔ ساجھیون کو انگریزی مین کمپنی کہتے ہین اسی لیے اِن ساجھیون کا نام ایسٹ انڈیا کمپنی پڑگیا۔ انکا جلسہ جو سال مین چار بار یعنی سہ ماہی وارہوا کرتا تھا کورٹ آف پروپرائٹرس یعنی

سنہ ۱۵۹۹ء

مالکون کی کچہری کہلایا۔ اسمین جو پانچہزار روپیہ اور اُسکے اوپر کے حصہ دار تھے انھین راے دینے کا اختیار تھا۔ اور آئین قانون بنانا اور نفع کا بانٹنا بھی انھین کے ہاتھ تھا۔ باقی سب کام کے لیے یہ اپنے درمیان سے سال کے سال چوبیس آدمی کارباری مقرر کردیتے تھے اس چوبیسی کا نام کورٹ آف ڈائرکٹرس ہا بیس ہزار سے کم کا حصہ دار ڈائرکٹر نہین ہوسکتا تھا اور انکا میر مجلس چیرمین کہلاتا تھا۔ ہندوستان مین ہوتے ہوتے تین احاطہ ہوگئے۔ یعنی کلکتہ بمبئی مندراج اور تینون مین تین پریسیڈنٹ یا گورنر اپنی اپنی کونسل سمیت رہنے لگے۔ اسوقت ملکی صاحب لوگون کے چار درجہ تھے پانچ برس تک متصدی پانچ سے آٹھ تک کوٹھی والے آٹھ سے گیارہ تک چھوٹے سوداگر اور گیارہ برس ہندوستان مین رہنے کے بعد بڑے سوداگر کہلاتے تھے اور انھین بڑے سوداگرون مین سے پرانے صاحبون کو چُن کر کونسل کا ممبر بناتے تھے۔

سنہ ۱۶۰۹ء — نداں سنہ ۱۶۰۹ء مین سرہنری مڈلٹن اس کمپنی کا بھیجا ہوا تین جہاز لیکر سورت مین آیا لیکن خرید و فروخت کے باب مین حاکم سے تکرار ہوجانے کے سبب اسوقت وہان کوٹھی کھولنے کی پروانگی نہین ملی سنہ ۱۶۱۳ء مین جہانگیر نے انھین سورت گھوگھا کھمبات اور

سنہ ۱۶۱۳ء

احمد آباد مین اور پھر تھوڑے ہی دنون بعد شاہجہان نے سندھ اور
بنگالہ مین بھی کوٹھیان کھولنے کی پروانگی دی محصول ساڑھے تین روپیہ
سیکڑا ٹھہرا یہ اُسوقت کسکے خیال مین تھا کہ اسی کمپنی کے نوکر اُسکی اولاد
اور اُسکے جانشین کو قید کرکے رنگون لیجا دینگے۔ اور سارے ہندوستان
مین اپنا سکہ چلا دینگے۔

سنہ ۱۶۳۹ء مین اُنھون نے چندرگری کے راجہ سے جو بیجانگر
والون کی اولاد مین سے تھا پروانگی لیکر مندراج بسایا اور وہان
سنیٹ جارج قلعہ بنایا سنہ ۱۶۶۸ء مین انگلستان کے بادشاہ
دوسرے چارلس نے بمبئی کا ٹاپو جو اُسنے پرتگال والون سے جہیز مین
پایا تھا۔ سو روپیہ سال خراج پر کمپنی کو دے ڈالا۔ کلکتہ بھی اُن دنون
نرا ایک گانون سا تھا۔ چھوٹانٹے اور گوبندپوران دونون گانون کے
ساتھ اُسکی سند دہلی کے بادشاہ سے لیکر وہان اُنھون نے فورٹ ولیم قلعہ بنایا
سنہ ۱۷۱۵ء مین کلکتہ کے پریسیڈنٹ نے کچھ تحفہ تحائف کے
ساتھ دو صاحبون کو ایلچیون کے طور پر فرخ سیر کے دربار مین بھیجا
بادشاہ اُن دنون بیمار تھا۔

مرضی مالک کی اُنھین ایلچیون کے ساتھ ہملٹن نام جو ڈاکٹر تھا
اُسی کے علاج سے چنگا ہوا۔ حکم دیا انعام مانگ جو مانگیگا منہ مانگا

یاد ہوگا اُسنے اپنے لیے تو کچھ نہ مانگا پر عرض کیا کہ اگر جہان پناہ خوش ہین
تو کمپنی کو بنگالہ مین اڑتیس گانؤن کی زمینداری خریدنے کی پروانگی ملے
اور کلکتہ کے پریسیڈنٹ کے دستک سے جو مال روانہ ہو محصول کے لیے
اُسکی تلاشی نہ لیجاوے سچ پوچھو تو ڈاکٹر ہملٹن نے بڑی ہمت کا کام کیا
اپنا نقصان سہکر اپنے ملک والون کا فائدہ چاہنا حقیقت مین بڑی ہمت کا
کام ہے بادشاہ نے اُسکی دونون باتون کو مان لیا - اُن دنون مین یہ
ہندوستان سے چھینٹ اور سوتی کپڑا انگلستان کو بہت جاتا تھا
انگریزون کا ارادہ تھا کہ کلکتہ کے گرد زمینداری لیکر اتنے جولاہے
بساوین کہ پھر کپڑون کی تلاش گانؤن گانؤن نہ کرنی پڑے - کیا قدرت ہے
قادر مطلق اور خالق برحق کی کہ یہان کے جولاہے تو جولاہے ہی
بنے رہے اور انگلستان والے جہاز بھر بھر کر اب یہان سوتی کپڑے
پہونچانے لگے - نہ وان زمینداری تو اُسوقت بنگالہ کے صوبہ دار نے
انگریزون کے ہاتھ نہین لگنے دی - زمیندارون کو بیچنے کی مناہی کردی
لیکن اِنکے مال پر محصول معاف ہوجانے سے اُسے بہت نقصان پہونچا
پریسیڈنٹ نے سارا مال اپنے دستک سے منگانا اور روانہ کرنا شروع کیا
یعنی جو مال کمپنی کا نہین تھا اُسکو بھی اپنے اور دوسرے صاحبون کے
فائدے کے لیے دستک دے کر محصول کی تلاشی سے بچانے لگا -

اس عرصے مین فرانسیسیون نے پونڈیچیری کو مضبوط کر لیا تھا

۱۷۴۴ء جب ۱۷۴۴ء مین انگلستان اور فرانسیس کے درمیان دشمنی پیدا ہوئی

انھون نے ہزار دو ہزار سپاہی بھیجکر مندراج گھیر لیا۔ انگریز وہان اس وقت

تین سو سے زیادہ نہ تھے پانچ دن گھرے رہ کر فرانسیسیون کے

قول و قرار پر دروازہ کھول دیا۔ اور جو کچھ تھا اُنکے حوالہ کر دیا۔ لیکن

تھوڑے ہی دنون بعد کچھ انگریزی جنگی جہاز آگئے تو انھون نے مندراج

مین بھی قبضہ کیا اور پونڈیچیری کو جا گھیرا۔ پر مہینے بھر بعد برسات

آجانے کے سبب گھیرا اُٹھا لینا پڑا۔ تنجور کا راجہ پرتاب سنگھ نابالغ تھا

اُسکے بھائی ساہو جی نے انگریزون سے کہا کہ تنجور والے پرتاب سنگھ سے

ناراض اور مجھ سے راضی ہین اگر گدی دلا دو دیبی کوٹے کا قلعہ اور

ضلع تمھارے حوالے کرون انگریزی فوج چڑھ گئی۔ کلائیو نب لفٹننٹ تھا

دھاوا اُسی کے نام سے ہوا قلعہ لوٹنے پر پرتاب سنگھ نے دیبی کوٹہ

انگریزون کو دے دیا اور ساہو جی کے کھانے کو کچھ سالانہ مقرر کر دیا

انگریزی سرکار اس بات سے راضی ہو گئی۔

پونڈیچیری کا فرانسیسی گورنر ڈوپلی انگریزون سے بڑی لاگ رکھتا تھا

جو بات اس ملک مین اب انگریزون کو ہے وہ اُسے فرانسیسیون کے

۱۷۴۸ء لیے حاصل کیا چاہتا تھا۔ ۱۷۴۸ء مین دکھن کے صوبہ دار آصف جاہ کے

مرنے پر جب اسکے بیٹے پوتون مین تکرار ہوئی ڈوپلی نے اُسکے پوتے
مظفر جنگ کو مدد دی۔ اسلیے جب مظفر جنگ گدی پر بیٹھا ڈوپلی کو
کرشنا سے کماری انتریپ تک کی حکومت دے دی۔ اور کرناٹک کا
نواب بھی ارکاٹ مین اُسی کے دوست چندا صاحب کو جو پہلے
نوابون سے کچھ رشتہ داری رکھتا تھا بنا دیا۔ آصف جاہ کے بنائے
نواب انوار الدین کا بیٹا محمد علی ترچناپلی کا حاکم بنا رہا۔

انگریز محمد علی کے طرفدار تھے جب چندا صاحب نے فرانسیسیون کی
مدد لیکر ترچناپلی پر چڑھائی کی کلائیو نے دو سو گورے اور تین سو سپاہیون سے
جاکر ارکاٹ لے لیا چندا صاحب کے آدمیون نے کلائیو کو پچاس
دن تک ارکاٹ مین گھیر رکھا۔ اور اُسے وہان سے نکالنے کی
تدبیر مین کچھ باقی نہ چھوڑا۔ یہ دس ہزار سوار پیادون کی بھیڑ بھاڑ
رکھتے تھے۔ اور ڈیڑھ سو فرانسیسی اُنکے ساتھ تھے۔ لیکن کلائیو نے
ایسی بہادری دکھلائی اور اُنکے دانت کھٹے کر دیے۔ کہ سب کے سب
ناکام پھرے۔

کہتے ہین کہ قلعہ مین جب رسد کم ہونے پر آئی سپاہیون نے
کلائیو سے کہا کہ صاحب بھات گورون کے لیے لے لو ہم
ہندوستانی اُسکے مانڈ سے گزار کر لینگے اسی ایک بات سے

سمجھ لو کہ کلائیو کیسا مہربان افسر تھا۔ اور اپنے آدمیون کو کیسا راضی اور خوش رکھتا تھا۔ سچ ہے جب ایسا تھا تب ہی اُس سے ایسا کام بھی بنتا تھا۔

اگرچہ چندا صاحب ایک تنجوری جنرل مانک جی کے ہاتھ سے جو محمد علی کا مددگار تھا مارا گیا پر جب تک ڈوپلی پٹوچیری کا گورنر رہا انگریز اور فرانسیسیون کی تکرار نہ مٹی۔ کہین نہ کہین کسی نہ کسی بہانہ سے لڑائی ہوتی رہی۔ اگر ڈوپلی رہتا۔ نہ معلوم فرانسیسیون کی عملداری اس ملک مین کہان تک پہونچاتا۔ پر فرانسیسیون نے اُسکی کچھ بھی قدر نہ کی بدل دیا۔ اور انگریزون سے دب کر چار دن سرکار کی حکومت چھوڑ کر جو اُنکی ایک عہدہ دار بسی نے دکھن کے صوبہ دار صلابتجنگ سے حاصل کی تھی ۱۷۵۵ء مین صلح کا عہد و پیمان کر لیا محمد علی بڑی دھوم دھام سے ارکاٹ مین گدّی پر بیٹھا۔ انگریزون کی بدولت سارے کرناٹک کا نواب بنگیا۔ اگرچہ صلابتجنگ کو دکھن کی صوبہ داری حاصل کرنے مین بسی سے بہت بڑی مدد ملی۔ لیکن اُن دنون کئی سبب سے وہ اُس سے ناخوش ہو گیا تھا اور فرانسیسیون کے بدل انگریزون کو اپنے یہان رکھا چاہتا تھا خالی بنگالہ مین بکھیڑا ہو جانے کے سبب اُسے اُسوقت مندراج سے انگریزی سپاہ نہ ملسکی

١٧٥٥ء

۱۷۵۶ء

۱۷۵۶ء مین نیکنام الہ وردی خان کے مرنے پر اسکے بھتیجے کا بیٹا اور اسکا ناتی سراج الدولہ بنگالہ بہار اور اڑیسہ کا صوبہ دار ہوا وہ نہایت تند مزاج اور بدنیت اور ظالم تھا انگریزون سے دلی نفرت رکھتا تھا۔ جب سُنا کہ اُسکے چچا کے دیوان نے اپنا سب مال و متاع اور گھر بار کے لوگون کو اُسکے پنجے سے بچانے کے لیے اپنے لڑکے کشن داس کے ساتھ انگریزون کی حمایت مین کلکتہ بھیجدیا تُرت ایک آدمی روانہ کیا کہ اُسکو انگریزون سے مانگ لاوے وہ آدمی کلکتہ بساطیون کے بھیس مین پہونچا۔ اور سیٹھ امین چند کے مکان پر ٹھہرا۔ امین چند نے اُسے انگریزون سے ملایا۔ انگریزون نے اسمین امین چند کی سازش سمجھی اور اُسکی بات پر کچھ خیال نہ کیا پھر سراج الدولہ نے ایک آدمی سے یہ کہلا بھیجا کہ تم کلکتہ کے قلعہ کی مضبوطی مت کرو اس بات پر بھی انگریزون نے کچھ دھیان نہ دیا تب سراج الدولہ کا خون جوش مین آیا۔ اور اُسکے جی مین غصہ کی آگ بھڑکی لڑائی کا بہانہ بہت اچھا پایا پہلے تو قاسم بازار مین جو انگریزون کی کوٹھی تھی ضبط کرلی۔ اور پھر اُنھین کلکتہ کے قلعہ مین جا گھیرا گورے سپاہی جنگی اُسوقت وہان سو بھی موجود نہ تھے قلعہ کے بچنے کی کوئی بھی امید دکھلائی نہ دی بہت سے

انگریز او ڈریک صاحب گورنر کے ساتھ جہازاور کشتیون میں سوار ہو کر
وہان سے ٹل گئے۔ اور جو بیچارے بیخبری مین قلعہ کے اندر رہے
وہ دوسرے دن سراج الدولہ کی قید مین آئے۔ جب اُنکے افسر
ہال ویل صاحب کو مشکین باندھ کر اُسکے سامنے لائے اُسنے
ترت اُسکی مشکین کُھلوا دین اور کہا خاطر جمع رکھو تمھارا کچھ نقصان
نہونے پاویگا۔ لیکن رات کو جب قیدیون کے رکھنے کے لیے
کوئی مکان نہ ملا تو سراج الدولہ کے آدمیون نے ایک سو چھیالیس
انگریزون کو ایک کوٹھری مین جو کل اٹھارہ فیٹ لمبی اور چودہ فیٹ
چوڑی تھی بند کر دیا۔

اِس کوٹھری کا نام انگریزی مین بلیک ہول یعنی کالی بل رکھا
گیا ہے اور جو کچھ اُن قیدیون کے جی پر رات کو بیتی اُنھین کا جی
جانتا ہوگا بہترے گھائل تھے بہترے شراب کے نشے مین گرمی
کی شدت تھی پیاس نہایت تھی۔ صبح کو جب دروازہ کھلا ۲۳ جیتے
نکلے سو شکل اُنکی بھی مُردون سی بن گئی تھی۔

ہال ویل صاحب کو سراج الدولہ کے سامنے لیگئے اُسنے
اُسکی کچھ بھی داد فریاد نہ سُنی یہی پوچھتا رہا کہ بتاؤ انگریزون نے خزانہ
کہان گاڑا ہے اور اُسکے اور دو انگریزون کے پیرون مین

بیڑیان ڈلواکر ان تینون کو تو ایک کھلی کشتی پر قید رہنے کے لیے
مرشد آباد بھیجا اور باقی کو چھوڑ دیا۔ مرشد آباد میں الہوردی خان کی
بیگم نے ان تینون کو بھی سراج الدولہ سے سفارش کرکے چھڑوا دیا۔
جب یہ خبر مندراج میں پہونچی وہان والون نے نوسو گورے
اور پندرہ سو سپاہی دے کر کلائیو کو جو اب انگلستان سے لفٹننٹ کرنل
ہو آیا تھا دس جہازون پر کلکتہ روانہ کیا۔ ۲۔ جنوری ۱۷۵۷ء کو کلائیو نے
کلکتہ لیا تیسری فروری کو سراج الدولہ چالیس ہزار آدمیون کی بھیڑ بھاڑ
لیکر کلکتہ کے پاس پہونچا لیکن کلائیو نے قلعہ سے نکلکر اُسپر ایک ایسا
حلا کیا کہ اگرچہ اُس حلے میں کلائیو کو ایک سو بیس گورے دو سو سپاہی
اور دو توپین کھوکر پھر قلعہ میں پناہ لینی پڑی۔ پر سراج الدولہ نے
بائیس افسر اور سو آدمیون کے مارے جانے سے گھبراکر ان
شرطون پر صلح کرلی۔ کہ جو کچھ کمپنی کا مال واسباب لوٹ اور ضبطی میں آیا تھا
سب لوٹا دیا جاوے کمپنی کے آدمی کلکتہ میں قلعہ جیسا چاہین
مضبوط بناوین ٹکسال اپنی جاری کرین اڑتیس گانوٗن پر جنکی سند
۱۷۱۷ء میں اُنھون نے پائی تھی اپنا قبضہ رکھین۔ اور محصول کی
معافی کے لیے اُنکے دستک کافی سمجھے جاوین۔ اسمین شک نہین
کہ یہ شرط سراج الدولہ نے خالی بھلا وا دینے اور قابو پانے کے لیے

۱۷۵۷ء

۱۷۱۷ء

کی تھی۔ جی مین اُسکے دغا تھی۔ وہ انگریزون سے دلی نفرت رکھتا تھا اور فرانسیسیون کی پچ کرتا تھا۔ بلکہ اُنھین نوکر بھی رکھنے لگا تھا۔ کلائیو نے خوب سمجھ لیا تھا کہ اس ملک مین یا تو انگریزہی رہینگے یا فرانسیسی دونون کا ہرگز گزارا نہین۔ ایک نیام مین دو تلوارون کا رہنا کبھی ہوتا نہین پس جب سراج الدولہ نے فرانسیسیون کا سہارا ڈھونڈھا۔ تو کلائیو کو خواہ مخواہ اُسکا علاج کرنا پڑا۔ سراج الدولہ سے سب ناخوش تھے۔ اُسکے ظلم سے لوگ تنگ آ گئے تھے۔ ہر ایک کو اُسکے ہاتھ سے اپنی عزت کا خوف تھا۔ ہر ایک اپنے جی مین اُسکا زوال چاہتا تھا۔ نڈان اُسکے بخشی الہ وردی خان کے داماد میر جعفر اور اُسکے دیوان رائے دلبھ اور جگت سیٹھ مہتاب رائے نے اپنی جان و مال اور عزت آبرو اس ظالم کے ہاتھ سے بچانے کو مرشدآباد کے رزیڈنٹ واٹس صاحب کی معرفت کلائیو کے پاس یہ پیام بھیجا کہ اگر آپ سراج الدولہ کی جگہ پر میر جعفر کو صوبہ دار بنائیے تو ہم سب آپ کی مدد کرتے ہین۔ کلائیو نے کہلا بھیجا کہ خاطر جمع رکھو مین پانچ ہزار آدمی لیکر آتا ہون جنھون نے آج تک کبھی پیٹھ نہین دکھلائی اگر تم سراج الدولہ کو گرفتار نہ کر سکو ہم لوگ ضرور اُسے ملک سے نکال سکتے ہین۔ اور پھر ساتھ ہی اُن شرطون پر جو سراج الدولہ کے ساتھ ٹھہری تھین میر جعفر سے ایک عہدنامہ لکھوا لیا لیکن اُسمین اتنا

اور ٹہرایا گیا کہ کلکتہ سے دکھن کلپی تک کمپنی کی زمینداری سمجھی جاوے
فرانسیسیون کا جو کچھ ہو وہ انگریزون کا اور فرانسیسی ہمیشہ کے لیے
بنگالہ سے نکال دیے جاوین۔ میر جعفر کی طرف سے کروڑ روپیہ کمپنی کو
پچاس لاکھ کلکتہ کے انگریزون کو بیس لاکھ ہندوستانیون کو سات لاکھ
ارمنیون کو پچاس لاکھ سپاہی اور جہازیون کو اور دس لاکھ کونسل کے
ممبرون کو نقصانی کے طور پر ملین سیٹھ امین چند کا کلکتہ مین چار لاکھ
روپیہ لوٹا گیا تھا۔ اور کچھ اور بھی نقصان ہوا تھا۔ وہ سراج الدولہ کے
ذرا منھ لگ گیا تھا اور اس سبب سے واٹس صاحب کا بھی اس سے
بہت کام نکلتا تھا واٹس صاحب نے امین چند کو بھی اس مشورہ مین
شریک کیا۔ لیکن امین چند کو لالچ نے گھیرا کہا کہ جو کچھ انگریزون کو خزانہ
سے ملے پانچ روپیہ سیکڑہ مجھے دو نہین تو مین ابھی سراج الدولہ سے
یہ سارا بھید کھول دونگا واٹس نے کلائیو کو لکھا کلائیو نے دیکھا
امین چند تو ہم سب کو آفت مین ڈالا چاہتا ہے ناچار دو کاغذون
دو طرح کا عہدنامہ لکھا لال کاغذ پر جو عہدنامہ لکھا اسمین تو امین چند کو
پانچ روپیہ سیکڑا دینے کا اقرار تھا اور سفید کاغذ پر جو لکھا اسمین اُس کا
نام ہی نہ تھا۔

ان دونون کاغذون پر جب کونسل والون کے دستخط ہونے

اڈمرل یعنی امیر البحر واٹسن نے لال کاغذ پر دستخط کرنے سے انکار کیا
لیکن کونسل والون نے اُسکا دستخط آپ بنا لیا۔ گویا فارسی مثل پر
گر ضرورت بود روا باشد ۔ کام کیا۔

نذران کلائیو تین ہزار آدمی اور نو توپ لیکر کلکتہ سے نکلا سراج الدولہ
بھی پچاس ہزار سوار پیادے اور چالیس سے اوپر توپین لیکر پلاسی تک آیا
چالیس پچاس فرانسیسی بھی اُسکے ساتھ تھے تیئیسوین جون کو اُسی جگہ
لڑائی ہوئی سراج الدولہ نے پگڑی اُتار کر میر جعفر کے پیرون پر رکھدی
اور کہا کہ اب معاف کیجیے۔ لیکن اُسنے یہی صلاح دی کہ آج لڑائی
موقوف رکھیے۔ فوج پیچھے ہٹا لیجیے کل لڑینگے۔ اور رلئے اُلبھ نے
عرض کیا کہ حضور کا مرشد آباد ہی تشریف لیجانا بہتر ہے بس اسی مین خیر ہے

نذران سراج الدولہ کی فوج کا مڑنا اور انگریزون کا چیتون کی
طرح ہرنون پر لپکنا۔ سراج الدولہ کی فوج بھاگی۔ انگریزون نے چھ میل
تک پیچھا کیا یہی پلاسی کی فتح گویا ہندوستان مین انگریزی عملداری
کی نیو جمی۔

سراج الدولہ کے پیر مرشد آباد مین بھی نہ جمے بھروسا تو اُسے
کسی کا تھا ہی نہین اور بھروسا اُسسے تب ہو سکتا تھا جب اُسنے
کسی کے ساتھ کچھ بھلائی کی ہوتی۔ ایک بیگم اور ایک خوجہ ساتھ لیکر

بھاگا لیکن راج محل کے پاس ایک فقیر نے اُسے پہچان لیا
سراج الدولہ نے کسی زمانہ مین اُسکے ناک کان کٹوائے تھے
فقیر نے تُرت وہان کے حاکم سے خبر کردی - وہ میر جعفر کا بھائی تھا
سراج الدولہ کو باندھ کر مرشد آباد بھیجدیا میر جعفر کو کچھ کسی قدر رحم آیا
لیکن اُسکا بیٹا میرن نرا پتھر تھا -

بے اپنے باپ کی اطلاع اُسکی جان لے ڈالی - سراج الدولہ کی
عمر تب تک بیس برس کی بھی نہین ہوئی تھی -

خزانہ کی جب موجودات لی گئی ڈیڑھ کرور روپیہ شمار مین آیا
تو بھی عہدنامہ کے بموجب سب کے دینے کو کافی نہ تھا -

تب یہ ٹھہرا کہ آدھا تو چکا دیا جاوے اور آدھا تین قسطون مین
تین سال کے درمیان دیا جاوے -

کلائیو کو میر جعفر نے عہدنامہ کے سوائے سولہ لاکھ روپیہ اور دیا
امین چند جی پھولے ہوئے تھے - اُنھون نے اپنے حساب سے
اپنے حصہ کا روپیہ تین پینتیس لاکھ جوڑ رکھا تھا جب عہدنامہ پڑھا گیا
اور اُنھون نے اپنا نام نہ سُنا گھبرائے -

اور بول اُٹھے کہ صاحب وہ تو لال کاغذ پر تھا - کلائیو نے
جواب دیا کہ ٹھیک لیکن یہ سفید کاغذ پر ہے وہ لال کاغذ خالی آپ کو

سبز باغ دکھلانے کے لیے تھا آپ کو ہمین سے ایک پیسہ بھی نہین ملیگا۔
امین چند غش کھا کر زمین پر گر پڑا۔ نوکر پالکی مین ڈال کے گھر لیگئے
ڈیڑھ برس کے اندر پاگل ہو کر مرگیا۔

ادھر دکھن مین انگریز اور فرانسیسیون کی لڑائی نہ مٹی۔ کونٹ لالی
نے بھی جو ۱۷۵۸ء مین فرانسیسیون کی طرف سے یہان کا گورنر جنرل ہوکر
آیا تھا ڈوپلی کی طرح انگریزون کو اُکھاڑنا اور فرانسیسیون کی
عملداری کو پھیلانا چاہا یہان تک کہ انگریزون نے موسلی پٹن
اُسنے چھین کر دکھن کے صوبہ دار صلابت جنگ سے اُسکی اور کئی
اور ضلعون کی اپنے نام سند لکھوالی۔

اور یہ بھی اُس سے اقرار لے لیا کہ وہ فرانسیسیون سے
کبھی کچھ سروکار نہ رکھے اور ۱۷۶۱ء مین سوائے کلی کوٹ اور سورت کی
کوٹھیون کے اور کچھ بھی فرانسیسیون کے قبضہ مین نہ چھوڑا کہتے ہین
کہ جب انگریزون نے پوچیری لیا اور اُسپر انگریزی نشان چڑھایا
قلعہ اور جہازون پر کی توپین سلامی سے گویا کان بہرے کرتی تھین
ہزار توپون کی سلامی کچھ ہنسی ٹھٹھا نہ تھی لالی بُری طرح سے فرانس مین
قتل کیا گیا۔ اور پھر تب ہی سے فرانسیسیون نے نراس ہو کر یہان
اپنی عملداری جمانے کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہندوستان کے

دن اچھے تھے کیونکہ انگریزی عملداری مین اگر ہزار عیب ہون توبھی فرانسیسی عملداری سے کرور درجہ ہم اُسکو بہتر کہینگے۔ فرانسیسیون کی جہان کہین غیر ملک مین عملداری ہوئی سوائے لوٹ قتل رعیت کی تباہی کے اور کچھ سننے مین نہین آیا اور انگریزون نے جس جگہہ قبضہ کیا دن پر دن اُسکی ترقی ہوتی گئی جن لوگون نے فرانسیس کی تاریخ پڑھی ہے اور وہان والون کے سبھاؤ سے اچھے واقف ہین کبھی ہمارے اس لکھنے پر انگریزون کی خوشامد کا شبہہ نہ کرینگے سنہ ۱۷۵۹ء

۱۷۵۹ء

مین دہلی کے ولیعہد عالی گہر نے اپنے بادشاہ عالمگیر ثانی سے ناراض ہوکر اودھ کے صوبہ دار کی بہکاوٹ سے بہار پر چڑھائی کی لیکن کلائیو میر جعفر کی مدد کو پہونچگیا۔ اسلیے ولیعہد کو بھاگنا پڑا۔

بادشاہ نے جو زمینداری کمپنی کو دی تھی اُسکی مالگزاری تین لاکھ روپیہ کے قریب جگت سیٹھ کی سفارش سے جاگیر کے طور پر خطاب کے ساتھ دے کر کلائیو کو اپنے امیرون مین شمار کرلیا اور ولیعہد کی گرفتاری کے لیے شقہ بھی لکھدیا۔

سنہ ۱۷۶۰ء

سنہ ۱۷۶۰ء مین کلائیو انگلستان کو گیا اور وہان اپنے بادشاہ سے بڑی عزت کے ساتھ لارڈ کا خطاب پایا۔ ایسا دولتمند ہوکر آجتک کبھی کوئی یہان سے فرنگستان کو نہین لوٹا۔

ولیعہد اپنے باپ کے مارے جانے پر جب بادشاہ ہوا شاہ عالم اپنا لقب رکھا فوج لیکر بہار پر چڑھا پٹنہ کے سامنے آپڑا۔

انگریزون نے پھر اُسے شکست دی اور پیچھا کیا۔ میرن بھی ساتھ تھا ڈیرے پر بجلی گرنے سے مرگیا۔ میر جعفر کے داماد قاسم علی خان کی نیت بگڑی اُسنے بردوان میدنی پور اور چٹگانون یہ تین ضلع اور پانچ لاکھ روپیہ کمپنی کو اور بیس لاکھ کونسل والون کو دینے کا قرار کرکے انگریزون کو اس بات پر راضی کرلیا کہ میر جعفر کو تو وہ صوبہ داری سے موقوف کرین۔ اور قاسم علی خان کو اُسکی جگہ مسند پر بٹھائین۔

بادشاہ سے بھی چوبیس لاکھ روپیہ سال اداکرنے کے اقرار پر سند حاصل ہوگئی قاسم علی خان کا ارادہ میر جعفر کی جان لینے کا تھا لیکن وہ کلکتہ مین جا رہا اس سے بچگیا۔ بہانہ انگریزون کے پاس میر جعفر کی موقوفی کے بہت تھے پہلے وہ قسطون کا روپیہ بالکل نہین ادا کرسکا تھا دوسرے بادشاہ سے لکھا پڑھی کرتا تھا تیسرے ڈچ لوگون سے سازش رکھتا تھا۔ اُن دنون مین کمپنی کے نوکرون کو تجارت کی کچھ مناہی نہ تھی تنخواہ سے بڑھ کر تجارت مین فائدہ اُٹھاتے تھے۔ پان سپاری تمباکو وغیرہ سب چیز کی تجارت کرتے تھے۔ جب کمپنی کیطرح کمپنی کے نوکرون نے بھی مال پر محصول دینا بند کیا بلکہ جو لوگ کمپنی کے

نوکر نہین تھے اُنکے مال کو بھی اپنے نام سے بے محصول چلانے لگے
قاسم علی خان گھبرا گیا۔ اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ اُڑ جاتا دیکھا
کونسل والون کو لکھا لیکن کونسل والے بھی تو تجارت کرتے تھے اپنے
مال پر محصول دینا کسے اچھا لگتا ہے قاسم علی خان کا لکھنا کچھ بھی
خیال مین نہ لائے قاسم علی خان نے غصہ مین آکر پرمٹ بالکل
موقوف کر دی یہ بات سُنکر کہ اب کسی کے مال پر کچھ محصول نہ لیا جائیگا
انگریزون کے چھکے چھوٹ گئے کیونکہ پھر فرق کیا باقی رہا۔ جس بھاؤ
اِنکا مال پڑتا تھا اُسی بھاؤ اورون کا بھی پڑ گیا۔ انگریزون نے
قاسم علی خان سے کہا کہ تم سوائے ہم لوگون کے اور کسی کا مال بے محصول
مت جانے دو اور جب اُسنے اِنکا یہ غیر واجب کہنا نہ مان کر مقابلہ پر
کمر باندھی اُنھون نے اُسکی موقوفی اور میر جعفر کی بحالی کا اشتہار دے دیا۔
میر جعفر نے اِنھین تیس لاکھ روپیہ نقد دینے اور بارہ ہزار سوار اور
بارہ ہزار پیادون کا خرچ چلانے کے لیے اقرار نامہ لکھدیا۔ چوبیسین
جولائی کو انگریزی فوج مرشدآباد مین داخل ہوئی اور قاسم علیخان
وہان سے پٹنہ کی طرف بھاگا۔ راستہ مین اُسکی فوج سے اور
انگریزون سے گڑھیا اور اودھوا نالے مین دو لڑائیان ہوئین قاسم علیخان
کی طرف سے سمرو جو سابق فرانسیسیون کے یہان سارجنٹ تھا

خوب لڑا۔ لیکن فتح انگریزون کی رہی اِس خوف سے کہ جگت سیٹھ انگریزون کا مددگار ہے قاسم علی خان نے اُسے حوالات مین اپنے ساتھ رکھا جب مونگیر سے آگے بڑھا جگت سیٹھ مہتاب رائے اور اُسکے بھائی سروپ چند کو راستے مین اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالا۔ سامنے کھڑا کرکے تیرون سے مارا اُنکے ساتھ ایک اُنکا نمک حلال خدمتگار جیتنی رہ گیا تھا بہتیرا سمجھایا لیکن ساتھ نہ چھوڑا۔ جب قاسم علی خان تیر چلاتا تھا۔ وہ سامنے آکر کھڑا ہو جاتا جب وہ مرکر گر گیا ہے۔ تب دونون بھائیون کے تیر لگا ہے پٹنہ پہونچکر اُس ظالم نے دو سو کے لگ بھگ انگریزون کو جنھین اُسنے قید کر رکھا تھا۔ کٹوا ڈالا۔ انگریزون نے کرم ناسا ندی تک اُسکا پیچھا کیا ندان وہ الہ آباد مین بادشاہ کے پاس جاکر نواب وزیر شجاع الدولہ اودھ کے صوبہ دار کو کچھ فوج کے ساتھ چڑھا لایا۔ اور پٹنہ مین انگریزون سے لڑکر اور شکست کھاکر پھر بھاگا۔ انگریزون نے پھر پیچھا کیا۔ بکسر مین شجاع الدولہ کے ایک اچھی لڑائی ہوئی اُسکے ساتھ پچاس ساٹھ ہزار سپاہ کی بھیڑ بھاڑ تھی اور انگریزون کے ساتھ کُل آٹھ سو ستاون گورے اور بہتر سو بندرہ ہندوستانی سوار اور پیادے لیکن شجاع الدولہ کو شکست کھاکر بھاگنا پڑا اُسکے دو ہزار آدمی اِس لڑائی مین کام آئے بادشاہ نے انگریزون کو اِس فتح کی مبارکباد دی اور لکھا کہ خوب ہوا جو مین اپنے وزیر کی

قید سے چھوٹا اور پھر وہ اُس تاریخ سے انگریزون کی حمایت مین چلا آیا
انگریزی فوج الہ آباد کی طرف بڑھی۔ راستہ مین چنارگڈھ کا قلعہ گھیرا
زیادہ بنارس مین رہ گئی۔

۱۷۶۵ع

۱۷۶۵ع کے شروع مین میر جعفر اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اور
اُسکے بیٹے نجم الدولہ کو انگریزون نے مسند پر بٹھلایا۔ اس سے یہ قرار
ہوگیا کہ نائب صوبہ دار انگریزون کی صلاح سے مقرر ہوا کرے۔
اور بے اُنکی منظوری کے موقوف نہ کیا جاوے۔

لارڈ کلائیو

تیسری مئی کو لارڈ کلائیو گورنر اور کمانڈر انچیف ہوکر پھر کلکتہ مین پہونچا
اور انتظام کی درستی کے لیے راے دلبھ اور جگت سیٹھ خوشحال چند کو
محمد رضا خان نائب صوبہ دار کے شامل کیا جس روز لارڈ کلائیو کلکتہ مین
پہونچا اُسی روز شجاع الدولہ کوڑے مین انگریزون سے شکست کھاکر
اور سواے انگریزون پر بھروسا رکھنے کے اور کچھ علاج نہ دیکھکر
جنرل کارناک کے پاس چلا آیا۔
انگریزون نے اُسکی بہت خاطرداری کی اور پچاس لاکھ
روپیہ لڑائی کا خرچ لیکر اور الہ آباد اور کوڑا بادشاہ کو دلواکر
صلح کرلی۔

بنارس کا راجہ بلونت سنگھ بکسر کی لڑائی مین انگریزون سے ملگیا تھا۔ بلکہ کہتے ہین کہ نواب وزیر کا جو مورچہ اسکے سپرد تھا اُسنے اُسمین انگریزی لشکر چلا آنے دیا اور یہی نواب وزیر کی شکست کا بڑا سبب ہوا اسی لیے اُنھون نے صلحنامہ مین یہ بھی لکھوالیا کہ شجاع الدولہ بلونت سنگھ کو کسی طرح پر کچھ نہ چھیڑے۔ اور نقصان نہ پہونچاوے۔

بادشاہ سے اس وعدہ پر کہ چھبیس لاکھ روپیہ سالانہ جسکا قول وقرار میر جعفر سے ہوا تھا اب برابر پہونچا چلا جائیگا لارڈ کلائیو نے کمپنی کے لیے بنگالہ بہار اور اڑیسہ تینون صوبون کی دیوانی کا فرمان لکھوالیا۔ ناظم نام کو نجم الدولہ بنا رہا لیکن اُس سے یہ عہد وپیمان ہوگیا کہ سوا بچاس لاکھ روپیہ سالانہ لینے کے اور کچھ سروکار ملک سے نہ رکھے ملک کا کام سب انگریزون کے ہاتھ مین رہے۔ لارڈ کلائیو لکھتا ہے کہ نجم الدولہ اس بات سے نہایت خوش ہوا اور رخصت کے وقت کہنے لگا الحمد للہ اب تو جتنے چاہینگے محل بنائینگے۔

سنہ ۱۷۶۶ع سنہ ۱۷۶۶ع مین نجم الدولہ مر گیا اور اُسکا بھائی سیف الدولہ اُسکی جگہہ بیٹھا۔

سنہ ۱۷۶۷ع سنہ ۱۷۶۷ع مین لارڈ کلائیو انگلستان کو چلا گیا۔

سنہ ۱۷۶۳ع سنہ ۱۷۶۳ع مین جب انگلستان اور فرانسیس کے درمیان

۱۷۵۹ء
صلح ہوئی یہ بھی شرط ٹھہر گئی کہ ۱۷۵۹ء مین یہان جو سب فرانسیسیون کی کوٹھیان تھین اُنکے حوالہ کردیجاوین۔ لیکن بنگالہ کی صوبہ داری کے علاقہ مین نہ وہ کچھ فوج رکھین نہ کوئی قلعہ بنواوین۔ ہندوستان مین اِس گئی بلا کو پھر جگہ دینا کچھ انگلستان والون کی دانائی کا کام نہ تھا

۱۷۶۵ء
۱۷۶۱ء
۱۷۶۵ء مین دکھن کے صوبہ دار نظام علی نے جو ۱۷۶۱ء مین اپنے بھائی صلابت جنگ کو قید کرکے مسند پہ بیٹھا کرناٹک کے ملک پر چڑھائی کی لیکن محمد علی کی مدد پر انگریزی فوج کو میدان مین دیکھکر پیچھے ہٹا۔

لارڈ کلائیو نے محمد علی کو بادشاہ سے کرناٹک کی جدا سند دلوادی اور کنٹور چھوڑکر شمالی سرکار کی ویسی ہی ایک سند کمپنی کے نام سے لی پر مسند راج کی گورنمنٹ نے خوف مین آکر نظام علی کو سالانہ خراج دینے کا قرار کرلیا اور یہ بھی لکھدیا کہ انگریزی فوج نظام علی کی مدد کریگی۔ اِس زمانہ مین میسور کے راج پر حیدر علی کا اختیار ہوگیا تھا اسکا باپ سرے کے نواب کی چاکری مین پیادے سے فوجدار بنگیا تھا۔ اور یہ خود میسور کے دیوان نجی راج کی فوج مین رہتے رہتے اور بہادری اور جگرے کے کام کرتے کرتے ایسا بڑھا کہ وہان کے راجہ کے لیے تو کھانے کو پنشن مقرر کردیا اور آپ سارے ملک کا

مالک ہو گیا۔ بدنور مین گڑا خزانہ یعنی دفینہ بھی پایا۔ چارون طرف اپنی عملداری بڑھانے لگا۔

۱۷۶۷ء ۱۷۶۷ء مین نظام علی نے میسور پر چڑھائی کی۔ انگریزی فوج بھی اقرار کے موافق اسکے ساتھ ہولی۔ تیسری ستمبر کو حیدر علی نے انگریزی فوج سے لڑکر شکست کھائی حیدر علی نظام علی سے ملگیا دونون نے انگریزون کا مقابلہ کیا۔

اُنکی بھیڑ بھاڑ ستر ہزار آدمیون کی تھی اور اُنکی طرف کل بارہ ہزار لیکن دشمنون نے شکست کھائی اور اُنکی چونسٹھ توپ انگریزون کے ہاتھ آئین نادان نظام علی نے تو کچھ دے دلاکر انگریزون سے صلح کرلی اور حیدر علی لڑتا رہا کبھی اُسکا کچھ نقصان ہوجاتا کبھی انگریزون کا کبھی اِنکا کوئی قلعہ اُنکے

۱۷۶۸ء ہاتھ چلا جاتا اور کبھی اُسکا اِنکے ہاتھ آجاتا۔ یہان تک کہ ۱۷۶۸ء مین حیدر علی نے بھی انگریزون سے میل کرلیا۔ اُنھون نے اُسکی جگہین اُسے لوٹا دین اُسنے اِنکی اِنھین دے دین دونون نے آپس مین بچاو کے لیے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا قرار کیا۔

۱۷۷۰ء ۱۷۷۰ء مین سیف الدولہ کے مرنے پر اُسکا بھائی مبارک الدولہ بنگالہ کا صوبہ دار ہوا۔ نابالغ تھا کمپنی نے کہا کہ اِسکے لیے خالی سولہ لاکھ روپیہ سال دینا کافی ہے اِس سے

زیادہ کچھ ضرور نہین جو تیس لاکھ کفایت مین آیا۔

۱۷۷۳ء — ۱۷۷۳ء مین انگلستان کی پارلیمنٹ والون نے دیکھا کہ کمپنی لالچ مین آکر اور اپنے نوکرون کو کم تنخواہین دے کر ملک کا انتظام بگاڑتی ہے اور قرض بھی بڑھاتی جاتی ہے ایک قانون ایسا جاری کیا کہ جس سے اڑھائی لاکھ روپیہ سال پر ایک گورنر جنرل مقرر ہوا اور اسکی کونسل مین چار ممبر اسی اسی ہزار روپیہ سالانہ کے رہین کمپنی کو گورنر جنرل کے مقرر کرنے کا اختیار ملے لیکن منظوری اسکی بادشاہ کے ہاتھ رہے پانچوین سال گورنر جنرل بدلا جاے اور کلکتہ مین ایک سوپریم کورٹ قائم کیجاے اسکے تینون جج بادشاہ کے حضور سے مقرر ہوا کرین۔

وارن ہیسٹنگز پہلا گورنر جنرل

۱۷۸۵ء — پہلا گورنر جنرل جو یہان مقرر ہوا وارن ہیسٹنگز تھا۔ یہ ۱۷۵۰ء مین نوکر ہو کر آیا تھا اور اسوقت بنگالہ کی گورنری کے عہدہ پر تھا۔

وارن ہیسٹنگز نے جب دیکھا کہ کلائیو کی تجویز کے بموجب نواب اور کمپنی کی شراکت مین حکومت رہنے سے کبھی انتظام درست نہوگا ضلع ضلع مین انگریزی حاکم بھیجکر کلکتہ مین صدر بورڈ آف ریونیو اور صدر نظامت اور صدر دیوانی کی عدالتین مقرر کردین

اسمین شک نہین کہ ہندوستانی کبھی انگریزی عہدہ دارون کے
شریک رہے۔ لیکن نوکر سب کمپنی کے ہوگئے کلکٹری اور
دیوانی کے حاکم کا شریک ایک دیوان رہتا تھا فوجداری کے
حاکم کے ساتھ ضلع کا قاضی و مفتی اور مولوی بیٹھتا تھا۔ بورڈ آف
ریوینیو مین ایک ہندوستانی راے رایان نے خطاب سے تھا۔

اب ذرا حال شاہ عالم بادشاہ کا سُنو اسکے دل مین پھر
دہلی کے درمیان تخت پر بیٹھنے کی ہوس سمائی۔ انگریزون نے
کچھ مدد نہ کی۔ اسنے تکاجی ہلکر اور مہاجی سیندھیا کے پاس پیغام بھیجا
اُن مرہٹون نے ۱۷۷۱ء مین اُسے دہلی لیجاکر تخت پر بٹھادیا۔ ۱۷۷۱ء
اور الہ آباد اور کوڑے کا علاقہ اس سے زبردستی اپنے نام لکھالیا۔
انگریزون نے اس بہانہ سے کہ اب تو آپ ہمارے دشمنون سے
یعنی مرہٹون سے ملگئے الہ آباد اور کوڑا دونون ضبط کرکے
پچاس لاکھ پر شجاع الدولہ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اور لارڈ کلائیو نے
جو تینون صوبون کی دیوانی کی بابت چھبیس لاکھ روپیہ سال دینے کا
قرار لکھدیا تھا وہ بالکل گویا پانی سے دھو ڈالا۔

شجاع الدولہ مدت سے فکر مین تھا کہ روہیلکھنڈ روہیلون سے
چھین لے قابو نہ پاتا تھا۔ اب ۱۷۷۴ء مین لڑائی کا خرچ اور ۱۷۷۴ء

چالیس لاکھ روپیہ نقد دینا قبول کرکے انگریزون کو اُبہر چڑہا لیگیا۔ بیچارے روہیلے شکست کھاکر تین تیرہ ہوگئے صرف فیض اللہ خان اُنکے سردارون مین بچ رہا۔ شجاع الدولہ نے اُسے بھی تنگ کیا اور نہ چھوڑا لیکن پھر روہیلکھنڈ مین اُسے پندرہ لاکھ کا علاقہ رامپور جاگیر کے طور پر دے دیا۔

۱۷۷۵ء ۱۷۷۵ء کے شروع مین شجاع الدولہ دوسری دنیا کو سدھارا اور اُسکی مسند پر اُسکا بیٹا آصف الدولہ بیٹھا۔ کونسل والون کی یہ رائے ٹھہری کہ شجاع الدولہ سے جو عہد و پیمان ہوئے تھے وہ اسی کی زندگی بھر کے لیے تھے آصف الدولہ کے ساتھ تب بحال رہینگے جب وہ بنارس کا علاقہ کمپنی کو نذر کرے۔ اور انگریزی فوج کا خرچ بڑھاکر دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ مہینہ کردے۔ مثل مشہور ہے زبردست کا ٹھینگا سر پر آصف الدولہ کو ناچار بنارس کا علاقہ بھی دینا پڑا اور فوج کا خرچ بھی بڑھانا پڑا۔

۱۷۶۱ء ۱۷۶۱ء مین بالاجی راو پیشوا کے مرنے پر اور

۱۷۷۲ء پھر ۱۷۷۲ء مین اُسکے بڑے لڑکے مادھو راو پیشوا کے مرنے پر اُسکا بھائی رگھوناتھ راو جسے راگھوبا بھی کہتے ہین اِسکے چھوٹے لڑکے نارائن راو پیشوا کو مار کر آپ پیشوا بن بیٹھا تھا۔ پھر جب سُنا کہ

نارائن راؤ کی رانی کے لڑکا ہوا اور سیندھیا اور ہلکر اسکی تیج پر ہین
ڈرکر گجرات کی طرف بھاگ گیا۔ اور بمبئی مین انگریزون سے
مدد چاہی۔ بمبئی والون نے سالسٹ کا ٹاپو اور اُسکے پاس
بسین کا بندرجو اُس وقت مرہٹون کے قبضے مین تھا کمپنی کے
نام لکھواکر کچھ فوج دے دی۔

پر کلکتہ کی کونسل والون نے یہ بات منظور نہ کی۔ اور اپنا ایجنٹ
۱۷۷۶ع پونا بھیجکر پورندر کے درمیان ۱۷۷۶ع مین نارائن راؤ کے
لڑکے سے جو رگھوناتھ کے بھاگنے پر پیشوا ہوگیا تھا خالی سالسٹ کا
ٹاپو لیکر اور بسین کا دعوی چھوڑکر صلح کرلی۔

۱۷۷۸ع ۱۷۷۸ع مین پیشوا کے منتریون مین یعنی اہلکارون مین پھوٹ
پڑی نانا پھڑنویس نے تو پیشوا کی طرف رہ کر سیندھیا سے مدد لی
اور بابو سکھارام نے رگھوناتھ کی طرف ہوکر انگریزون سے مدد مانگی
جب انگریزی فوج سے پونا کل آٹھ کوس رہ گیا کرنل ایجرٹن اور
کرنل کوبرن اسکے افسرون نے توپین تالاب مین ڈالکر فوج کو پیچھے
ہٹنے کا حکم دیا۔ اور جب دوسرے دن بڑگانون مین پیشوا کی فوج نے
آگھیرا۔ سالسٹ پیشوا کو اور بھڑوچ سیندھیا کو دے کر کمپنی کی طرف سے
عہدنامہ لکھدیا۔ کورٹ آف ڈائرکٹرس نے دونون افسرون کو اِس

قصور مین موقوف کیا۔ بمبئی کے گورنر نے اس عہدنامہ کو جو
بڑگانون مین لکھا تھا بالکل نامنظور کیا اور گورنر جنرل نے بھی یہی مناسب
سمجھا۔ کیونکہ اُن افسرون نے عہدنامہ لکھتے وقت یہ بھی صاف
ظاہر کردیا تھا کہ عہدنامہ لکھنے کا پورا اختیار حاصل نہین ہے۔ ندان
اسی بات پر پھر لڑائی شروع ہوئی اُس انگریزی فوج نے جو
جنرل گوڈارڈ کے تحت مین کلکتہ سے مدد کے لیے بمبئی گئی تھی احمدآباد
مین دخل کرلیا اور سیندھیا اور ہلکر نے بھی اُس سے ایسی شکست
کھائی کہ اپنا سارا ڈیرا ڈنڈا انگریزی بہادرون کے لیے
چھوڑ بھاگے کچھ نہ بن آئی۔

۱۷۸۰ء

۱۷۸۰ء مین گوہد کے رانا کا کمپنی کے ساتھ عہدنامہ ہوگیا تھا
اب سیندھیا اُسکے علاقہ کی طرف جُھکا۔ تو اُسنے بھی انگریزون سے
مدد چاہی کپتان پوفم نے جو کچھ تھوڑی سی سپاہ لیے جنرل گوڈارڈ کی
فوج سے شامل ہونے کو جاتا تھا۔ گورنمنٹ کا حکم پاکر مرہٹون کو
گوہد کے علاقہ سے مار ہٹایا اور پھر اِنکا لہار کا قلعہ فتح کرتا ہوا
گوالیار کا قلعہ جا گھیرا۔ یہ قلعہ مضبوطی مین مشہور ہے۔ کھڑے پہاڑ پر
بنا ہے وہان والے سمجھے ہوئے تھے کہ اگر دس آدمی بھی قلعہ مین
خالی ہتھیار لڑھکانے کو ہون حملہ کرکے دشمن کبھی اُس تک

[illegible]

نہ پہونچ سکیگا چاہے وہ لاکھون فوج کیون نہ لاوے۔ اور اب تک اس قلعہ مین سیندھیا کے ایک ہزار سپاہی مجنے ہوئے لڑائی کے سب سامان سمیت اُسکے اندر موجود تھے پوفم حیران تھا کس ڈھب اس پہاڑ پر چڑھے۔

اتفاق سے ایک چور اُسے ایسا ملگیا کہ جو قلعہ مین چوری کرنے کے لیے ایک چھپی ہوئی پگڈنڈی سے اُس پہاڑ پر چڑھ جایا کرتا تھا۔ پوفم نے یہ رستہ اُس سے معلوم کرلیا۔ دوسرے دن سورج نکلنے سے پہلے آگے آپ ہوا اور پیچھے فوج سیڑھیان لگاکر رستے لٹکاکر کھونٹیان گاڑکر گھانس کی جڑین پکڑکر یہ اُسوقت نہین معلوم ہوتا تھا کہ آدمی ہین یا بندر سب کے سب بات کی بات مین اُسی راہ پہاڑون پر پہونچ دیوارون کو ڈانک قلعہ کے اندر داخل ہوگئے مرہٹون نے جو یکایک آنکھ ملتے ہوئے اپنے بسترون سے اُٹھکر دشمنون کو قلعے کے اندر موت کی طرح سرپر پایا چھکے چھوٹ گئے اُسی دم قلعہ چھوڑ بھاگے۔

اُدھر گوڈارڈ نے بسین لیا اور بمبئی کی فوج نے لنکن مین پیشوا کے سپاہیون کو بھگایا اُدھر بنگالہ کی فوج نے سرونج مین سیندھیا کے لشکر کو ایک اور شکست دے دی لیکن دکھن مین بکھیڑا بڑھتا دیکھکر

۱۷۷۵ء اور کونسل والون کو اپنے خلاف پا کر سنہ ۱۷۷۵ء مین گورنر جنرل سنے سیندھیا سے تو اس شرط پر صلح کر لی کہ سوائے اُس علاقہ کے جو گوہد کے رانا کو دیا گیا تھا باقی جو کچھ جمنا پار انگریزون کے ہاتھ لگا تھا سیندھیا کو لوٹا دیا جائے۔ اور پیشوا سے اس شرط پر صلح کر لی کہ بسین سمیت جو کچھ انگریزون نے پورندر مین صلحنامہ لکھے جانے کے بعد فتح کیا سب پیشوا کو لوٹا دیا جائے۔ اور پیشوا کرناٹک مین اُن سب علاقون کو جو حیدر علی نے دبا لیے تھے اُس سے انگریزون کو دلوا دے۔ اور سوائے پرتگیزون کے یعنی پرتگال والون کے اور کسی فرنگی کو اپنے ملک مین کچھ کاروبار نہ کرنے دے۔ کیونکہ انگریزون کو کھٹکا فرانسیسیون کا تھا جڑ و بیخ سیندھیا لے قبضہ مین رہنے دے۔ اور اگر رگھوناتھ راو سیندھیا کی عملداری مین رہے تین لاکھ روپیہ سال اُسے پیشوا کے یہان سے گزارے کو ملا کرے۔

۱۷۷۸ء سنہ ۱۷۷۸ء مین فرانسیسیون اور انگلستان کے درمیان لڑائی شروع ہو جانے کے سبب انگریزون نے یہان سے فرانسیسیون کو بالکل بیدخل کر دیا۔ بنگالہ کی فوج نے چندرنگر پر قبضہ کیا۔ مندراج کی فوج نے پُوچیری لیکر اُسکا قلعہ ڈھا ڈالا۔ اور کاریکال اور مچھلی بندر اور ماہی بھی چھین لیا۔

حیدر علی سے انگریزون کا جو صلحنامہ ہوا تھا اسمین شرط تھی کہ بچاؤ کے لیے دونون ایک دوسرے کی مدد کرین لیکن جب مرہٹون نے ۱۷۷۱ء مین حیدر علی پر چڑھائی کی۔ تو انگریزون نے اُسے کچھ بھی مدد نہ دی۔ اس بات کی اُسکے جی مین بڑی لاگ تھی۔ ۱۷۸۰ء مین ایک لاکھ فوج لیکر چڑھ آیا اور انگریزی عملداری مین ہر طرف لوٹ مار مچا دی۔ جو سب فرانسیسی وغیرہ فرنگی اور جگہون سے نکالے گئے تھے اکثر اُسنے اپنی فوج مین بھرتی کر لیے تھے انھین کا بڑا بھروسا تھا۔ اور توپخانہ بھی اُسکا سو توپون کا اچھا سجل تھا۔ انگریزی فوج جو مندراج کے پاس اکٹھا ہوئی کُل پانچہزار تھی پہلی ہی لڑائی مین فاش شکست کھائی جب بچے مندراج چلے آئے بڑی گھبراہٹ پڑی لیکن کلکتہ سے روپیہ اور سپاہ کی مدد بہت جلد پہونچی۔

تب تک ہندوستانی سپاہی جہاز پر نہین چڑھتے تھے۔ اسی لیے ساری راہ خشکی گئے اُنکے پہونچنے پر سات ہزار کی جمعیت ہو گئی۔ کچھ فوج مدد کے لیے بمبئی سے بھی آگئی۔ انگریزون کو اپنے قلعہ اور شہر بچانے کی فکر تھی اور دشمن کو اُنکے لینے کی۔ غرض خوب لڑائیان ہوئین۔ دونون طرف کے بہادرون نے اپنی اپنی بہادریان دکھلائین۔

کبھی کوئی ایک کا قلعہ یا شہر یا گانوٗن دوسرے کے قبضہ مین
چلا جاتا کبھی وہ اُسی کو اپنے قبضہ مین لے آتا یا دوسرے کا
قلعہ شہر اور گانوٗن جا دباتا کبھی ایک کی فوج دیکھکر یا اُسکی آمد
سُنکر یا رسد چُک جانے پر دوسرے کی فوج آپ سے آپ
ہٹ جاتی۔ کبھی تھوڑی ہونے پر بھی جی کھولکر ایسی لڑتی کہ یا تو فتح
پاتی یا اُسی جگہ کٹ جاتی۔

۱۷۸۱ء ۱۷۸۱ء مین پہلی جولائی کو گڑ الور کی راہ مین آٹھ ہزار انگریزی
فوج نے اسّی ہزار دشمن کی فوج کو ایسی شکست دی کہ اِسکے
دس ہزار آدمی کھیت رہے۔ اِنکے گھائل ملا کر بھی تین سو آدمی
کام نہ آئے۔ ستائیسوین ستمبر کی لڑائی مین حیدر علی نے اپنا توپخانہ
بچانے کو جان بوجھکر اپنے پانچہزار سوار کٹوا دیے گویا کسی
کھیت کی موٗلی تھے۔

دسمبر مین اسّی برس کے اوپر ہو نکر حیدر علی اِس دنیا سے
اُٹھ گیا اور اُسکا بیٹا ٹیپو اُسکی جگہ مسند پر بیٹھا۔ ٹیپو کے معنی اِس ملک
۱۷۸۴ء کی زبان مین شیر ہی لڑائی کچھ دن اور بھی ہوا کی۔ لیکن ۱۷۸۴ء کی
گیارھوین مئی کو صلح ہو گئی جسنے جسکا جو کچھ لیا تھا اُسے واپس
دے دیا۔ آگے کے لیے عہد نامہ لکھ گیا۔ اِس عرصہ مین فرانسیس

اور انگلستان کے درمیان بھی صلح ہو گئی تھی۔ کہین کچھ لڑائی باقی
نہین تھی۔

۱۷۷۵ء

۱۷۷۵ء سے یعنی جب سے آصف الدولہ نے بنارس کا
علاقہ کمپنی کو دے دیا راجہ چیت سنگھ بنارس کا راجہ سرکار کمپنی
انگریز بہادر کے تابع ہوا۔ یہ راجہ بلونت سنگھ کا بیٹا تھا۔ پر بیاہی ہوئی
رانی سے نہ تھا۔ انگریزون نے بائیس لاکھ روپیہ سال خراج مقرر
کر کے اس علاقہ کی بحالی کا عہد نامہ راجہ چیت سنگھ کے نام لکھدیا

۱۷۷۸ء

۱۷۷۸ء تک راجہ چیت سنگھ نے برابر وہ روپیہ ادا کیا۔

وارن ہیسٹینگز کے دل مین راجہ چیت سنگھ کی طرف سے رنج
آگیا تھا اور اُسکا سبب یہ تھا کہ جن دنون مین وارن ہیسٹینگز کو
کونسل کے کئی ممبرون نے یہان سے نکالنا چاہا تھا اور آپ کُل مختار
ہو گئے تھے۔ راجہ چیت سنگھ کا وکیل اِن ممبرون کے پاس جایا
کرتا تھا۔ ندان ہیسٹینگز نے لڑائیان پیش ہونے کے سبب فوج خرچ
کے لیے راجہ سے پانچ لاکھ روپیہ سال طلب کیا۔ راجہ نے بہتیرا کہا
کہ بائیس لاکھ کا عہد نامہ ہو گیا ہے لیکن کمزور کی کون سنتا ہے
راجہ کو اُس سال پانچ لاکھ دینا ہی پڑا۔ دوسرے سال اُسکی طلبی
کے لیے سرکاری سپاہ آئی راجہ کو پانچ لاکھ روپیہ کے سوا سپاہ کا

خرچ بھی دینا پڑا تیسرے سال راجہ نے اُسکی معافی کے لیے
دو لاکھ روپیہ ہیسٹنگز کو کلکتہ مین اپنے وکیل کے ہاتھ تحفہ کے طور پر
بھیجا ہیسٹنگز نے وہ بھی رکھا پانچ لاکھ بھی لیا۔ اور لاکھ روپیہ جرمانہ کے
نام سے وصول کیا۔

۱۷۸۱ء

۱۷۸۱ء مین پانچ لاکھ کے سواے پہلے تو دو ہزار لیکن پھر
ایک ہی ہزار سوار طلب کیے۔ راجہ نے آدھے سوار آدھے
بندوقچی پیادے طیار کیے پر جب ہیسٹنگز اسپر بھی راضی نہوا راجہ نے
بیس لاکھ نذرانہ داخل کرنے کا پیغام بھیجا ہیسٹنگز نے پچاس لاکھ
طلب کیا اور بنارس کی طرف تری کی راہ سے روانہ ہوا۔ راجہ نے
بکسر مین پہونچکر بیرون پر پگڑی رکھدی لیکن ہیسٹنگز کا دل اُسپر
بھی نہ پسیجا۔

بنارس پہونچکر شوالہ پر یعنی جہان راجہ ٹھہرا تھا دو کمپنی تلنگون کا
پہرا بھیجدیا۔ راجہ نے اُسپر بھی کچھ سر نہ اُٹھایا لیکن راجہ کے نوکر اپنے
مالک کا قید ہونا سُنکر شوالہ کے گرد گھر آئے اس ہجوم کی خبر پاکر ہیسٹنگز نے
دو کمپنی تلنگون کی اور بھیجدین۔ راجہ کے آدمیون نے اِنکو اندر
جانے سے روکا کپتان نے توپ سر کی بلوہ ہوگیا تلوارین چلنے لگین
ایک سرکاری چوبدار چیت رام نے راجہ سے بڑی بے ادبی کی

کہنے لگا کہ یہان ایک ایک سپاہی گورنر جنرل ہے اگر تمھارا کوئی آدمی
ذرا بھی چون کریگا تمھارے اور تمھاری رانیون کے پیرون مین رسّیان
باندھ کر سر بازار کھینچتا ہوا لارڈ کے سامنے لیجاؤنگا راجہ نے پیر پھیلا دیا
کہ لا بھائی رسّی اور باندھ دیر کیون کرتا ہے۔ راجہ کے چچیرے بھائی
بابو مینار سنگھ کے مُنھ سے یہ نکل گیا کہ کسکا مقدر ہے جو راجہ کے
پیر مین رسّی باندھے چیت رام بولا کہ جیت سنگھ اور چیت رام کی گفتگو مین
دوسرا کون مسخرہ دخل دیتا ہے۔

مینار سنگھ ہونٹ کاٹکر چپکا ہو رہا جب باہر بلوہ ہوا۔ چیت رام اپنی
موت سے اچیت اُچھل کر راجہ سے جا لپٹا اور تلنگون کو پکارا۔ جب
تلنگے تلوار لیکر راجہ کی طرف دوڑے۔ راجہ کے ساتھیون نے جھٹ
پہرے مین سے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے۔ بابو مینار سنگھ کے بیٹے ٹنکو سنگھ نے
ایک ہی تلوار مین چیت رام کا کام تمام کیا بھیتر بھی لڑائی شروع ہو گئی
تلنگون کے پاس کارتوس نہ تھا سب کے سب مارے گئے اگر راجہ
مینار سنگھ کی صلاح مانتا اور اپنی سپاہ سمیت اُسوقت مادھو داس کے
باغ مین جہان ہیسٹنگز کا ڈیرہ تھا اور بے فوج وہ اکیلا رہ گیا تھا جاکر
اُسے اپنے قابو مین کر لیتا اور پھر منت سماجت سے پیش آتا۔ اپنی دلی
مراد کو پہونچتا لیکن راجہ نے سدانند بخشی کی صلاح پسند کی اور کھڑکی کی راہ

بگڑیون کے وسیلہ سے اُتر کشتی پر سوار ہو گنگا پار رام نگر چلا گیا۔ اور پھر وہان سے کچھ دن اپنے قلعون مین ٹھہر کر جب سرکار کی ہر طرف فتح اور اپنے سپاہیون کی شکست سُنی گوالیار کو بھاگ گیا۔ ہیسٹنگز نے بلونت سنگھ کے نواسے راجہ مہیپ نرائن سنگھ کو بنارس کے راج پر بٹھایا۔ گویا حق حقدار کو پہونچایا لیکن بیچارے چیت سنگھ کے نکالنے سے جیسا بچار اتھا۔ ایسا کچھ خزانہ ہاتھ نہ لگا کہتے ہین کہ راجہ چیت سنگھ کا دیوان بابو اوسان سنگھ اپنے مالک سے بگڑ کر ہیسٹنگز سے جا ملا تھا۔ اور اُسی نے اُسکے کان بھرے تھے کہ راجہ کے پاس کرورون روپیہ کا خزانہ ہے ذراسی دھمکی مین دے دیگا۔

۱۷۸۵ء ۱۷۸۵ء مین ہیسٹنگز استعفا دیکر انگلستان کو چلا گیا اور مکفرسن جو کونسل کا بڑا ممبر تھا گورنر جنرل کے عہدہ کا کام انجام دینے لگا۔

۱۷۸۴ء ادھر انگلستان مین ۱۷۸۴ء کے درمیان پارلامنٹ کے حکم سے ایک محکمہ بورڈ آف کنٹرول کا مقرر ہو گیا تھا اُسمین بادشاہی کونسل کے چھ وزیر بیٹھتے تھے۔ اور وہ کورٹ آف ڈائرکٹرس سے بالادست تھے تجارت کے سوا ہندوستان کے سارے کامون پر اُنکو پورا اختیار تھا۔ اور کورٹ آف ڈائرکٹرس کو سب کام اُنکی مرضی کے بموجب کرنا پڑتا تھا گورنر اور گورنر جنرل بھی اُنھین کی

منظوری سے مقرر ہوتا تھا۔ ندان بورڈ آف کنٹرول کے مقرر ہونے سے یہان کے کامون مین بڑا فرق آگیا۔ ابتک یہان والون کو نری کمپنی یعنی سوداگرون کی ایک جماعت سے کام تھا۔ اوراب انگلستان کے بادشاہی وزیرون سے کام پڑا دشمنون کا زور گھٹا۔ اور رعیت کا بھروسا بڑھا۔

لارڈ کارنوالس

۱۷۸۶ء

۱۷۸۶ء مین لارڈ کارنوالس گورنر جنرل مقرر ہوا اور یہان آیا۔

ٹروانکوڈ کے راجہ سے انگریزون کا عہدنامہ ہوگیا تھا

۱۷۸۹ء

اسی لیے جب ۱۷۸۹ء مین ٹیپو نے ناحق تکرار بڑھا کر ٹروانکوڈ پر چڑھائی کی انگریزون کو راجہ کے بچاؤ کے لیے ٹیپو پر چڑھائی کرنی پڑی۔

لارڈ کارنوالس حیدرآباد کے نواب نظام الملک اور پیشوا سے آپس کی مدد کا قول وقرار لیکر خود مندراج گیا اور ٹیپو کے ملک میسور پر چڑھائی کردی بمبئی سے بھی کچھ انگریزی فوج آئی تھی ضلع ضلع گھاٹی گھاٹی اور قلعے قلعے لڑائی ہونے لگی۔ جب ٹیپو کے کئی مضبوطی مین مشہور پہاڑی قلعے سرکار کے قبضے مین آگئے۔

۱۷۹۲ء اور سرکاری فوج لڑائی بھڑتی فتح کے نشان اُڑاتی ۱۷۹۲ء مین میسور کی دارالحکومت شہر رنگ پٹن کے اندر جا پہونچی اور قریب تھا کہ قلعے پر جسمین ٹیپو گھسا ہوا تھا حملہ کرے۔

ٹیپو نے اپنے دو نون لڑکون کو دل مین لارڈ کارنوالس کے پاس بھیجدیا۔ اور تین کرور تیس لاکھ روپیہ لڑائی کا خرچ اور آدھا ملک انگریز اور نواب مرہٹون کو دیکر آپس مین سب کے ساتھ صلح رکھنے کا عہدنامہ لکھدیا۔ اُس آدھے ملک سے جو ٹیپو نے دیا انگریزون کے حصے مین ملیبار کورگ ڈنڈیگل اور بارہ محال آیا۔

۱۷۹۳ء ۱۷۹۳ء مین انگریزون کی فرانسیسیون سے پھر لڑائی چھڑ جانے کے سبب سے پونڈیچیری وغیرہ اُنکے علاقون مین سرکار نے اپنا قبضہ کرلیا۔ لارڈ کارنوالس انگلستان کو سدھارا۔

بنگالہ اور بنارس مین زمینداروں کے ساتھ استمراری بندوبست اُسی نے کیا۔ جب تک رہیگا اُسکا نام اس دیس مین نیکی کے ساتھ بنا رہیگا۔

لارڈ کارنوالس کی جگہہ سر جان شور جو کونسل کا اول ممبر تھا

۱۷۹۵ء گورنر جنرل ہوا۔ ۱۷۹۵ء مین کرناٹک کا نواب محمد علی مر گیا۔ اُسکا بڑا بیٹا عمدۃ الامرا اُسکی جگہہ پر بیٹھا۔

۱۷۹۷ء

۱۷۹۷ء مین نواب وزیر آصف الدولہ مرگیا- وزیر علی اُسکی جگہ پر بیٹھا لیکن پیچھے سے سرکار کو معلوم ہوا کہ وہ اُسکا اصلی لڑکا نہین ہے تب وزیر علی کو مسند سے اُٹھا کر آصف الدولہ کے بھائی سعادت علی خان کو مسند پہ بٹھایا سعادت علی خان نے انگریزون کو اودھ مین دس ہزار فوج رکھنے کے لیے چھہتر لاکھ روپیہ سال خرچ دینے کا عہدنامہ لکھدیا اور الٰہ آباد کا قلعہ بھی اُنکے حوالہ کیا-

ارل آف مارنگٹن یعنی مارکوئیس آف ویلزلی

۱۷۹۸ء

۱۷۹۸ء سر جان شور نے انگلستان جاکر لارڈ ٹین موتھ کا خطاب پایا- اور یہان اُسکی جگہ پر ارل آف مارنگٹن جو پھر پیچھے سے خطاب پاکر مارکوئیس آف ویلزلی کہلایا گورنر جنرل ہوکر آیا- اگرچہ ٹیپو نے مشکل کے وقت انگریزون سے صلح کرلی تھی- پر لاگ کی آگ سے اُسکی چھاتی پر ابتک جلتی رہی-

مارنگٹن کو ثابت ہوگیا کہ وہ فرانسیسیون سے خط کتابت رکھتا ہے اور اُنکے ملک سے مدد منگانے کی فکر کرتا ہے- یہ بڑا زبردست گورنر جنرل تھا- جھٹ پٹ مندراج مین فوج جمع ہونے کا حکم دے دیا- اور ٹیپو کو لکھ بھیجا کہ یا تو ملیبار کی طرف سمندر کنارہ کے سب علاقے دے کر اور فوج جمع ہونے مین جو خرچ پڑے اُسے

جھکا کر آگے کو عہد نامہ لکھدو کہ فرانسیسیون سے کبھی کسی طرح کا کچھ
سروکار نہ رکھوگے جو فرانسیسی تمھاری عملداری مین ہون نرت
نکال باہر کرو اور سرکاری رزیڈنٹ کو اپنے یہان رہنے کی جگہ دو
نہین تو سرکار کو اپنا دشمن جانو۔ جب ٹیپو نے اُسکا کچھ جواب نہ دیا
مندراج اور بمبئی دونون طرف سے انگریزی فوج نے اُسکے ملک پر
چڑھائی کی حیدرآباد کے نواب کی فوج بھی انگریزون کے ساتھ تھی
پیشوا اسیندھیا کی بہکاوٹ سے الگ رہا۔ سرینگ پٹن سے بیس کوس
اِدھر انگریزون کی ٹیپو سے لڑائی ہوئی ٹیپو شکست کھاکر پیچھے ہٹا! ور
یہ سوچکر کہ انگریزی فوج اُسی راہ سے آویگی جس سے پہلے آئی تھی
بالکل گھاس اور چارا جو اُسمین تھا ناس کروادیا۔ لیکن جب سُنا کہ
انگریزون نے دوسری راہ لی اسکا جی بالکل ٹوٹ گیا۔ اور اپنے
سپاہیون سے صاف کہا کہ اب میرے دن آن پہونچے۔ اُنھون نے
یہی جواب دیا کہ آپکے ساتھ ہم بھی کٹ مرینگے۔ ندان۔ انگریزون نے
جاکر سرینگ پٹن گھیر لیا۔ نواب اور پیشوا کی فوج تو تماشا دیکھتی تھی لیکن
گورنر جنرل سپاہیون کا کام کرتا تھا۔ چوتھی مئی کو قلعہ پر حملہ ہوا۔ اور
انگریزی نشان پھرایا۔ ٹیپو کی لاش ہاتھ لگی لڑکے اُسکے حاضر ہوگئے۔
نوسو انتیس توپ ایک لاکھ بندوق سازوسامان سمیت اور ایک کرو

ایک لاکھ کے قریب نقد اور جواہر انگریزون کے ہاتھ لگا۔ قاعدہ کے بموجب ٹیپو کا سارا ملک سرکار اور نواب کے درمیان بٹ جانا چاہیے تھا۔ لیکن گورنر جنرل نے مناسب نہ سمجھا کہ نواب کی عملداری زیادہ بڑھائی جاوے اسی لیے کچھ تو آپس مین بانٹ لیا۔ اور باقی میسور کے پُرانے راجہ کے وارثون مین سے جسے حیدر علی نے وہان سے بیدخل کر دیا تھا جُنکر اُسکے حوالہ کیا۔ اور شرط یہ کر لی کہ حفاظت کے لیے فوج ہمین سرکاری رہیگی خرچ سات لاکھ سال ذمہ راجہ کے۔ اور جب ضرورت پڑے تو انتظام بھی ملک کا سرکار اپنے طور پر کرے

تنجور کا راجہ تلجاجی لاولد ہونے کے سبب ایک دس برس کے لڑکے سرو وجی کو گود لیکر مر گیا تھا اُسکے بھائی امر سنگھ نے گدی کا دعوی کیا۔ سنہ ۱۸۰۰ء مین سرکار نے بہت تحقیقات کے بعد گدی سرو وجی کو دی لیکن ملک کی آمدنی سے اُسکے لیے ایک اچھا سا پینشن مقرر کر کے دیوانی فوجداری کا اختیار آپ لے لیا۔ سورت کے نواب کے مرنے کے بعد یہی حال وہان کا بھی ہوا اور کرناٹک کے نواب عمدۃ الامرا کے مرنے پر جب اُسکے بیٹے علی حسین نے اِن شرطون سے انکار کیا۔ تو اُسکے چچیرے بھائی عظیم الدولہ کو انھین شرطون پر نواب بنا دیا۔

سنہ ۱۸۰۰ء

سنہ ۱۸۰۱ء

وزیر علی اودھ سے نکالکر بنارس مین رکھا گیا تھا۔ جب معلوم ہوا
کہ کابل کے بادشاہ زمان شاہ سے خط کتابت رکھتا ہے اور فساد اُٹھایا
چاہتا ہے تو اُسے کلکتہ جانے کا حکم مِلا۔ وہ اس بات سے جلکر ایک دن
صبح کو چیری صاحب ایجنٹ کے یہان جب چاے پینے کو گیا۔
باتون ہی باتون مین اُنھین کاٹ ڈالا۔ کپتان کانوے صاحب
اور گریم صاحب کو بھی قتل کیا۔ پھر وہان سے جھپٹ کر ڈیوس صاحب
جج کی کوٹھی پر پہونچا۔ یہ کوٹھی دو منزلی ہے۔ صاحب ایک برچھا لیکر
اِس جوانمردی سے سیڑھی پر آکھڑے ہوے کہ کوئی قدم نہ بڑھا سکا۔ اسی
عرصے مین فوج آگئی ڈیوس صاحب بچ گئے۔ وزیر علی بھاگا جیپور چلا گیا
وہان کے راجہ نے اُسے پکڑ کر انگریزون کے حوالہ کر دیا۔ لیکن اتنا
اقرار کر لیا۔ کہ نہ وہ مارا جاوے نہ اُسکے پانوٗن مین بیڑی ڈالی جاوے
انگریزون نے اُسے کلکتہ لیجاکر قلعہ مین ایسی ایک کوٹھری کے اندر قید کیا
کہ اُسکو پنجرا ہی کہنا چاہیئے ہے۔

سعادت علی خان فوج خرچ نہ ادا کر سکا اِسی لیے سرکار نے
فوج خرچ کے بدلے دوآبہ کا ملک اور روہیلکھنڈ اُس سے لے لیا
نیا عہد نامہ لکھا گیا۔ کہ نواب رزیڈنٹ کی صلاح کے مطابق اپنے
ملک کا انتظام درست کرے۔ اور اِس انتظام سے فرخ آباد کا

نواب بھی سرکاری پنشن دار بنگیا۔ ٹیپو پر فتح پانے کے انعام مین گورنر جنرل کو مارکوئیس کا خطاب ملا۔ اِسی عرصہ مین فرانسیسیون کے حملہ سے مصر کو بچانے کے لیے گورون کے ساتھ کچھ ہندوستانی فوج بھی یہان سے جہازون پر بھیجی گئی اور بڑا نام پیدا کر آئی۔

سنہ ۱۸۰۲ء

پیشوا ابتک گورنر جنرل کے کہنے سے باہر رہا تھا لیکن جب جسونت راؤ ہلکر نے بڑی دھوم دھام سے اُسپر چڑھائی کی تو اُسنے گھبرا کر گورنر جنرل کے کہنے بموجب اِس بات کا عہد نامہ لکھدیا کہ کسی قدر (چھ ہزار) سرکاری فوج اُسکے ملک مین رہا کرے۔ اور اُسکا خرچ اُسی کے ملک سے لیا جاوے اِدھر تو یہ عہد نامہ لکھا گیا۔ اُدھر پونا کے باہر ہلکر سے شکست کھا پیشوا کو سمندر کیطرف بھاگنا پڑا۔ انگریزون نے اُسے اپنے جہاز مین پناہ دی اور پھر بہت سی فوج اکٹھا کر کے پونا مین پہونچایا۔ ہلکر نے سرکاری سپاہ کا مقابلہ نہ کیا اپنے ملک کو چلا آیا۔ گورنر جنرل نے بہتیرا چاہا کہ پیشوا کی طرح سیندھیا اور برار یعنی ناگپور کے راجہ سے بھی عہد نامے ہو جاوین لیکن جب دیکھا کہ یہ لوگ سیدھی طرح سے نہ مانینگے تو اپنے بھائی جنرل ویلزلی کو جو پھر پیچھے سے ایسا نامی انگلستان کمانڈر انچیف ڈیوک آف ولنگٹن ہوا دکن سے اور لارڈ لیک کمانڈر انچیف کو اُتر سے ان دونون کے ملک پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا دکن مین احمد نگر سرکاری فوج کے ہاتھ آجانے سے

سنہ ۱۸۰۳ء

گوداوری پار سیندھیا کا بالکل عمل جاتا رہا - اور اُسی مہینے مین بھڑوچ بھی
سرکار کے قبضہ مین آگیا - اور ہز لارڈ لیک نے قنوج سے کوچ کر کے علیگڈھ مین
سیندھیا کی فوج کو جو پیرن صاحب فرانسیسی کے تحت مین تھی شکست دیکر
دہلی کی طرف قدم بڑھایا - پیرن سیندھیا کی نوکری چھوڑ کر انگریزون کی حمایت
مین چلا آیا - دہلی مین بھی سیندھیا کی فوج ایک فرانسیسی کے تحت مین لڑی
اور تین ہزار آدمی کام آنے کے بعد کھیت چھوڑ بھاگی - یہان لارڈ لیک نے
نام کے بادشاہ اندھے شاہ عالم سے ملاقات کی وہ ایک پھٹے پُرانے
چھوٹے سے شامیانے کے نیچے بیٹھا تھا لارڈ لیک کو بہت لنبا چوڑا
خطاب عنایت کیا اور اس بیچارے کے پاس دینے کو باقی کیا رہا تھا -

ندان کرنل اکٹرلونی صاحب کو جنھین اکثر یہان والے لونی اختر بھی
کہتے ہین کچھ سپاہیون کے ساتھ دہلی مین چھوڑ کر لارڈ لیک نے
آگرہ مرہٹون سے چھالیا اور پھر لسواڑی مین پہونچکر مرہٹون کی فوج کو ایسی
بھاری شکست دی کہ سات ہزار مارے گئے اور دو ہزار قید مین آئے
گویا سیندھیا کی کمر توڑ ڈالی -

اُدھر دکن مین سرکاری فوج نے احمد نگر لینے کے بعد آسائی کی
لڑائی مین مرہٹون کو بڑی بھاری شکست دیکر برہانپور اور اسیر گڈھ کا
مشہور قلعہ لے لیا - اور پھر ارگانوُن کی لڑائی جیت کر اور گاولگڈھ کا

مضبوط قلعہ قبضہ مین لاکرناگپور کے راجہ کی پائی کو بچا دیا۔ نذان ناگپور کے راجہ نے کٹک کا علاقہ دیکر سرکار سے صلح کر لی اور ساتھ ہی سیندھیا نے بھی احمدنگر اور بھڑونچ سے دست بردار ہوکر عہدنامہ لکھدیا کہ پھر کبھی کسی فرانسیسی کو نوکر نہ رکھے پیشوا کو بندیلکھنڈ پر دعوے تھا اسلیے سرکار نے وہ علاقے جو دکن اور گجرات مین اس سے پائے تھے بندیلکھنڈ کے بدل اُسے لوٹا دیے۔

سنہ ۱۸۰۴ع اب خالی ایک جسونت رائو ہلکر اندور کا راجہ باقی رہ گیا۔ کہ جس نے سرکار کے سامنے سر نہین جھکایا۔ وہ اکثر سرکاری علاقون کو لوٹا کیا۔ اور کوئی بھی اپنی طرف سے نہین بھیجا۔ اسلیے اُسپر چڑھائی ہوئی پہلے کچھ تھوڑے سے سپاہی کرنل مانس صاحب کے تحت مین اُسکے مقابلہ کو گئے اور ٹونک کا قلعہ دروازہ اُتار کر فتح کر لیا۔ لیکن مکندرے کے گھاٹے مین یہ سرکاری فوج کا ٹکڑا دھوکے مین آکر بے طرح ہلکر کی فوج سے گھر گیا اور بڑی بڑی مشکلون سے وہان سے نکلکر لڑتا بھڑتا گرمی اور برسات کے سبب سیکڑون تکلیفین اُٹھاتا اور نقصان سہتا مین تیرہ ہوکر آگرہ پہونچا۔ ہلکر خوب پھولا۔ اب اُسکی شیخی کا کیا ٹھکانا تھا۔ سمجھا کہ جو ہون مین ہی ہون۔ بیس ہزار سپاہ اور ایک سو تیس توپون سے دلی کا شہر جا گھیرا وہان سرکاری فوج کل آٹھ سو تھی اور توپ گیارہ پر دلی کے رزیڈنٹ اکٹرلونی نے

اُسی مٹھی بھر فوج سے خوب مرہٹون کے دانت کھٹے کیے نو دن

سر ٹیک کر آخر چل دیے۔

ہلکر کی بہادری بھاگنے مین تھی نام ہی اُنکا مرہٹا ہے۔ یعنی مارنا اور

ہٹ جانا کسی نے ہلکر سے پوچھا تھا کہ آپ کا راج کہان ہے جسکے

چھیننے کا ہم ارادہ کرین اُسنے جواب دیا کہ اُتنی ہی زمین جسپر میرے

گھوڑے کا سایہ پڑتا ہے۔ اگر مقدور ہو۔ آو چھین لو۔ ندان لیک تو

اِس آرزو مین تھا کہ کسی طرح اِس سے دو چار ہو تو پھر تماشا دکھلاوے

اور وہ اُسکے نام سے ہوا ہوتا تھا یہان والے اکثر اپنی بیوقوفی سے

اِس بھگوڑے لُٹیرے کو بیر سمجھکر جیتے جی منت کی ڈھنڈیان چڑھانے

لگے تھے۔ ایک دن لیک نے چوبیس گھنٹے مین تیس کوس کا دھاوا مارکر

فرخ آباد کے پاس اُسے جا دبایا۔ اور اُس لڑائی مین کم سے کم تین ہزار

آدمی اُسکے مارے گئے لیکن وہ ہاتھ نہ لگا ڈیگ کی طرف بھاگ گیا

ڈیگ بھرتپور کی عملداری مین ہے بھرتپور کے جاٹ راجہ سورج مل

کے بیٹے رنجیت سنگھ نے ہلکر کو پناہ دی۔ اِس قصور کی اُسے بھی سزا

دیجانی مناسب سمجھی گئی۔ ڈیگ کا قلعہ لیک نے فتح کر لیا۔ اور جو کچھ

۱۸۰۵ء

اُسمین تھا اپنی فوج کو بانٹ دیا تیسری جنوری کو لیک نے بھرتپور گھیرا

نوین کو حملہ کیا۔ لیکن جب خندق کے کنارے پہونچے۔ تو معلوم ہوا

کہ پانی چھاتی بھر گہرا ہے۔ آدمی بہت کام آئے اکیسوین کو دوسری طرف سے حملہ کیا لیکن وہان خندق اتنی چوڑی تھی کہ پل جو بنا لائے تھے چھوٹا پڑا۔ اور جب سیڑھی جوڑکر بڑھانا چاہا پانی مین گر پڑا۔ اسمین بہت آدمی کام آئے۔ بائیسوین کو تیسری طرف سے حملہ کیا ہندوستانی سپاہی خندق پار ہوکر دیوار پر چڑھ گئے لیکن گورون نے اسوقت ساتھ دینے سے انکار کیا اسلیئے اُنھین بھی لوٹ آنا پڑا آٹھ سو چورانوے آدمی کھیت رہے دوسرے دن لیک نے اُن گورون کو جنھون نے عدول حکمی کی تھی بہت شرمندہ کیا اُنھون نے غیرت مین آکر بڑے زور شور سے چوتھا حملہ کیا لیکن اِس عرصے مین قلعہ والون نے برج اور دیوار کی مرمت کرلی تھی۔ راہ نہ ملی۔ ہزار سے اوپر آدمی مارے گئے۔ ندان اِن چار حملون مین تین ہزار سے اوپر سرکاری فوج کا نقصان ہوا لوگ تھکے ماندے اور بیدل ہوگئے۔ گولہ باروت بھی باقی نہ رہا۔ رسد کا سامان خرچ مین آگیا۔ ناچار لیک کو فوج ہٹانی پڑی۔ یہ اِس ملک مین ایک ہی قلعہ ہے کہ جسکے سامنے سے کسی سبب سے بھی کبھی سرکاری فوج ہٹی۔ ہمنے بھرتپور والون کی زبانی سُنا ہو کہ لڑائی کے وقت یہ راجہ رنجیت سنگھ دوہر اوڑھے اور ہاتھ مین لٹھ لیے قلعہ کی دیوارون پر گھومتا تھا اور گولہ انداز اور سپاہیون سے

بھی کہتا رہتا کہ بھائی قلعہ تھا رہی ہے،، اور جب وہ کہتے کہ آپ

یہان سے ہٹ جائین گولے اولے کی طرح برس رہے ہین۔

تو جواب دیتا کہ ،،بھیا جا کے نام کی چٹھی بھگوان کے گھر سے وا ہین بندھی

آوت ہے ابہی کو گولہ لگت ہے،، اور جب سنا کہ لیک نے فوج ہٹالی

بڑی دور اندیشی کی اپنے سب سرداروں کو جمع کرکے کہا کہ بھائیو یہ ہم

سب کی طاقت نہ تھی کہ انگریزوں کو ہٹا سکین یہ بڑی مالک کی مہربانی ہے

کہ میری بات رہ گئی۔ پر اب مناسب یہ ہے کہ ہلکر سے کہدو کہ کسی طرف کی

راہ لے میرا بوتا نہین کہ انگریزوں کے دشمن کو پناہ دون اور اپنے

لڑکے کنور رندھیر سنگھ کو قلعہ کی کنجی دے کر لیک کے پاس بھیجدیا۔

لیک نے بھرتپور والون کی بڑی خاطر داری کی راجہ نے بیس لاکھ روپیہ

لڑائی کا خرچ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ لیک نے صلحنامہ پر

دستخط کردیا۔

لارڈ ولزلی کے اس بھاری منصوبے کی قدر کہ ہندوستانی

فسادی رئیسون کو زیر کرکے یکبارگی جھگڑے فساد کی جڑ مٹادے

اور سارے ملک مین امن و چین جاوے۔ انگلستان مین نہوئی

کمپنی کے شریک آخر سوداگر تھے لڑائی کے خرچ سے گھبرا گئے۔ اس

بڑے نامی گورنر جنرل کا استعفا منظور کرلیا۔ اور لارڈ کارنوالس کو

۱۷۹۳ء

جو ۱۷۹۳ء مین اس عہدے سے استعفا دے کر گیا تھا پھر گورنر جنرل مقرر کرکے کلکتہ کو روانہ کیا۔ لارڈ کارنوالس کی راے مارکوئیس ویلزلی سے بالکل برخلاف تھی۔ بلکہ ہم تو یہی کہینگے کہ اُس مالک پیدا کرنے والے کی راے سے بھی برخلاف تھی کیونکہ مارکوئیس ویلزلی تو یہان کے فسادی رئیسون کو زیر کرکے اکھنڈ راج اپنی سرکار کا جمانا چاہتا تھا اور لارڈ کارنوالس اُنھین بچاتا بلکہ اکثر علاقے جو سرکاری تحت مین آگئے تھے اُنکو بھی لوٹا دیتا۔ کون جانے یہی سبب تھا کہ تیسوین جولائی کو تو وہ کلکتہ مین پہونچا۔ اور ۵۔ اکتوبر کو غازی پور مین اس دنیا سے چل بسا مقبرہ اُسکا وہان دیکھنے کے لائق ہے۔ سر جارج بارلو جو اُسوقت کونسل کے اول میمبر تھے گورنر جنرل کے عہدہ کا کام انجام دینے لگے اور وہی پھر اُس عہدہ پر بورڈ آف کنٹرل کی منظوری سے مقرر ہوے۔

سیندھیا سے فوراً صلح ہوگئی اور ہلکر سے پنجاب مین بیاسا کے کنارے جہان وہ سکھون سے مدد لینے کو گیا تھا عہدنامہ لکھوالیا۔ جیپور اور بوندی پر سے کہ وہان کے راجہ سرکار کے وفادار دوست تھے حفاظت کا ہاتھ بالکل کھینچ لیا۔ اور مرہٹون کا گویا اُنھین شکار بنادیا۔ جیپور کے وکیل نے خوب کہا تھا کہ سرکار نے

اپنا ایمان اپنی ضرورت کے تابع کرلیا۔

۱۸۰۶ء

اسی عرصے مین کہین مندراج کے کمانڈر انچیف نے کوئی حکم اس ڈھب کا جاری کردیا تھا کہ پلٹن کے سپاہی پریٹ پر کان مین بالی پہنکر یا ماتھے مین تلک لگا کر نہ جایا کرین۔ اور پوشاک بھی کچھ نئی قسم کی پہنین۔ سپاہیون نے یہ جھوٹا شبہہ کرکے کہ سرکار کو ہمارے دھرم مین دخل دینا منظور ہے بلور کے قلعہ مین جہان ٹیپو کا گھر بار نظربند رکھا گیا تھا انگریزی افسر اور گورون پر یکایک حملہ کردیا۔ لیکن جب کرنل جلسپی ارکاٹ سے ہندوستانی اور انگریزی رسالون کے سوار اور توپین لیکر بلور مین پہونچا سپاہی کوئی چار سو تو مارے گئے۔ باقی کچھ قید ہوے اور کچھ معاف کردیے گئے۔

دونون پلٹنون کا نام جنکے سپاہیون نے یہ بلوہ کیا تھا فوج کی فہرست سے کٹ گیا بعضے ایسا بھی گمان کرتے ہین کہ اسمین ٹیپو سلطان کے گھر والون کی سازش تھی پر ثبوت نہین ملا۔ جو ہو ٹیپو کے گھروالے نظربند رہنے کو کلکتہ بھیجے گئے اور انکی پنشن گھٹائی گئی مندراج کے گورنر لارڈ ولیم بنٹنک جسے یہان والے لارڈ ٹینگ کہتے ہین اور کمانڈر انچیف کی بدنامی ہوئی دونون ولایت چلے گئے۔

لارڈ منٹو گورنر جنرل

۱۸۰۷ء آخر جولائی ۱۸۰۷ء مین لارڈ منٹو گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا
اور سر جارج بارلو لارڈ بنٹینک کے عہدہ پر مندراج چلا گیا
۱۸۱۲ء لارڈ منٹو کو پانچ برس تک کچھ فوج بندیلکھنڈ مین رکھنی پڑی ۱۸۱۲ء
مین کالنجر کا قلعہ ہاتھ لگا۔ اور وہان کا بکھیڑا طے ہوا۔
سرکار کو فرانسیس کے مشہور شاہنشاہ نپولین بونا پارٹ
کی طرف سے ہندوستان پر حملہ ہونے کا کھٹکا تھا۔ اور ان
دنون مین اُسکا ایک وکیل بھی بڑی دھوم دھام سے ایران
کے بادشاہ کے پاس آیا تھا اسلیے لارڈ منٹو نے بیچ کے ملک والے
یعنی پنجاب افغانستان اور ایران کے والون سے قول و قرار
کرلینا مناسب سمجھا۔
پنجاب مین رنجیت سنگھ سکھون کا راجہ بن بیٹھا تھا اور ہر طرف سے
۱۸۰۸ء ملک دباتا چلا جاتا تھا۔ یہانتک کہ ستلج اس پار اپنی فوجین اُتار لایا
اور جمنا کو اپنے راج کی سرحد بنانا چاہا۔ جب لارڈ منٹو کی طرف سے
چارلس مٹکاف اُسکے پاس پہونچا۔ وہ اُسکے سمجھانے کو پہلے تو کچھ
خیال مین نہ لایا۔ لیکن اکٹرلونی کا فوج سمیت لودھیانہ مین پہونچنا سنکر

۱۸۰۹ء

اسطرف سے بالکل نراس ہوگیا۔ اور ستلج کو سرحد مانکر پچیسوین اپریل ۱۸۰۹ء مین دوستی کے عہدنامہ پر دستخط کردیا۔

افغانستان کے تخت پر احمد شاہ درّانی کا پوتا شجاع الملک تھا اُسکے پاس لارڈ منٹو کی طرف سے مونٹ اسٹوارٹ انفنسٹن پہونچا شجاع الملک نے بڑی خاطر داری کی لیکن دوستی کے لیے سرکار سے مدد کے طور پر کچھ روپیہ مانگا وہ لارڈ منٹو نے منظور نہین کیا۔ ایران مین انگلستان کے خود بادشاہ کی طرف سے وکیل آیا اور یہان سے بھی سر جان مالکم بھیجا گیا۔

مندراج کی فوج مین سپاہیون کے ڈیرون کے خرچ کا افسرون کو ٹھیکہ کے طور پر کچھ مقرر چلا آتا تھا۔ سر جارج بارلو نے اِس طریقہ کو موقوف کرنا چاہا۔ اسمین اور کئی اور بھی باتون مین فوجی اور ملکی صاحبون کے دلون کے درمیان فرق آگیا۔ گورنر کو بادشاہی فوج اور ہندوستانی سپاہیون پر بھروسا تھا۔ حکم دیا کہ کمپنی کی پلٹنون مین جنکی طرف سے کھٹکا پیدا ہوا تھا گورے اور سپاہی اپنے افسرون سے جدا کردیے جائین۔ اسیر نتر پٹنگ پٹن مین افسرون نے بلوہ کیا بادشاہی فوج کو قلعہ سے باہر نکال دیا۔ اور باہر چھاونی پر گولہ چلانا شروع کیا۔ جیتل درگ کی سرکاری فوج بھی اُنکے شامل ہونے کو آتی تھی لیکن

بادشاہی ڈراگون کے رسالے نے راستہ ہی مین تتر بتر کردی۔

حیدرآباد مین بھی سرکاری فوج سرکشی پر مستعد ہوئی تھی اور جلنا اور موسلی پٹن کی فوج کو شامل ہونے کے لیے چھٹی بھیجی تھی۔ لیکن پھر کچھ سمجھ گئی۔ قصور معاف چاہا۔ لارڈ منٹو اُسوقت مندراج مین تھا۔ بیس افسرون کو موقوف کیا باقی کا قصور معاف کردیا۔ ۱۸۱۳ء مین سرکارکمپنی کو پارلامنٹ سے اس ملک کی نئی سند ملی۔ اور اُسکی شرطون کے بموجب انگلستان کے تمام سوداگرون کو اس ملک مین تجارت کرنے کی اجازت حاصل ہوگئی۔

۱۸۱۳ء

اُسی سال کے آخر مین لارڈ منٹو اپنے کام سے مستعفی ہوا۔ اور ارل آف مائرا گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا۔

ارل آف مائرا

نیپال والے بہت دنون سے اپنا راج بڑھاتے چلے آتے تھے یہان تک کہ انگریزی عملداری پر ہاتھ پھیلانے لگے۔ جب سمجھانے بجھانے سے کچھ کام نہین نکلا سرکار نے لڑائی کی طیاری کی راجہ بالک تھا راج کا کام کاجی بھیم سین کرتا تھا۔ فوج جنگی بارہ ہی ہزار تھی پر اُسکی مضبوطی اور بہادری پر پورا اعتبار تھا پینتیس سو آدمی جنرل جلسپی کے ساتھ سہارنپور سے دہرہ دون گئے اور وہان سے ڈھائی کوس کے

۱۸۱۴ء

تفاوت پر نیپالیون کے کلنگا نام قلعہ پر حملہ کیا قلعہ مین کل چھ سو نیپالی تھے لیکن جنرل جلبسپی مارا گیا۔ اور سرکاری فوج کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ بس پچیس دن مین جب دہلی سے بھاری توپین آن پہونچین تین دن کے گولے برسنے مین قلعہ کے اندر کل ستر آدمی جیتے باقی رہ گئے سرکاری فوج کے ہاتھ وہ بھی نہین لگے قلعہ دار کے ساتھ کسی طرف کو نکل گئے انکی اس جوانمردی سے نیپالیون کا دل بہت بڑھا اور سرکاری فوج کو نقصان اُٹھانا پڑا۔ کلنگا سے سرکاری فوج پچھم سرمور کی دارالحکومت ناہن کے پاس جیتک کا قلعہ لینے کو گئی لیکن وہان اسکی کوشش بیفائدہ ہوئی قلعہ پر جھنڈا نیپالیون کا پھر اتا رہا۔

پینتالیس سو آدمی جنرل اوڈ کے ساتھ گورکھپور کی سرحد سے بالپا کا قلعہ لینے کو روانہ ہوے۔ لیکن راستہ جنگل جھاڑی اور ترائی مین ایسا خراب پایا کہ جب بیمار پڑنے لگے بٹول سے لوٹ کر گورکھپور کی چھاونی مین چلے آئے۔ آٹھ ہزار آدمی جنرل مارلو کے ساتھ دانا پور سے تمیا ہوکر نیپال کی دارالحکومت کاٹھمانڈو لینے کو چلے لیکن سرحد پر پہونچتے ہی کچھ سپاہی کٹ جانے کے سبب جنرل مارلو ایسا بیدل ہوگیا کہ سرحد کی حفاظت کے لیے کچھ تھوڑی سی فوج چھوڑ کر

ہٹنا ہٹ آیا۔ اور جب اتنی مدد پہونچی کہ تیرہ ہزار آدمی اسکے تحت مین ہوگئے تب بھی کیا جانے اسکے من مین کیا سمائی بے کہے سُنے اچانک ایک دن سورج نکلنے سے پہلے فوج سے نکلکر کسی طرف کو چل دیا۔ اِس عرصہ مین کرنل گارڈر نے روہیلکھنڈ سے کمایون مین گھُسکر الموڑہ کا قلعہ نیپالیون سے خالی کروالیا۔ لیکن کپتان ہیرسی جو اِس سے شامل ہونے کو جاتا تھا شکست کھا کر نیپالیون کی قید مین پڑگیا۔

ندان یہ تو جلیسپی اور مارلو سرکھون کی اوتاؤلی اور بیدلی تھی۔ اَب جنرل اکٹرلونی کی بہادری سُنو اِسنے چھ ہزار آدمی لیکر ہنڈور کی دار الحکومت نالاگڑھ نیپالیون سے خالی کرالی۔ نیپالیون کا راج اِسوقت کوٹ کانگڑہ تک پہونچ گیا تھا یا لکل پہاڑی راجاؤن کو اُنکے راج سے بیدخل کردیا تھا۔ یا اُنسے بھاری کر یعنی خراج ٹھہراکر اُنھین اپنا ذیل دار بنالیا تھا بہیترے راجا اِن نیپالیون کے نکالے سرکاری فوج کے ساتھ خدمت کے لیے حاضر تھے ہمنے اِس لڑائی کا حال خود راجا رام سنگھ نالاگڑھ والے کی زبان سے سُنا ہے وہ اُسوقت جنرل اکٹرلونی کے ساتھ تھا نالاگڑھ سے سرکاری فوج رام گڑھ کی طرف گئی نیپالیون کا نامی جنرل امر سنگھ تھا یا تین ہزار آدمی لیکر اُسکے بچانے کو آیا۔ جنرل اکٹرلونی نے

بھی اپنی مدد کے لیے کچھ اور سرکاری فوج کے آجانے کا انتظار کرنا مناسب جانا اور پھر بڑی عقلمندی سے ملون کے مضبوط قلعے کی طرف کوچ کیا جب نیپالی رام گڈھ سے ملون کے بچانے کو چلے رام گڈھ سہج مین سرکار کے قبضہ مین آگیا۔ ندان سرکاری فوج نوائس پہاڑی کے نیچے جسپر ملون کا قلعہ تھا ایک ندی کے کنارے پڑی تھی اور نیپالی ملون سے سورج گرھ تک مورچے جمائے تھے۔ ریلا اور دیوتھل اسکے بیچ مین تھے دونون کمزور تھے۔ اکٹرلونی نے میجر انس کے تحت مین کچھ فوج ریلا پر بھیجی اور کرنل ٹامس کو دیوتھل پر حملہ کرنے کا حکم دیا اسی طرح کپتان شاورس کو قلعے کے نیچے نیپالیون کی چھاونی لینے کو روانہ کیا۔ کپتان شاورس مارا گیا۔ لیکن ریلا اور دیوتھل سرکاری قبضہ مین آیا۔ دوسرے دن امر سنگھ نے بھگت سنگھ کو وہان سے انھین نکالنے کے لیے بھیجا۔ اور آپ نشان کے ساتھ بچی ہوئی فوج لیکر مدد کو مستعد رہا نیپالی کمان کی شکل بھگت سنگھ کے پیچھے انگریزی فوج کا دونون کنارہ دبائے شیرون کی طرح اسطرح پر سیدھے بڑھے آتے تھے کہ اگرچہ سرکاری توپخانہ سے زنجیری گولی جھاڑو کی طرح میدان کو دشمنون سے صاف کر رہے تھے ان نیپالیون کے نشانون سے سرکاری تمام توپون پر کُل تین افسر اور تین ہی

۱۸۱۵ء

گولہ انداز باقی رہ گئے۔ باقی سب کام آئے یا گھائل ہوکر بے کام ہوگئے
دو گھنٹہ تک کامل لڑائی ہوتی رہی۔ آخر انگریزی جوانون نے سنگینین
چڑھائین اور نیپالیون پر حملہ کردیا۔ اُنون نہ ٹھہر سکے پیٹھ دکھلائی
بھگت سنگھ کی لوتھ کھیت رہی۔ امر سنگھ قلعہ مین گھُس گیا۔ بیر اور بہادر
دشمن بھی عزت کے لائق ہے۔ جنرل اکٹرلونی نے بھگت سنگھ کی لاش
دوشالے مین لپیٹ کر امر سنگھ کے پاس بھجوادی۔ اُسکی دو عورتین اسکے
ساتھ ستی ہوئین سرکاری فوج روز بروز قلعہ لینے کی تدبیر کرتی جاتی تھی
یہانتک کہ ۸۔ مئی کو حملہ کردینے کی طیاری ہوئی امر سنگھ نے آپ اپنی
طاقت مقابلہ کی نہ دیکھکر اس قرار پر کہ سرکار اُسکے آدمیون کو اور
جیتک کے قلعہ والون کو اپنے ہتھیار اور مال واسباب سمیت نیپال
چلاجانے دے قلعون کو خالی کرکے جمنا کے پچھم بالکل علاقے چھوڑدیے
امر سنگھ کے شکست کھانے سے نیپالی سُست پڑگئے۔ پیام صلح کا
بھیجا۔ لیکن جب سرکار نے دیکھا کہ وہ خالی دن بتانا چاہتے ہین اور
دوسرے سال پھر لڑنے کا سامان طیار کرتے جاتے ہین سترہ ہزار
فوج دے کر جنرل اکٹرلونی کو کہ اب خطاب پاکر سر ڈیوڈ اکٹرلونی ہوگیا
تھا نیپال پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا۔ اسنے اپنا لشکر ایسے ایسے
گھاٹون سے اور نالے کھولون سے کہ جہان گھنے جنگلون کے

سدب سورج کی کرن بھی نہین پہونچتی تھی نکالکر مکاون پور سے کوس بھر
کے اندر جا ڈالا - اور ایک اچھی لڑائی لڑا - پانسو آدمی نیپالیون کے
مارے گئے قلعہ دار نے کہ کاجی بھیم سین کا بھائی تھا کہلا بھیجا کہ آپ کیون
لڑتے ہین مہاراج نے آپ کے کہنے بموجب صلحنامہ پر دستخط کر دیا ہے
ندان اس صلحنامہ کے بموجب کالی ندی نیپال کی پچھم سرحد ٹھہری - اور
سکم کے راجہ کی زمین جو نیپالیون نے دبالی تھی پورب مین اُسے
لوٹوا دی گئی - اور کاٹھمانڈو مین ایک سرکاری رزیڈنٹ کا رہنا
قرار پایا گورنر جنرل کو بادشاہ کے یہان سے مارکوئیس آف ہیسٹنگز کا
خطاب ملا اور سر ڈیوڈ اکٹرلونی کے نام مین شکرانہ آیا -

اسمین شک نہین کہ مرہٹون کا زور گھٹا دیا گیا تھا - پر انکا حوصلہ
بھوبل مین دبے ہوے انگارے کی طرح سلگتا رہا - پیشوا اپھر بھی انکا
پیشوا بننے کی آرزو رکھتا تھا - چھپ چھپ کر ناگپور گوالیار اور اندور
یعنی بھونسلا سیندھیا اور ہلکر کے پاس پیام بھیجا رہتا تھا - بڑودہ والا
گائیکوار سرکار کے کہنے مین تھا - اسی لیے پیشوا اُس سے خار کھاتا تھا
آپس کی کسی تکرار کے تصفیہ کے لیے سرکار نے جان کی ذمہ داری
لیکر گائیکوار کی طرف سے گنگادھر شاستری کو پیشوا کے پاس بھجوا دیا
پیشوا پنڈرپور مین تھا اُسکے منتری یعنی دیوان ترمبک جی نے

اُسسے پنڈر ناتھ کے درشن کو بُلایا۔ جب یہ درشن کو کے مندر سے
ڈیرے کی طرف لوٹا پانچ آدمیون نے پیچھے سے جھپٹ کر اُسکا
کام تمام کر ڈالا۔

سرکار جانگئی کہ یہ پیشوا کے اشارہ سے ہوا لیکن اُس سے
کچھ نہ کہکر ترنک کو بمبئی کے پاس ٹھانا کے قلعہ مین قید کردیا پیشوا کو
یہ بہت بُرا لگا پر علاج کیا تھا۔ اِس عرصہ مین پنڈارون نے بڑا
ظلم مچادیا تھا نرے لوٹیرے تھے ہندو مسلمان سب قوم کے آدمی
اُنمین شامل تھے سواری اُنکی گھوڑے سے ٹٹو تک اور ہتھیار اُنکے
بندوق سے نرے سونٹے تک۔ ہزارون ہی گنتی مین تھے منزلون کا
دھاوا مارتے تھے جہان جاتے تھے ٹھیکرے تک نہین چھوڑتے
ہلکر اور سیندھیا نے اِنکو نربدا کنارے علاقے دے رکھے تھے۔
اور دشمنون کا علاقہ تباہ کرنے کو اُنھین بہت اچھا وسیلہ سمجھتے تھے
ابتک تو اُنھون نے پیشوا اور حیدرآباد اور ناگپور والے کے
علاقون کو لوٹا۔ لیکن اب سرکاری عملداری مین بھی دھاوا مارنا
شروع کیا۔ کسی سال بہار کا صوبہ لوٹا کسی سال سورت جا گھیرا
کسی سال کنتور اور کڑپ مین سر جا نکالا۔

گورنر جنرل کو معلوم ہو گیا کہ جبتک یہ پنڈارے نیست و نابود

نہ کیے جائینگے اِس ملک مین امن چین کی صورت پیدا نہو گی
نداِن گورنر جنرل نے ہر طرف سے فوجون کی روانگی کا حکم جاری کیا
اور اس حکم سے یہان اور دکھن دونون جگہ ملکر ایک لاکھ تیرہ ہزار
آدمی کا لشکر تین سو توپون کے ساتھ روانہ ہوا۔ بنگالہ کی اکسٹھ ہزار
سپاہ مین سے بڑا حصہ گورنر جنرل کے ساتھ کانپور مین تھا۔
دہنا بازو آگرہ مین رہا۔ بایان بندیلکھنڈ مین اُسکے بائین اور بھی
دو ٹکڑے مرزاپور کے پاس اور بہار کی سرحد پر تھے بچی ہوئی فوج
سر ڈیوڈ اکٹرلونی کے تحت مین دہلی کی حفاظت کو رہی۔ دکھن کی
باون ہزار سپاہ مندراج کے کمانڈر انچیف سر ٹی ہسلپ نے پانچ حصّون
مین بانٹی لیکن مثل مشہور ہے کہ بیل نہ کودا کودی گون۔ پنڈارون
سے تو ابھی لڑائی شروع بھی نہین ہوئی تھی۔ پیشوا نے مقابلہ پر
کمر باندھی ترمک ٹھانا کے قلعہ سے بھاگ آیا تھا۔ پیشوا سرکار کے
دکھلانے کو تو اُسکی گرفتاری کی کوشش کرتا تھا اور چھپ چھپ کر
اُسے ہر طرح کی مدد پہونچاتا تھا۔ جب نئی سپاہ بھرتی کرنے لگا
اور سرکاری سپاہ کو اُدھر سے چھوڑ کر اپنی طرف ملانے کی
اُسکی پیروی ظاہر ہوگئی زریڈنٹ الفنسٹن صاحب نے اپنی
فوج کو پونا کے پورب کی چھاونی چھوڑ کر اُتر کر کی مین رزیڈنٹی کے

پاس آجانے کا حکم دیا۔ پیشوا کو یہ خبر لگا رزیڈنٹ سے کہلا بھیجا کہ آپ اس حرکت سے باز رہیے رزیڈنٹ نے صاف جواب دیا اور جب دیکھا کہ پیشوا کے سپاہی رزیڈنٹی اور چھاونی کے بیچ مین جمع ہونے لگے رزیڈنٹی چھوڑکر کرکی کی چھاؤنی مین چلا آیا۔ پیشوا کے سپاہیون نے رزیڈنٹی لوٹکر جلا دی۔ پیشوا کی فوج مین تخمیناً دس ہزار سوار اور دس ہی ہزار پیدل ہونگے اور سرکاری صرف پیدل سپاہی سو بھی تین ہزار سے کم لیکن سرکاری سپاہیون نے حملہ کیا اور پیشوا کی ساری فوج کو بھگا دیا پیشوا نے پورندر کی راہ لی۔ وہان بھی پیر نہ جمے ستارے گیا۔ جب وہان بھی نہ ٹھہر سکا سیواجی کے جانشین یعنی ستارے کے راجا کو اُسکے کُنبے سمیت ساتھ لیکر پہلے دکن کی طرف بڑھا۔ پھر مالوہ کو پھرا۔ پھر پونا کی جانب موڑ آیا۔ ندان آگے آگے تو پیشوا اپنے نام کے معنی بموجب بھاگا چلا جاتا تھا اور پیچھے پیچھے سرکاری فوج اُسکے رگیدنے کو پرچھائین کی طرح بچھا کیے ہوئے تھی پونا کے پاس بھیما کنارے کوراگانؤن مین ایک چھوٹی سی لڑائی بھی ہو گئی۔ کھیت سرکاری فوج کے ہاتھ رہا ستارے کے قلعہ پر سرکار نے راجہ کا نشان چڑھا دیا۔ اور پیشوا کی معزولی کا اُسکے عہدہ سے اشتہار جاری کیا اشٹی کی لڑائی مین پیشوا کا وفادار جنرل گوکلا مارا گیا۔ اور ستارے کا راجا اپنے کُنبے سمیت سرکار کی

حمایت مین چلا آیا۔ ندان پیشوا اسقدر حیران و پریشان ہوا کہ آخر
تھک کر اور ہار مان کر ۱۸۱۸ع مین آٹھ لاکھ سال کا پنشن قبول کرلیا ۱۸۱۸ع
اور ملک سے دست بردار ہو کر گنگا سیون کے لیے بٹھور مین آرہا
ترنک کو سرکار نے گرفتار کر کے جنم بھر کے لیے چنار کے قلعہ مین قید کردیا
اِس پیشوا کی اوکھاڑ بچھاڑ مین ناگپور کے راجا آپا صاحب کی نٹ کھٹی
سرکار کو بخوبی ثابت ہوگئی وہ پیشوا اور پنڈاروں سے سازش رکھتا تھا
اور پونا کی رزیڈنٹی پھوکنے کے بعد اِسنے پیشوا کا دیا ہوا خطاب
سیناپت کا اختیار کیا تھا اور اپنے جھنڈے پر پیشوا کا نشان یعنے
زری ٹیکا چڑھا دیا تھا جنکنس صاحب رزیڈنٹ اپنی رزیڈنٹی کی حفاظت کا
اُپاے کرنے لگے رزیڈنٹ کے پاس اُسوقت کُل تیرہ سو سپاہی تھے
اور راجا کے پاس بیس ہزار سوار و پیدل رزیڈنٹی اور شہر کے
بیچ مین ایک پہاڑی سی ہے نام اُسکا سیتا بلدی اُسی پر سرکاری
سپاہیون نے مورچہ جا یا ستائیسوین نومبر ۱۸۱۷ع کو راجہ کی ۱۸۱۷ع
فوج نے اُنپر حملہ کیا اِس لڑائی مین سرکاری سپاہیون نے
نہایت بہادری دکھلائی یہانتک کہ چوتھائی کٹ گئے پر کھیت نہ چھوڑا
راجہ کی ساری فوج کو جو دل بادل کی طرح اُمنڈ آئی تھی تین تیرہ
کر کے بھگا دیا جب راجہ نے یہ حال دیکھا۔ کہلا بھیجا کہ فوج بے پروائی

لڑی مجھے بڑا افسوس ہے مین سرکار کا تابع ہون۔ رزیڈنٹ نے
جواب دیا کہ اگر تو سچا ہے فوج چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آ۔ راجہ
رزیڈنسی مین چلا آیا۔ رزیڈنٹ نے اُسے پھر نئے سرے ناگپور کی
گدی پر بیٹھایا۔ لیکن یہ نادان اِسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہ آیا۔ سرکار کو
دشمن اور پنڈاریون کو دوست سمجھتا رہا۔ تب ناچار سرکار نے اُسے
نظربند کر کے الہ آباد کو روانہ کیا۔ اور اُسکی جگہہ ناگپور کی گدی پر رگھوجی
بھونسلا کے پوتے کو بیٹھایا۔ لیکن آپا راستہ سے بھاگ کر ناگپور سے
اسی کوس پہ نربدا کے دکھن ایک پہاڑی گوند سردار کی پناہ مین
چلا گیا۔ اور وہان فوج جمع کر کے بکھیڑا اُٹھانے لگا۔ ندان ۱۸۱۹ء
مین جب سرکار نے اُسکے علاج کی تدبیر کی وہ اُن جنگل پہاڑون کو
چھوڑ کر سیندھیا کے قلعہ اسیر گڈھ مین جا گھسا اور پھر فقیری بھیس مین
پنجاب کی طرف چلا گیا۔ سرکار نے جودھپور کے راجہ کی فعل ضامنی
پر اُسے وہان رہنے کی اجازت دی اور ایک مدت بعد اُسی جگہہ اُسکا
مرنا ہوا۔ سرکار نے اس قصور پر کہ اسیر گڈھ کے قلعہ دار نے
آپا صاحب کو پناہ دی تھی اور قلعہ دار کو سیندھیا کی پوشیدہ پروانگی
تھی سیندھیا کو سزا دینے کے لیے اِس مشہور مضبوط قلعہ کو گھیر کر اپنے
دخل مین کر لیا۔ اب رہ گیا ہلکر سو جسونت راؤ کا تو انتقال ہو گیا تھا

۱۸۱۹ء

اُسکی رانی تلسی بائی نے ایک لڑکا گود لیکر گدی پر بٹھایا تلسی بائی نے
اپنی فوج کے ڈر سے اپنے یار گنپت راؤ سمیت سرکاری پناہ مین
چلا آنا چاہا لیکن فوج نے اسمین اپنی تباہی سمجھکر فورًا اُسکا سر کاٹ ڈالا
اور لڑکے راجہ کے نام سے سرکار کے ساتھ لڑنے کا سامان کیا
مندراج کا کمانڈر انچیف جو پاس ہی موجود تھا بجلی کی طرح فوج لیکر اُنکے
سر پر پہونچا - اور سیرا بار مہید پور مین انھین ایسا کانٹا مارا اور جھکایا
کہ تب سے وہ راج بالکل سُست پڑ گیا ۱۸۱۸ء مین صلحنامہ لکھ گیا

۱۸۱۸ء

کیا قدرت ہے قادر مطلق اور خالق برحق کی کہ سرکار نے تو خالی
لوٹیرے اور ڈاکو یعنی پنڈارون کا اس فوج سے ناس کرنا چاہا تھا
لیکن وہان اُنکے حمایتی بلکہ بانی مبانی مرہٹون ہی کا ناس ہو گیا
گویا بالکل ہندوستان نخلیش ہوا - اور آپ سے آپ سرکار کے
سایہ مین چلا آیا - سوائے ستارے کے تمام علاقے پیشوا کے
اور اکثر علاقے ناگپور کے دخل مین آجانے سے سرکاری عملداری
بہت بڑھ گئی اجمیر بھی انکے قبضہ مین آیا - اور کچھ گجرات اور
راجپوتانہ کے سب راجاؤن نے بلکہ اودے پور کے راناؤن نے
بھی جنھون نے نہ مسلمان کے سامنے اور نہ مرہٹون کے آگے
کبھی سر جھکایا تھا بڑی خوشی سے سرکار کا حفاظت کا ہاتھ اپنے

اوپر قبول کیا۔ جب چیتو ایسے سردار کی جو نو لاکھ گھوڑون کا دھنی کہلاتا تھا یا ئی پیچ گئی تو اب پنڈارون کا ہم کیا حال لکھین اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ دکھن کی سرکاری فوج نے نربدا پار رہوتے ہی پنڈارون کے بالکل علاقون مین قبضہ کرکے اُنھین تین تیرہ کر دیا۔ اور بنگالہ کی سرکاری فوج نے بھی خوب انکا شکار کیا۔ امیر خان نے جسکے جانشین اب ٹونک کے نواب کہلاتے ہین اپنی لوٹیری فوج دور کرکے سرکار کو عہدنامہ لکھدیا۔ کریم خان اور واصل محمد پنڈارون کے سردارون نے جو مہیدپور مین ہلکر کی فوج کے ساتھ سرکار سے لڑے تھے اپنے تئین سرکار کے حوالہ کر دیا۔ سرکار نے اُنھین کھانے کو گورکھپور مین جاگیرین دین واصل محمد نے بھاگنا چاہا تھا اور جب بھاگ نہ سکا زہر کھاکر مرگیا ان پنڈارون کا نامی سردار چیتو جو آپا صاحب کے ساتھ اسیرگڈھ تک گیا تھا جنگل مین شیر کا لقمہ ہوا۔ لکھنو کا نواب وزیر سعادت علی خان سنہ ١٨١٤ع مین مرگیا تھا اُسکے بیٹے اور جانشین غازی الدین حیدر نے اب سرکار کی اجازت سے لقب بادشاہ کا اختیار کیا۔ مارکوئیس آف ہیسٹنگز سنہ ١٨٢٣ع مین گورنر جنرل کے عہدے سے مستعفی ہوکر ولایت گیا اور وہان اُسے ان خدمتون کے انعام مین چھ لاکھ روپیہ کی قیمت کا سرکار سے علاقہ ملا۔ اسکے عہدہ پر جارج کیننگ مقرر ہوا تھا

سنہ ١٨١٤ع
سنہ ١٨٢٣ع

لیکن پیچھے سے جب اُسنے اُس سے انکار کیا لارڈ ایم ہرسٹ
گورنر جنرل مقرر ہوکر پہلی اگست کو کلکتہ مین داخل ہوا۔

لارڈ ایم ہرسٹ

نیپالیون کی طرح برہما والون کا بھی سر کھجلایا۔ ملک بڑھانے کا
شوق پیدا ہوا ارکان منی پور اور آسام فتح کرکے کچھار پر چڑھائی کی
کچھار کے راجہ نے سرکار کی پناہ لی۔ سرکار نے اسکی مدد کو فوج بھیجی
لیکن برہما والون کا تو سر آسمان پر چڑھا ہوا تھا گورنر جنرل سے کہلا بھیجا
کہ چٹ گانون ڈھاکہ اور مرشد آباد بھی کسی زمانے مین ہمارے ملک کا
حصّہ تھا بھلا چاہتے ہو تو اب بھی چھوڑ دو گورنر جنرل تو ہنسکر
چپ ہو رہے لیکن ان پاگلون نے سرکاری علاقون کو اپنی
نانی جی کی میراث سمجھکر چٹگانون کے کنارے پر جو شاہپوری ایک
ٹاپو مین سرکاری چوکی کے تیرہ جوان تھے تین اُنمین سے کاٹ ڈالے
باقی بیچارے جان لیکر بھاگے۔ ندان ۵۔ مارچ ۱۸۲۴ء کو سرکار
نے لڑائی کا اشتہار دیا۔ کچھ تھوڑی سی فوج نے تو برہمپتر کے کنارے
کنارے جاکر بالکل آسام مین دخل کیا۔ اور دوسری نے ارکان جالیا
اور باقی گیارہ ہزار فوج نے جہازون مین سوار ہوکر رنگون پر
نشان چڑھایا۔ جب سرکاری فوج برہما کی دار السلطنت اوا

۱۸۲۴ء

(حاشیہ پر دستی تحریر: [illegible])

لینے کے ارادے وہان سے آگے بڑھی ہر لڑائی مین برہما والون پر
فتح پائی گئی - لیکن آب وہوا کی خرابی اور بیگانہ ملک ہونے کے
سبب آدمی اور روپیہ دونون کا بڑا نقصان ہوا - بڑے بڑے
بکٹ جنگل اور دلدلون مین لڑنا پڑا اندھے کے ہاتھ جیسے بٹیر لگے
مینگی مہا بندولا کے آدمیون نے کہین چٹ گانوئن کے ضلع مین
رامون کے درمیان مین سو پچاس سرکاری سپاہی کاٹ ڈالے تھے
راجہ نے اسے دوسرا رستم سمجھا - سیناپت مقرر کر کے سرکاری فوج
کے مقابلہ کو بھیجا - اسنے بھی بیڑا اٹھایا کہ بے فرنگیون کے نکالے
دربار مین منھ نہین دکھلاؤنگا لیکن سچ اسنے منھ نہین دکھلایا کئی
لڑائیون کے بعد ڈونابیو کے قلعے مین بان لگ کر مر گیا - ندان
جب سرکاری فوج انھین شکست دیتی انکے قلعے اور توپخانہ لیتی
فتح کے نشان اڑاتی آوا سے کُل چار منزل ادھر نیڈابو مین
جا پہونچی - راجہ نے گھبرا کر صلح کر لی - چار قسطون مین ایک
کرور روپیہ لڑائی کے خرچ بابت دیا - اور آسام آراکان اور
ترتاسرم کے دکھن کا ملک بالکل چھوڑ دیا -
اسی لڑائی کے شروع مین سینتالیس پلٹن کو اور دو پلٹنون کے
ساتھ جو بارکپور کی چھاونی مین تھین رنگون جانے کا حکم ہوا تھا

سپاہی سمندر کا نام اور برہما کی آب وہوا اور راموں کے قتل کا
حال سنکر ہچکچا گئے جانے سے انکار کیا پریٹ پر دو گوروں کی پلٹنیں
کلکتہ سے بُلائی گئیں سیتالیسوین کے بہتیرے سپاہی توپ سے
اُڑا دیے گئے بہتیرے پھانسی پڑے بہتیروں نے قیدمین مٹی کاٹی
باقی کے نام کٹ گئے۔

۱۸۲۳ء

بھرتپور مین ۱۸۲۳ء مین راجہ رنجیت سنگھ کے بیٹے رندھیر سنگھ کے
لاولد مرنے پر رندھیر سنگھ کا بھائی بلدیو سنگھ گدّی پر بیٹھا۔ اُسکے بھتیجے
درجن سال نے اِس چھوٹی بات پر کہ مجھے رندھیر سنگھ نے
گود لیا تھا گدّی کا دعوے کیا۔ بلدیو سنگھ نے اپنے لڑکے بلونت سنگھ کو
راجپوتانہ کے رزیڈنٹ سر ڈیوڈ اکٹرلونی کی گود مین رکھدیا۔ اور کہا
کہ درجن سال ضرور میرے بعد بکھیڑا کریگا۔ مین چاہتا ہون کہ آپ
میرے رہتے میری گدّی پر بٹھادین رزیڈنٹ نے خوشی سے یہ
بات قبول کی اور بلونت سنگھ کو گدّی پر بٹھادیا۔

۱۸۲۵ء

۱۸۲۵ء مین بلدیو سنگھ کا انتقال ہوا۔ درجن سال نے
بلونت سنگھ کے ماموں کو مار ڈالا۔ اور بلونت سنگھ کو قید کرکے
راجگدّی پر آپ بیٹھا۔

سر ڈیوڈ اکٹرلونی نے لڑائی کی تیاری کی۔ لیکن سرکار نے

اُسکی یہ تجویز پسند اور منظور نہ کی۔ سر ڈیوڈ ڈاکٹر لونی نے اُسی دم استعفا
بھیجا۔ اور میرٹھ کے مقام مین مرگیا۔ بھرتپور والون کا گمان ہے کہ
اُسنے زہر کھایا۔ اِسکے عہدہ پر سر چارلس مٹکاف مقرر ہوا۔ اِس
عرصہ مین درجن سال کا بھائی مادھو سنگھ اِس سے بگڑ گیا۔
اور ڈیگ مین جاکر سپاہی بھرتی کرنے لگا۔

سرکار نے دیکھا کہ پنڈارون کی طرح یہ لوگ پھر لوٹ مار کا
بازار گرم کرینگے اور ہوتے ہوتے سرکاری عملداری مین فساد
اُٹھاوینگے۔ درجن سال کو بہت سمجھایا۔ جب اُسنے کچھ نہ مانا لارڈ کمبر
سر کمانڈر انچیف کو بیس ہزار فوج لیکر درجن سال کے
نکالنے کے لیے بھیجا۔ دسوین دسمبر کو سرکاری لشکر بھرتپور کے
سامنے پہونچا۔ اور اٹھارھوین جنوری کو سرنگین اُڑا کر قلعہ توڑا۔
درجن سال پکڑا گیا۔ بلونت سنگھ کو سرکار نے نئے سرے
سے گدی پر بٹھایا۔ اِنھین دنون مین یعنی ۱۸۲۴ء مین سرکار نے ۱۸۲۴ء
ڈچ لوگون کو سماترا کے ٹاپو مین بن کلن دیکر اُنسے ملاکا اور سنگھپور کا
ٹاپو لے لیا۔ اور یہی اسٹریٹ سٹامنٹ کہلایا۔

لارڈ ہنٹینگ

لارڈ ایمہرسٹ کے جانے پر وہی لارڈ منٹینک

۱۸۲۸ء جو سابق مین مندراج کا گورنر تھا - وسیلے کے زور سے گورنر جنرل
مقرر ہو آیا -

اسکے وقت مین لڑائی بھڑائی کوئی نہین ہوئی - بڑی بھاری
بات یہ ہوئی کہ ستی ہونے کی بڑی بُری رسم بالکل موقوف کی گئی -

گورگ کا راجہ اپنے ظلم کے باعث دکھن سے بنارس
قید ہو آیا - اور اُسکا علاقہ اُسکی رعیت کی خواہش مطابق سرکاری
عملداری مین شامل ہو گیا -

لارڈ بنٹینگ نے سرکاری خرچ کی بہت تخفیف کی - اور
ہندوستانیون کو سرکاری بڑے عہدون کے ملنے کی بنیو ڈالی -

۱۸۳۳ء مین کمپنی کو بیس برس کے لیے پھر سند ملی - ہندوستان
کی تجارت تو پہلے ہی اسکے ہاتھ سے نکل گئی تھی اب اِس سند کی
رو سے چین کی بھی باقی نہ رہی -

لارڈ آکلینڈ

۱۸۳۵ء اگست ۱۸۳۵ء مین لارڈ بنٹینگ نے کام چھوڑا - مارچ ۱۸۳۶ء
تک یعنی لارڈ آکلینڈ کے پہونچنے تک سر چارلس مٹکاف نے
۱۸۳۷ء گورنر جنرل کا کام کیا - لکھنؤ کا بادشاہ نصیر الدین حیدر مر گیا
پہلے تو اسنے دو لڑکون کو اپنا مانا تھا لیکن پھر انکار کیا - اسی سبب

کرنل لو رزیڈنٹ نے اُسکے مرنے پر اُسکے چچا نصیر الدولہ کو جو سعادتعلی خان کا تیسرا بیٹا تھا اور مسلمانون کی شرع مطابق وارث ہوسکتا تھا مسند پر بٹھانا چاہا۔ بالکل طیاری ہو چکی تھی صرف مسند پر بیٹھنے کی دیر تھی کہ یکایک بادشاہ بیگم یعنی غازی الدین حیدر کی بیگم نے کچھ سپاہی محل مین گھسا کر نصیر الدولہ اور رزیڈنٹ دونون کو گھیر لیا اور آپ آکر اُن دونون لڑکون مین سے ایک کو جسکا نام مناجان تھا مسند پر بٹھا دیا۔

رزیڈنٹ نے بیگم کو بہترا سمجھایا کہ یہ کیا پاگل پنا ہے لیکن جب دیکھا کہ اُسکی عقل بالکل جاتی رہی ہے تو کسی ڈھب محل سے باہر نکل آئے۔ اور کچھ سرکاری فوج لیجا کر بیگم اور اُسکے پوتے کو نو پکڑ کر قید رہنے کو چنار کے قلعہ مین بھیجدیا۔ اور نصیر الدولہ کو محمد علی شاہ کے نام سے مسند پر بٹھایا۔ اِسمین بیگم کے تیس چالیس آدمی مارے گئے اور گھائل ہوئے۔

اقبال الدولہ نصیر الدولہ کے بڑے بھائی کا بیٹا تھا۔ لیکن اِسنے بیگم کی طرح بیوقوفی نہ کرکے دوسری طرح کی بیوقوفی کی کورٹ آف ڈائرکٹرس کے سامنے اپنا دعوے پیش کرنے کو خود ولایت گیا۔ اور جب وہان سے صاف جواب پایا۔ بغداد مین

رہنا اختیار کر لیا اُسکا بڑا بھائی یمین الدولہ بنارس مین رہ گیا

اسی کے تھوڑے دن بعد ستارے کے راجہ کی بھی کچھ عقل ماری گئی۔ یہ نہ سمجھا کہ اُسنے وہ اپنے پُرکھاؤن کی گدّی صرف سرکار کی مہربانی سے پائی آخر مرہٹا تھا گو دے مین پرتگیزون سے جوڑ توڑ لگانے لگا کہ اُنکی فوج انگریزون کو نکالکر اسے ملک کا مالک کرے۔ اور یہ اُنھین دھن اور دھرتی دے۔

ناگپور والے آپا صاحب سے بھی چٹھی پتری جاری کی۔ سرکاری فوج کے سپاہیون کے بھاگنے کی کوشش ہونے لگی۔ سرکار نے بہت سمجھایا۔ آخر جب کسی طرح اپنی حرکتون سے باز نہ آیا قید کرکے بنارس بھیجدیا اور اُسکے بھائی کو ۱۸۳۹ء مین گدی پر بیٹھایا۔

اس عرصے مین احمد شاہ درانی کے پوتے شاہ شجاع الملک کو جو افغانستان کا بادشاہ تھا۔ اُسکے بھائی محمود نے وہان سے نکالدیا تھا۔ شاہ شجاع تو کچھ دن رنجیت سنگھ کی قید مین رہ کر اور کوہ نور ہیرا کھوکر پناہ کے لیے انگریزی عملداری مین چلا آیا۔ اور محمود کو اسلیے کہ اُسنے اپنے وزیر فتح خان بارک زئی کو جسکی مدد سے تخت پایا اندھا کرکے مارڈالا تھا فتح خان کے بیٹے دوست محمد خان نے تخت اُتار کر کابل پر اپنا قبضہ کر لیا قندھار دوست محمد خان کے

بھائیون کے دخل مین رہا۔ محمود ہرات کو چلا گیا اور اُسکے بعد اُسکا
بیٹا کامران وہان کا بادشاہ ہوا۔ کونٹ سمونچ نے جو ایران مین روس کا
ایلچی تھا۔ یہ موقع اپنے مالک کا اسطرف اختیار بڑھانے کا بہت
غنیمت سمجھا۔ ایران کے بادشاہ کو اُبھارا کہ افغانستان پر
دعوے کرے اور اُسکا لشکر ہرات کے محاصرہ کو بھجوایا۔
بلکہ فوج خرچ کے لیے کچھ روپیہ بھی اپنے یہان سے دلوایا۔
اگرچہ ایران کا لشکر ہرات سے ہار کر لوٹ گیا اور جب انگلستان نے
روس سے جواب طلب کیا۔ روس کے شہنشاہ نے اصلی بات
چھپا کر کونٹ سمونچ کے بالکل کامون سے انکار کر دیا لیکن سرکار کمپنی کو
بخوبی ثابت ہو گیا کہ روس کا ہندوستان پر دانت ہے جب
کبھی قابو پاویگا۔ ادھر پیر پھیلاویگا۔ اور الگزنڈر برنس صاحب نے
بھی جو ۱۸۳۷ء مین ایلچی ہو کر کابل گئے تھے یہی بیان کیا کہ دوست محمد
بالکل روس والون کی صلاح مین ہے۔ اور روس والون نے
اس سے پکا وعدہ کیا ہے کہ ہم پشاور رنجیت سنگھ سے واپس
لے دینگے۔ سرکار نے ذرا بھی اس بات پر غور نہ کیا کہ بھلا
روس والے کیونکر ادھر آسکینگے۔ اگر کہین کہ کیا وہ ایران توران
تاتار اور افغانستان والون کو بھگا کر اور لالچ دکھلا کر انھین

ہندوستان پر نہین چڑھا سکتے ہین تو ٹک سوچنا چاہیے کہ
اب وہ محمود غزنوی اور چنگیز خان کا زمانہ نہین ہے کہ جب ننگے پاؤن
اور ننگے سر گکر لوگ محمود کے رسالون کو کاٹتے تھے - اور ایک
ہاتی کے بھاگ جانے سے انند پال ایسے راجہ لڑائی ہار جاتے
تھے - جب جنگل سے سونٹے کاٹ کاٹ کمبلون پر سوار جلال الدین
خوارزم والے کے آدمی سندھ ساگر دوآب مین چنگیز خان کی
فوج سے لڑتے تھے - اور بڑے بڑے بادشاہ بالکل مدار لڑائی کا
اپنا تیر اندازون پر رکھتے تھے - برابر دیکھتے چلے آتے ہو
کہ کیسے کیسے دَل بادل سیناشاہ سلطان نواب مرہٹے نیپالی
اور برہما والون کی سرکاری ذرا ذراسی فوج کے سامنے پیٹھ
دکھا گئی - بات تو یہ ہے کہ ڈوپلے اور بسی سری کے فرانسیسیون کی
سکھلائی سپاہ بھی انگریزی توپخانے کے سامنے روئی کے
پھاؤن کی طرح اُڑ گئی - اگر کہین کہ روس والے کیا اپنی فوجین
پنجاب تک نہین لا سکتے ہین تو ٹک سوچنا چاہیے کہ روس
اور پنجاب کے درمیان کیسے کیسے جنگل اُجاڑ اور پہاڑ پڑے
ہین پہلے تو روس مین اتنا روپیہ نہین کہ پچاس ہزار بھی اچھی
قواعد والی فوج ضروری توپخانہ کے ساتھ اُس راہ لانے کا

خرچ ویسکے دوسرے جتنے دن اُس فوج کو ایک ہندوکش پہاڑ کی گھاٹی پار ہونے مین لگینگے ہماری سرکار اُس سے دونی فوج دھوئینکے جہاز اور ریل گاڑیون پر انگلستان سے سندھ کنارے پہونچا سکتی ہے اور پھر روس والے تو وہان رستے کی سختی سے تھکے تھکائے اور افغانستان مین رسد کی کمی اور وہان کی آب وہوا نئی ہونے کے سبب بھوکے ماندے پہونچینگے۔ اور انگریز اپنی سرحد پر گویا اپنے گھر مین ہونگے پنجاب کی زرخیزی مشہور ہے کیسی کچھ رسد پہونچیگی۔ اسمین کسی طرح کا شک نہین کہ اُن پچاس ہزار روسیون کے تباہ کرنے کو سرکاری ایک پلٹن گورون کی خیبر کے دہانے پر کافی ہوگی۔ ندان سرکار نے ذرا بھی اس بات پر غور نہ کیا اور کابل مین فوج لیجا کر شاہ شجاع کو تخت پر بٹھانے کا منصوبہ باندھا رنجیت سنگھ کو بھی اُسمین شامل کر لیا اور آپسمین عہدوپیمان ہوگیا کہ پشاور وغیرہ جو کچھ علاقے سندھ اُس پار خواہ اِس پار رنجیت سنگھ نے دبائے تھے شاہ شجاع یا اُسکا کوئی جانشین کبھی اُنپر کچھ دعویٰ نہ کرے۔ سندھ کے امیرون سے بھی قول قرار ہوگیا کہ اُس راہ سرکاری فوج کے آنے جانے مین کچھ روک ٹوک نہووے۔ ندان چھبیس سو سرکاری فوج بنگالہ اور بمبئی کی

سنہ ۱۸۳۸ ع

ایک سو دس توپون کے ساتھ سر جان کین صاحب بمبئی کے کمانڈر انچیف کے تحت مین سندھ اور بلوچستان کی راہ سندھ ندی اور بولان گھاٹ پار ہوکر قندھار مین پہونچی۔ اور ۱۸۳۹ء کی آٹھوین مئی کو شاہ شجاع وہان تخت پر بٹھایا بڑی دھوم دھام سے اُسکی سلامی ہوئی سر ولیم میگناٹن صاحب سرکار کی طرف سے ایلچی کے طور پر شاہ کے ساتھ تھے۔ الگزنڈر برنس صاحب بھی ہمراہ تھے۔ اُنکو امید تھی کہ افغانستان مین داخل ہوتے ہی رعیت شاہ کی طرف رجوع ہو جائیگی۔ لیکن وہ بات بالکل ظہور مین نہین آئی یہانتک کہ شاہ نے جب وہان کے دستور بموجب دس ہزار روپیہ نعلبندی کو اور قرآن قسم کھانے کو غلزئی سردارون کے پاس بھیجا اُنھون نے روپیہ تو لے لیا اور قرآن ویسے کا ویسا ہی واپس کیا تئیسوین جولائی کو بارود سے پھاٹک اُڑا کر سرکاری فوج نے گڈھ غزنین لیا۔ اور سات اگست کو فتح کا نشان اُڑاتی کابل مین داخل ہوئی دوست محمد ترکستان کی طرف بھاگ گیا شاہ شجاع کے بیٹے شاہزادہ تیمور کے ساتھ جو پانچہزار سپاہی پشاور سے کابل کو روانہ ہوئے تھے اور جنگی مدد کے لیے رنجیت سنگھ نے چھ ہزار سکھ جنرل ونتورا کے تحت مین تعینات کیے تھے

۱۸۳۹ء

وہ بھی خیبر گھاٹی کی راہ علی مسجد مین لڑتے اور جلال آباد کا قلعہ لیتے
تیسری ستمبر کو کابل مین آپہونچے۔ جب سرکار نے دیکھا کہ شاہ شجاع
اپنے باپ دادے کے تخت پر بیٹھ گیا۔ اُس تخت کی سُست بنیاد کا کچھ
مطلق لحاظ نہ کرکے کچھ تھوڑی سی فوج بنگالہ کی وہان انتظام
کے لیے چھوڑ دی اور باقی سب کو ہندوستان مین واپس
طلب کرلیا قندھار جاتے وقت بلوچستان کے محراب خان نے
کچھ چھیڑ چھاڑ کی تھی۔ اسلیے بمبئی کی فوج نے لوٹتے وقت اُسکا
قلعہ قلات توڑ ڈالا۔ اور وہ بھی اس لڑائی مین بہادری
کے ساتھ مارا گیا۔

لارڈ آکلینڈ کو کابل فتح ہونے کی خوشی مین ولایت سے
ارل کا خطاب آیا سر جان کین بیرن ہوا۔ اور بھی بہتون کو اُنکی
خدمت مطابق درجہ بڑھا۔ چوتھی نومبر کو جب سر ولیم میگناٹن صاحب ١٨٤٠ء
ہوا کھاکر اپنی کوٹھی کو آتے تھے راستہ مین ایک سوار نے خبر دی
کہ دوست محمد حاضر ہے۔ اور پھر دوست محمد نے بڑھ کر اور
گھوڑے سے اُتر کر تلوار نذر دی۔ میگناٹن صاحب نے اُسکی
بڑی خاطر کی۔ نظر بند رہنے کے لیے ہندوستان بھیجدیا۔ اِس
عرصہ مین چھوٹے چھوٹے لڑائی جھگڑے بیشک ہر طرف ہوتے رہے

لیکن وہ کسی گنتی مین نہ تھے۔کبھی کوئی سردار مالگزاری اداکرنے
مین دیر کرتا سرکاری سپاہی اُسکا گڑھ قلعہ توڑ پھوڑ کر اُسے ہوش
مین لادیتے۔کبھی کوئی دوست محمد کے بیٹے اکبرخان کی مدد
کے لیے سر اُٹھانا چاہتا وہان یہ فوراً پہونچکر اُسے اُسی جگہہ
دبادیتے۔ یہانتک کہ سرولیم میگناٹن صاحب نے سمجھا کہ اب
ملک کا انتظام بخوبی ہوگیا اور قصد کیا کہ الگزنڈر برنس کو اپنے ۱۸۴۱ع
عہدے پر مقرر کرکے آپ گورنری کے عہدہ پر جو سرکار سے
ملا تھا بمبئی چلے آوین اور جو کچھ سرکاری فوج کابل مین گئی تھی
اُسے بھی ہندوستان کی طرف روانہ کردین۔یہ نہ سوچ
کہ افغانستان مسلمانون کا ملک ہے۔ہندو اور مسلمان مین زمین
اور آسمان کا فرق ہے۔وہان والے خوب سمجھے ہوئے تھے
کہ شاہ شجاع انگریزون کی کٹ تپلی ہے۔اور تماشا یہ کہ انگریزون
کی بدولت اُسے اپنے باپ دادا کا تخت نصیب ہوا تو بھی وہ
اِنسے ناراض تھا۔اپنے ملک مین انکا رہنا ہرگز نہین پسند
کرتا تھا۔اُدھر مالک کو بھی منظور تھا کہ چاہے جیسا کوئی بڑا
طاقت والا اور عقلمند کیون ہو ایک دن ٹھوکر کھا جاوے
بلکہ یہ اُسکی بڑی مہربانی ہے کیونکہ ایسی ہی ٹھوکرین کھانے سے

آدمی اپنی عقل اور اپنی طاقت کا بھروسا نہ رکھکر سدا مالک پیدا کرنے والے کا
سہارا ڈھونڈھتا ہے اور اُسکے ڈر سے ظلم اور غیر واجب کام نہ کرکے
پوری ترقی کو پہونچتا ہے جو ٹھوکر نہ کھا جائے گھمنڈ مین ڈوب کر فرعون کی
طرح یکبارگی ناس ہو جاتا ہے۔ ندان آپ آگے انگریزی افسرون کے
جو جو کام کابل مین سنو گے بس یہی کہو گے "(بنا شکالے بپرت بدھی)" ندان
بدہان بلوہ ہونے کی اصل یون بیان کرتے ہین کہ کسی افغان سردار نے
کسی انگریزی عہدہ دار کی کچھ شکایت اسکے افسر سے کی۔ افسر نے
کچھ بھی نہین سُنی سخت سُست کہکر نکلوا دیا اور یہ بات کچھ اسی کے واسطے
بانئی نہ تھی اُس افغان نے اِس بات کی شکایت شجاع سے کی
شجاع کے مُنھ سے اُسوقت دربار مین بے اختیار یہ نکل گیا کہ "از
شما ہیچ نمی آید" یعنی تم لوگون سے کچھ بھی نہین بن پڑتا ہے۔ بس اتنا
کہنا گویا افغانون کے بگڑے ہوے دلون کی بھری ہوئی توپ پر
رنجک کا فلیتہ پہونچانا تھا سویرے ہی دوسری نومبر کو کابل والون
نے بلوہ کیا دوکانین سب بند ہوگئین دو تین سو بدمعاشون نے
برنس صاحب کی کوٹھی مین جا کر اُنھین اور تمام صاحب لوگ میم
لڑکے اور ہندستانی نوکرون کو جو اُسوقت وہان موجود تھے
مار ڈالا اور تمام مال واسباب لوٹ کر مکانون کو پھونک دیا برنس صاحب

شہر مین رہتے تھے جب اُنکے مارے جانے کی خبر چھاونی
مین پہونچی تو اِس بات کے بدل کر ترت سب جوان کمر کس کر
شہر مین چلے آتے اور بلوائیون کو جیسا اُنھون نے کیا تھا اُسکا
مزہ چکھاتے اِنکے افسر ناحق سپاہیون کو اِدھر اُدھر بھیجے بلانے
اور بے فائدہ جوڑ توڑ جمانے مین اپنا قیمتی وقت کھونے لگے
اگر بالاحصار مین بھی چلے جاتے جہان شاہ شجاع رہتا تھا
اور شہر سے لگا ہوا تھا۔ مقدور نہ تھا کہ کبھی کوئی اُنکو اُس قلعہ سے
نکال سکتا۔ لیکن جنرل الفنسٹن کے دماغ مین خلل آگیا تھا اور
برگیڈیر شلٹن جو اُسکا مددگار مقرر ہوا تھا۔ ہندوستان لوٹنے کی
آرزو مین جی دیتا تھا۔ دونون نے سر ولیم میگناٹن سے یہی کہا
کہ اب کابل مین رہنا ناممکن جسطرح سے بنے جلال آباد پہونچنے کا
بندوبست کرو۔ اور وہان سے ہندوستان کو چلدو۔ بلوائیون کا
زور اِس عرصہ مین بہت بڑھا سارا کابل پہاڑی افغانون سے
بھر گیا شہر کے باہر بھی جدھر دیکھو یہی دکھائی دیتے تھے گویا سارے
ملک مین بلوہ ہوا بائیسوین نومبر کو اکبر خان بھی کابل مین آکر اُنکے
شامل ہو گیا ندان جب سر ولیم میگناٹن نے دیکھا کہ سرکاری
فوج کا ہر طرف نقصان ہوتا جاتا ہے اور اُسکے افسر سوا اسے

ہندوستان لوٹ چلنے کے اور کسی بات پر مستعد نہین ہوتے
اکبرخان سے کابل چھوڑنے کی بات چیت شروع کی اور یہ
ٹھہری کہ دونون کی ملاقات ہو اسمین ساری شرطین طے
پاجائین۔ لوگون نے میگناٹن صاحب سے کہا کہ اکبرخان کا
اعتبار کرنا عقلمندی نہین ہے اُنھون نے اتنا ہی جواب
دیا کہ ہم خوب جانتے ہین لیکن ایسی زندگی سے
سو دفعہ مرنا بہتر ہے۔

ندان تئیسوین دسمبر کو قریب دوپہر کے سر ولیم میگناٹن
صاحب کپتان لارنس ٹریور اور مکنزی کو ساتھ لیکر چھاونی سے
اکبرخان کی ملاقات کو باہر نکلے اکبرخان استقبال کرکے
انھین اپنے ڈیرہ پر لیگیا۔ لیکن وہان اُن چارون سے
پستول اور تلوارین چھینوا کر تین کو تو اپنے سوارون کے
پیچھے بٹھلا کسی قلعہ مین بھجوا دیا کپتان ٹریور گھوڑے سے گرجانے
کے باعث راستہ مین مارا گیا اور سر ولیم میگناٹن پر جب
اُنھون نے اکبرخان کے قابو سے نکلنا چاہا اُسنے طپنچہ چلایا
اور پھر اسکے ساتھیون نے انھین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا
فوج والون کی اسپر بھی آنکھ نہ کھُلی۔ پھر اکبرخان سے صلح کی

بات چیت کی اُس دغاباز نے یہ شرط ٹھہرائی کہ سرکاری فوج
تمام خزانہ اور توپخانہ اُسی جگہ چھوڑ دے - صرف چھ توپون
کے ساتھ ہندوستان کی راہ لے - برف پانچ انچ سے زیادہ
پڑگئی تھی - سرکاری فوج ساڑھے چار ہزار سوار سپاہی اور
بارہ ہزار بھیڑ لڑکے لوگائیون کی گنتی نہین چھٹی جنوری کو
پہر دن چڑھے پر حسیت سے دن چھاؤنی چھوڑ کر جلال آباد روانہ
ہوئی بیمارون کو بھی اکبر خان کے سپرد کیا - ساتوین کو کابل سے
پانچ کوس پربت خاک مین ڈیرہ پڑا افغانون نے ہر طرف سے
حملہ کرنا شروع کردیا - سرکاری فوج کو اپنی توپین آپ ہی
کیلنی پڑین - اکبر خان ساتھ تھا بے ایمان حفاظت کے لیے
آیا تھا جب اُس سے کہا کہ یہ کیا ہے - جواب دیا - کہ بیقابو
ہون یہ لوگ میرا کہنا نہین مانتے فارسی مین سرکاری
آدمیون کو سُنا کر اُنھین دھمکاتا تھا کہ خبردار سرکاری فوج کو
ہرگز نہ چھیڑو اور پشتو مین اُنھین شہ دیتا تھا کہ ہان ایک کو بھی
اُنھین سے جیتا نہ چھوڑو معاملہ دین کا ہے - آٹھوین کو خرد کابل کا
گھاٹہ پار ہونا تھا یہ پانچ میل لنبا ہے - دونون طرف اکثر پانچ
پانچ سو فیٹ تک سیدھے اونچے پہاڑ کھڑے ہین تفاوت

افغانون کی بے ایمانی

دونون کنارون مین پچاس گز سے زیادہ نہین ہے۔ ندی جو
اُسمین زور شور سے بہتی ہے اٹھائیس بار اُترنی چڑتی ہے۔
غلزئی افغان اُن پہاڑون کے اوپر سے گولیون کا مینہ برساتے
تھے۔ سرکاری فوج کے ہتھیار نرے بیکار رہتے یہ زمین پر۔ اور
وہ آسمان پر۔ کہتے ہین کہ اُس روز تین ہزار سے زیادہ آدمی
اس گھاٹ مین مارے گئے۔ لوین کو ناحق خرد کابل مین مقام پا
اکبر خان نے کہلا بھیجا کہ میم صاحب اور بابا لوگون کی تکلیف مین
نہین دیکھ سکتا ہون۔ اگر اُنکو میرے حوالہ کردو مین بہت آرام
وحفاظت سے پہونچا دونگا۔ فوج کے افسر تو اِسکے بس مین
ہو گئے تھے اپنی میم اور بچون کو بھی اِسکے حوالہ کر دیا۔ دسوین کو
تنگ تاریک گھاٹ مین جو شاید دس فیٹ بھی چوڑا نہین ہے
نام ہی اُسکا تنگ اور تاریک ہے اتنے آدمی مارے گئے۔
کہ اَب کل دو سو ستر سوار سپاہی اور گولہ انداز اور چار ہزار
بھیڑ کے آدمی باقی رہ گئے۔ سو یہ بارھوین اور تیرھوین کو جگدلک
اور گندمک کے گھاٹون مین تمام ہوئے قصہ کوتاہ ساڑھے سولہ
ہزار آدمیون مین جو کابل سے چلے تھے صرف ایک ڈاکٹر
برڈن صاحب جیتے جاگتے جلال آباد پہونچے گویا اِس

تباہی کی خبر پہونچاتے کونچ رہے تھے۔ جلال آباد مین اور ہی قسم کا
افسر تھا۔ وہ اصلی سپاہی سر رابرٹ سیل بہادر تھا۔ روپیہ رسد
گولہ باروت سپاہی جو کچھ لڑائی کا سامان ہے سب کم تھا مگر دل کا
وہ بہت دلیر تھا۔ کابل والے افسرون کا حکم جو قلعہ خالی کر دینے کا
پہونچا کچھ بھی خیال مین نہ لایا۔ اور اکبر خان سے مقابلہ کرنے کا
منصوبہ تھا نا بھونچال سے قلعہ کی دیوار بھی گر پڑی۔ تو اُسے دیکھتے ہی
دیکھتے پھر بنا لی۔ رسد گھٹ گئی۔ تو گھوڑون کے گوشت سے لوگون کی
بھوک بجھائی۔ پر قلعہ نہ چھوڑا اکبر خان نے چھ ہزار فوج لیکر اُس
قلعہ پر حملہ کیا پر سر رابرٹ سیل برابر اُسکا دانت کھٹا کرتا رہا۔ اُدھر
قندھار کو جنرل ناٹ دبائے رہا۔ بہتیرے بلوائی اِسکے گرد جمع
ہوئے وہ سب کو جھٹکارتا رہا غزنین مین کرنل پامر تھا۔ اگر وہ
شہر مین کسی کو رہنے نہ دیتا کچھ نہوتا۔ لیکن وہ شہر والون پر رحم کر کے
برف کے موسم مین اِنھین باہر نکالنا انصاف نہ سمجھا
اور یہی اِسکے حق مین زہر ہوا۔ شہر والون نے شہر پناہ توڑ کر
بلوائیون کو بھیتر گھسا لیا۔ کرنل پامر قلعہ مین بند ہوا قلعہ مین رسد کی
تنگی تھی ایندھن بھی موجود نہ تھا۔ برف دو دو فیٹ پڑ گئی تھی۔ ناچار
کرنل پامر نے وہان کے تمام سردارون سے اِس بات کی

قسم لیکر کہ جبتک برف سے راہ بند ہے سرکاری سپاہ شہر مین رہے اور راہ کھلنے پر سردار لوگ اُسے حفاظت سے پشاور تک پہونچا وین قلعہ خالی کردیا۔ لیکن جب بلوائی دوسرے ہی دن اُبر حملہ کرنے لگے۔ سپاہیون نے گھبراکر رات کے وقت شہر پناہ مین چھید کیا اور سب کے سب باہر نکل پڑے انھین یہ خیال تھا کہ پشاور پچیس ہی تیس کوس ہے دھاوا مارکر چلے جاینگے لیکن برف مین قدم کب اُٹھ سکتا تھا صبح ہوتے ہی سب کے سب مارے اور پکڑے گئے انگریزون نے اپنے تئین پھر نئی قسمین لیکر سردارون کے حوالہ کردیا۔

لارڈ ایلنبرا

۱۸۴۲ع اس عرصہ مین لارڈ آکلینڈ ولایت چلا گیا۔ اور لارڈ ایلنبرا آخر فروری مین اُسکی جگہ گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا۔ لارڈ آکلینڈ نے جانے سے پہلے جلال آباد والون کی کمک کے لیے پشاور مین فوج جمع ہونے کا حکم جاری کردیا تھا لیکن اب ایک دفعہ پھر کابل تک جانا اور افغانون کو سرکاری فوج کا زور دکھلادینا بہت مناسب سمجھا گیا۔ یہ فوج اپریل مین جنرل پالک کے ساتھ پشاور سے کابل کی طرف روانہ ہوئی پالک صاحب

گھاٹون مین پہلے ہی سے کچھ کمپنیان پلٹنون کی دو طرفہ پہاڑون پر
چڑھا دیتے تھے۔ اس باعث افغان اوپر سے گولیان نہین
چلا سکتے تھے۔ اگر چلانے کو جمع بھی ہوتے سرکاری سپاہی
اُنکی خوب خبر لیتے تھے۔ سولھوین اپریل کو جلال آباد مین داخل
ہوئے۔ قلعہ والون کے گویا سوکھے ہوے کھیت پھر لہلہائے
اگست تک فوج اسی جگہ ٹھہری رہی۔ اگست مین پھر آگے
بڑھی۔ راستہ مین اکبر خان نے سولہ ہزار افغانون کے ساتھ
سرکاری فوج کا مقابلہ کیا لیکن کچھ پیش نہ گئی۔ بھاگنا پڑا۔ پندرھوین
ستمبر کو سرکاری فوج کابل مین داخل ہوئی اور سولھوین کو
بالاحصار پر سرکاری نشان چڑھایا۔ شاہ شجاع کو نواب زمان خان
کے بڑے بیٹے نے مارچ ہی مہینے مین مار ڈالا تھا شجاع بالاحصار
سے نکلکر اسکے ساتھ اپنے لشکر کی طرف جاتا تھا اسنے راستے
مین اسپر دونالی بندوق چلادی۔ بس اب سرکاری فوج کو
صرف اپنے قیدیون کی رہائی باقی رہ گئی۔ سوا اسکے اور کچھ
بھی افغانستان مین کام نہ تھا اُدھر سندھ سے کچھ فوج لیکر جنرل
انگلینڈ جنرل ناٹ کی کمک کو قندھار ہو چکیا لیکن جنرل ناٹ نے
بہت سے آدمی جنرل انگلینڈ کے ساتھ سندھ کو لوٹا دیے۔

صرف تھوڑے سے چُنے ہوئے سپاہی لیکر جنرل پالک سے شامل ہونے کے لیے کابل کی طرف کوچ کیا۔ وہ یہی کہتا تھا کہ ایک ہزار سرکاری سپاہی پانچہزار افغانون کے بھگانے کو بہت کافی ہین ندان جنرل ناٹ بھی لڑتا افغانون کو ہرطرف مارتا بھگاتا رہتے ہین غزنین کا قلعہ توڑتا پھوڑتا محمود غزنوی کے مقبرہ سے سومنات کے صندلی کواڑ لیتا سترھوین ستمبر کو کابل مین آداخل ہوا۔ اکبرخان نے تمام انگریز ہیم اور بال لوگون کو جو اُسکے قابو مین تھے ایک افغان صالح محمد خان کے ساتھ بامیان کی طرف بھیجدیا تھا اُسکا ارادہ تھا کہ انھین تحفہ کے طور پر غلامی کے لیے تورانی سردارون کو بانٹ دے۔ لیکن صالح محمد اپنے ملگیا بیس ہزار نقد اور ہزار روپیہ ماہواری پنشن کے وعدے پر صحیح و سالم سرکاری فوج مین پہونچا دیا جنرل الفنسٹن مرگیا تھا تو بھی سوائے صاحب لوگون کے لیڈی سیکناٹن اور لیڈی سیل سمیت تیرہ میم اور اُنیس لڑکے ان قیدیون مین تھے ندان ان قیدیون کو لیکر سرکاری فوج فتح فیروزی کے نشان اُڑاتی فیروزپور چلی آئی۔ گورنر جنرل نے دوست محمد خان کو بھی چھوڑ دیا۔ سرکار کا اس لڑائی مین کم سے کم سترہ کرور روپیہ خرچ پڑا۔

۱۸۳۲ء

سندھ کے امیرون سے ۱۸۳۲ء مین سرکار کا یہ عہد و پیمان
ہو گیا تھا کہ سندھ ندی کی راہ سرکاری آدمی بیشک آوین جاوین
لیکن نہ کوئی جنگی جہاز اُسمین لاوین اور نہ لڑائی کا سامان اِدھر سے

۱۸۳۹ء

کہین کو بیجاوین ۱۸۳۹ء مین یہ بھی ٹھہر گیا کہ ایک سرکاری
رزیڈنٹ وہان رہا کرے۔ لیکن جب سرکار کو معلوم ہوا کہ
یہ امیر ایران کے بادشاہ سے خط کتابت کرتے ہین لارڈ اکلینڈ
نے سرکاری فوج کابل جانے کے وقت اُنسے ایک عہدنامہ
اس مضمون کا لکھوا لیا کہ کچھ کسی قدر سرکاری فوج اُنکے علاقے مین
رہا کرے اور اُسکا خرچ انھین کے ذمہ رہے۔ امیر اسپر بھی اپنی
حرکت سے باز نہ آئے کابل کی لڑائیون مین سرداسکے دشمنون سے
سازش کرنے لگے اور سرکار کو یہ بھی خبر پہونچی کہ سندھ ندی پر

۱۸۴۲ء

عہدنامہ کے خلاف محصول لگاتے ہین ندان ۱۸۴۲ء مین لارڈ الینبرا
نے اُنسے اِس مضمون کا عہدنامہ طلب کیا کہ فوج خرچ کے
بدل وہ کچھ ملک سرکار کی نذر کرین اور سکہ سرکار کا جاری کرین
اور جو دھوین کی ناؤ سندھ ندی مین چلین اُنکے لیے جلانے کو
لکڑی دین نہ دین تو ناؤ والے جہان جو پیڑ پاوین
کاٹ لین۔

امیرون نے اس عہدنامہ پر بھی مُہر کردی لیکن اُنکے بلوچی
سردار اِس بات سے بہت ناخوش ہوئے میجر اُٹرم وہان
رزیڈنٹ تھا اور سر چارلس نیپر وہان کے انتظام کے لیے
کچھ فوج لیکر سندھ کی دارالحکومت حیدرآباد کے پاس پہونچ چکا تھا
امیرون نے میجر اُٹرم سے صاف کہدیا کہ سر چارلس نیپر
اگر حیدرآباد کی طرف بڑھیگا بلوچی بلوہ کرینگے سر چارلس نیپر
کب رُکنے والا تھا۔

۱۸۴۳ء

پندرھوین فروری کو بلوچیون نے بلوہ کیا اور رزیڈنٹی کو
جا گھیرا رزیڈنٹ تو اپنے آدمیون سمیت ندی مین دھوین کی ناؤ پر
چلا گیا لیکن اسباب کا بہت نقصان ہوا۔ جب سر چارلس نیپر
حیدرآباد سے تین کوس پر میانی مین پہونچا دیکھا کہ امیرون کی
فوج بیس ہزار سے زیادہ بہت مضبوطی کے ساتھ پڑی ہے اُسکی
سپاہ تین ہزار سے بھی کم تھی لیکن شیر کیا گیدڑون کی گنتی سے
ہچکتا ہے۔ فورًا حملہ کردیا۔ سخت لڑائی ہوئی امیرون کی
فوج نے شکست کھائی۔ پانچہزار کھیت رہے باقی بھاگ گئے
سرکاری کُل باسٹھ آدمی کام آئے۔ لڑائی کے بعد چھ امیرون نے
اپنے تئین سر چارلس نیپر کے حوالہ کردیا۔ اور وہ فتح فیروزی کے ساتھ

حیدرآباد مین داخل ہوا۔ دوسرے مہینے مین سرچارلس نپیرنے
اسی طرح ڈبا کی لڑائی مین میرپور کے امیر کو شکست دیکر
میرپور مین دخل کیا۔ اور کچھ سوار سپاہی بھیجکر امرکوٹ کا
مضبوط قلعہ لے لیا۔ جو کوئی امیرون مین سے اِدھر اُدھر
بچ رہا تھا دھیرے دھیرے ہر ایک سرکار کی قید مین
چلا آیا۔ اور سندھ بالکل سرکاری عملداری مین
شامل ہوگیا۔

اِسی سال کے اندر گوالیار مین دولت راو سیندھیا کا
جانشین جھنکوجی راو سیندھیا بے اولاد مرگیا۔ اُسکی رانی تارابائی
نے جو خود تیرہ برس کی تھی ایک اپنا رشتہ دار لڑکا آٹھ برس کا
جیاجی راو گود لیکر اُسے گدی پر بٹھا دیا صاحب رزیڈنٹ کی
صلاح سے مہاراج کا ماموں یعنی ماما صاحب راج کا کام
انجام دینے لگا۔ لیکن داداخاصگی والے نے رانی سے ملکر
ماما صاحب کو نکلوادیا اور کام سب اپنے ہاتھ مین لیا۔
صاحب رزیڈنٹ نے یہ حال دیکھکر دھولپور کی عملداری مین ڈیرہ جالگایا
سیندھیا کی فوج مین کچھ پھوٹ پڑی کچھ فوج تو داداخاصگی والے
کی طرف تھی اور کچھ باپو سیتولیا کی طرف دو دن تک آپس مین

گولے چلتے رہے۔

آخر رانی نے فوج کو آپس کی لڑائی سے روکا۔ دادا خاجگی والا قید کر کے آگرہ بھیجا گیا۔ اور باپو سیتویا دیوان ہوا۔ اس عرصہ مین گورنر جنرل کا لشکر گوالیار کی سرحد پر پہونچ گیا تھا لارڈ ایلنبرا نے ایسا اچھا موقع اس گوالیار کی طرف کا کھٹکا مٹانے کا ہاتھ سے جانے دینا مناسب نہ سمجھا کیونکہ اُدھر پنجاب مین بھی فساد اُٹھنے والا معلوم ہوتا تھا گوالیار والون سے صاف کہلا بھیجا کہ اگر صلح رکھنی منظور ہے تو گوالیار مین سرکاری کنٹنجنٹ کی فوج بڑھا دو۔ اور اُسکے خرچ کے لیے کچھ علاقے سرکار کے حوالے کرو۔ اور پھر ساتھ ہی اس مضمون کا اشتہار دے کر کہ سرکاری فوج مہاراج کی حفاظت کے لیے آئی ہے گوالیار کی طرف کوچ کیا۔ اُنتیسوین دسمبر کو مہاراج پور اور پنیر مین سیندھیا کی فوج سے مقابلہ ہوا۔ خوب سخت لڑائی ہوئی۔ سیندھیا کی فوج نے ہر طرف سے شکست کھائی۔ پانچوین جنوری کو گورنر جنرل گوالیار مین داخل ہوے سیندھیا نے نیا عہد نامہ لکھدیا کہ جب تک وہ اٹھارہ برس کا ہو کام راج کا رزیڈنٹ کی صلاح کے مطابق اہلکار انجام دین کنٹنجنٹ کی فوج بڑھا دیجائے۔ اسکے خرچ کے لیے

۱۸۴۴ء

کچھ علاقہ سرکار جدا کرے مہاراج کی سپاہ نو ہزار سے کبھی زیادہ نہونے پاوے اور توپ بارہ جنگی اور کل ہیں ایسی ویسی ہین۔

لارڈ ایلنبرا گوالیار کی مہم طے کرکے کلکتے مڑ گیا لیکن وہان ولایت سے اُسکی بدلی کا حکم آیا اُسکی جگہ پر سر ہنری ہارڈنگ گورنر جنرل مقرر ہوا۔

سر ہنری (لارڈ) ہارڈنگ

رنجیت سنگھ لارڈ اکلینڈ کی ملاقات کے بعد ہی بیمار پڑا۔ اور ستائیسوین جون کو (سنہ ۱۸۳۹ء) شام کے وقت ہوش حواس کے ساتھ اٹھاون برس کی عمر مین پرلوک کو سدھارا۔ حقیقت ہین اِس آخری زمانہ کے درمیان اِس ملک مین یہ بہت بڑا اور نامی آدمی ہو گذرا اسکا دادا چپڑ سنگھ سو کرچک نام گاؤن کے رہنے والے نودھ سنگھ سانسی جاٹ کا بیٹا گوجرانوالہ مین ایک کچی گڑھی سی بنا کر رہا کرتا تھا۔ اور کام پڑنے سے پچیس سو سوار جمع کر سکتا تھا۔ رنجیت سنگھ نے اپنا ملک سندھ کی سرحد سے چین کی عملداری تک پہونچا دیا۔ اور خیبر کے گھاٹ سے ستلج تک بالکل اپنے قبضہ مین کر لیا۔ اسمین سے کچھ اوپر کرور روپیہ کا لوگون کو جاگیر اور معافی مین دے رکھا تھا۔ اور باقی کی آمدنی کا

تخمیناً ڈیڑھ کرور روپیہ اُسکے خزانہ مین آتا تھا - مرتے وقت اُسنے
دان پن بھی خوب کیا - کرور روپیہ سے زیادہ جس روز وہ مرنے کو تھا
اُسی روز خیرات ہوا - اور تماشا یہ کہ لکھنا پڑھنا وہ کچھ نہین جانتا تھا
صرف نام بھر لکھ سکتا تھا - اور آنکھ بھی ایک ہی رکھتا تھا ایک
سیتلا مین جاتی رہی - لیکن آدمی کی پہچان بھگوان نے اُسے
ایسی دی - کہ بکرم بھوج اور اکبر کے بعد شاید اُسی کے دربار مین
نورتن گنے جا سکتے تھے - جب اُسکی لاش کو گنگا جل سے
نہلا کر چندن کے بمان پر جو سونے کے پھولون سے سجا ہوا تھا
جلانے کو لے چلے چار رانیان اچھی سی اچھی پوشاکین اور زیور پہنے
ہوے اُسکے ساتھ گئین - رانی کندن راجپوت راجہ سنسار چند
کانگڑے والے کی بیٹی مہاراج کا سر گود مین لیکر چتا پر بیٹھ گئی باقی تینون
جنمین دو سولہ سولہ برس کی نہایت خوبصورت تھین پانچ سات
لونڈیان ساتھ اُسکے چوگرد جا بیٹھین - ان سب کے چہرون پر رنج کا
نشان کچھ بھی نہ تھا بلکہ خوشی کا اثر معلوم ہوتا تھا - عجب ایک
سمان دیکھنے والون کے دل کو قلق دلانے کا تھا - ندان چتا مین
اگ لگا دی گئی - اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ راکھ کی ڈھیری ہو گئی
کہتے ہین کہ جب چتا جلتی تھی ایک ٹکڑا بادل کا نمودار ہوا

اور کچھ بوندین پانی کی برس گیا۔ گویا خود آسمان مہاراج کے مرنے سے رو دیا۔

رنجیت سنگھ کے بعد اُسکا بیٹا کھرگ سنگھ اُسکی گدّی پر بیٹھا کھرگ سنگھ اپنے باپ کے پُرانے وزیر راجہ دھیان سنگھ سے کسی سبب ناراض ہو گیا دھیان سنگھ نے اُسکے بیٹے نونہال سنگھ کو ایسا اُبھارا۔ کہ اُسنے کھرگ سنگھ کو نظر بند کر لیا اور راج کاج سب آپ کرنے لگا۔ کھرگ سنگھ تھوڑے ہی دنون مین بیمار ہو کر مر گیا کون جانے زہر دیا یا علاج ہی بُرا کیا جو ہو جب اُسے جلا کر نونہال سنگھ گھر کی طرف پھرا۔ راستہ مین ایک دروازہ ٹوٹ کر ایسا اُس پر گرا کہ وہ بھی اپنے باپ کے پاس سدھارا اسکے ساتھ راجہ دھیان سنگھ کا بھتیجا میان اُتم سنگھ بھی وہان کام آیا کہتے ہین کہ یہ سارا کرتوت دھیان سنگھ اور اُسکے بھائی گلاب سنگھ کا تھا لیکن دروازہ گرنے کا اصلی سبب آجتک کسی کو نہین معلوم ہوا۔ سکھون نے اپنے دستور بموجب کھرگ کی رانی چندر کنور کو ملک کا مالک بنایا۔ اور گلاب سنگھ بھی اُسی کی جانب رہا۔ لیکن دھیان سنگھ نے فوج کو کھرگ سنگھ کے بھائی شیر سنگھ سے ملا دیا۔ چندر کنور قلعہ مین بند ہوئی فوج نے چارون طرف سے گھیر لیا۔ پانچ دن تک دونون طرف سے

خوب گولا چلا۔ گلاب سنگھ بھیتر دھیان سنگھ باہر تھا۔ جی مین دونون
ایک لوگون کے دکھلانے کو یہ سوانگ رچا تھا۔ آخر اس بات پر
صلح ٹھہری کہ شیر سنگھ گدی پر بیٹھے۔ چندر کنور کو نو لاکھ کی جاگیر دے
اُسے کبھی اپنی رانی بنانے کا ارادہ نہ کرے۔ اور گلاب سنگھ اپنی
فوج سمیت نشان اُڑاتا قلعہ سے باہر چلا جاوے کوئی کچھ روک ٹوک
نہ کرے۔ کہتے ہین کہ گلاب سنگھ نے اپنی سولہ توپون کی سوبیٹیان
ایک ایک توپ کے لیے تیس تیس کارتوس رکھکر باقی بالکل روپیون
سے بھرین اور پانسو توڑے اشرفیون کے اپنے پانسو جوانون کے
ہاتھ مین تھما دیے جواہر جسقدر ہاتھ لگا اپنی اردلی کے گھوڑچڑھون کو
سپرد کیا۔ اور بھی بہت سا قیمتی اسباب لیا۔ قلعہ سے نکلکر شاہ درے
کے نزدیک ڈیرا کیا۔ پھر کچھ دنون بعد شیر سنگھ سے رخصت لیکر
اپنی جاگیر جمون کی طرف چلا گیا۔ دھیان سنگھ نے یہ سمجھا کہ
شیر سنگھ کو مین نے ہی گدی پر بٹھایا۔ اور شیر سنگھ نے یقین جانا
کہ جب تک دھیان سنگھ رہیگا مین نام ہی کا مہاراج ہون یہ
بالکل اختیار اپنے ہاتھ مین رکھیگا۔ مجھے ہر طرح سے دھمکاوے
اور دباویگا۔ دلون مین فرق آیا۔ ایک کو دوسرے کی طرف سے
کھٹکا پیدا ہوا۔ سندھان والون نے اس قابو کو اپنا

دلی مطلب پورا کرنے کے لیے بہت غنیمت پایا۔ رنجیت سنگھ کی
اولاد کے بعد گدی کا حق یہ اپنا سمجھتے تھے۔ اور شیر سنگھ سے
ناراض بھی ہو رہے تھے۔ ایک روز لہنا سنگھ اور اجیت سنگھ دونون
سندھان والے بھائیون نے اکیلے مین مہاراج کے پاس جاکر
یہ گل کترا کہ پرتھوی ناتھ ہمکو دھیان سنگھ نے آپ کی جان لینے
کے لیے بھیجا ہے۔ اور اس خدمت کی عوض ساٹھ لاکھ روپیہ
کی جاگیر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اسکا ارادہ ہے کہ آپ کو
مارکر دلیپ سنگھ کو گدی پر بٹھاوے۔ اور جب تک وہ بڑا ہو
ریاست کا کام بے کھٹکے آپ کیا کرے۔ لیکن ہمنے اپنے نمک کی
شرط سے ادا ہونے کے لیے آپ کو اس بیوفا وزیر کے
بد ارادون سے اچھی طرح جتا دیا آگے آپ مالک ہین شیر سنگھ
اس بات کے سننے سے ذرا بھی نہ گھبرایا اور اپنی تلوار دونون
سندھان والے سردارون کے سامنے رکھکر بولا کہ اگر تم
میرے مارنے کو آئے ہو تو لو مین اپنی تلوار دیتا ہون
تم بیتک مجھکو مار ڈالو۔ مگر یاد رکھو کہ جسطرح اب وہ تمسے مجھے
قتل کرواتا ہے بہت روز نہ گذرینگے کہ تمھین بھی قتل کروا ڈالیگا
سندھان والون نے عرض کیا مہاراج ہم تو آپ کو مارنے کو

نہین بچانے کو آئے ہین۔ لیکن ایسے نمکحرام وزیر کو اب چھوڑنا
مناسب نہین۔ غرض سندھان والون نے شیر سنگھ سے دھیان سنگھ
کے مارنے کی اجازت لکھوالی اور وہان سے یہ کہکر رخصت ہوئے
کہ اب ہم اپنی جاگیر پر جاتے ہین وہان سے اپنے سپاہیون کو لیکر
حاضری دینے کے بہانے آپ کے پاس آوینگے۔ اب اسوقت
دھیان سنگھ کو ہمارے سپاہیون کی موجودات لینے کے لیے
حکم دیجیے گا۔ ہمارے سپاہی اُسکو اور اُسکے بیٹے ہیرا سنگھ دونون کو
گولی سے مارینگے۔ پھر یہ لوگ دھیان سنگھ کے پاس گئے اور
اُسکو وہ کاغذ دکھلایا جو شیر سنگھ نے اُسکے مارنے کے لیے لکھدیا تھا
دھیان سنگھ بہت گھبرایا لیکن جب سندھان والون نے اقرار کیا
کہ تیرے لیے ہم مہاراج ہی کو مار ڈالینگے تب تو اُسنے اُنکے ساتھ
بہت سے وعدے کیے۔ اُنھون نے یہان مہاراج کے
مارنے کی بھی وہی حکمت ٹھہرائی کہ جو مہاراج کے سامنے دھیان سنگھ
کو قتل کرنے کے لیے ٹھہرائی تھی۔ ندان دوسرے روز
سندھان والے اپنی جاگیر کو گئے اور تھوڑے ہی دنون مین
وہان سے پانچ چھ سو سوار اچھے مستعد ہتھیارون مین ڈوبے ہوئے
مارنے والے آئے دھیان سنگھ تو اُن دنون بیماری کا

بہانہ کرکے اپنے گھر بیٹھ رہا تھا۔ اور مہاراج باغون کی سیر مین
مشغول تھے۔ وہ تاریخ مہینے کی پہلی تھی۔ اِسلیے دربار نہ تھا
مہاراج کشتی دیکھکر پہلوانون کو انعام اور رخصت دے رہے تھے
کہ یکبارگی سندھانوالون نے آکر واہ گروجی کی فتح سُنائی۔
مہاراج بہت مہربانی سے اُنکی طرف متوجہ ہوے۔ اجیت سنگھ
نے ایک دونالی بندوق جسکی ہر ایک نلی مین دو دو گولیان بھری
تھین پیش کرکے ہنستے ہوے یہ بات کہی۔ کہ مہاراج دیکھو چودہ سو
روپیہ مین کیسی سستی ایک عمدہ بندوق مین نے لی ہے۔ اب
اگر کوئی تین ہزار بھی دیوے تو مین اُسکو نہین دینے کا۔ اور
جب مہاراج نے بندوق لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا اجیت سنگھ نے
اُنکی چھاتی پر بیجا کر اُسے جھونک دیا۔ شیر سنگھ گولیون کے لگتے ہی
بیدم ہو کر گر پڑا۔ صرف اتنا ہی زبان سے نکلنے پایا "یہ کیا دغا"
قاتل مہاراج کا سر کاٹ کر اُس جگہ پہونچے جہان مہاراج کا بڑا
بیٹا تیرہ چودہ برس کا کنور پرتاب سنگھ تھا۔ لہنا سنگھ سندھان
والے نے تلوار اُٹھائی کنور اُسکے پیرون پر گر پڑا۔ اِس سنگدل نے
ایک ہی جھٹکے مین اُسکا کام تمام کیا اجیت سنگھ تو اُسی دم تین سو
سوار اور دو سو پچاس پیدل لیکر لاہور کی طرف دوڑا۔ اور لہنا سنگھ

[illegible] ۱۸۴۳ع

باقی دو سو سواروں کے ساتھ دھیرے دھیرے اُسکے پیچھے
روانہ ہوا۔ آدھے راستہ پر دھیان سنگھ بھی جو شیر سنگھ کے پاس
جاتا تھا۔ اجیت سنگھ کو ملگیا۔ اجیت سنگھ نے اُسے روکا اور کہا کہ
کام بالکل خاطر خواہ انجام ہوا۔ اب آپ قلعہ مین چل کر بندوبست
فرمائیے۔ اور اپنے وعدون کو پورا کیجیے۔ جب یہ لوگ قلعہ کے
اندر پہونچے۔ اجیت سنگھ کا اشارہ پاکر ایک سپاہی نے راجہ دھیان سنگھ کو
گولی ماری۔ اجیت سنگھ نے شہر مین منادی کرائی کہ دلیپ سنگھ مہاراج ہے
اور لہنا سنگھ سندھان والا اُسکا وزیر ہوا۔ دھیان سنگھ کا بیٹا راجہ
ہیرا سنگھ سندھان والون کے قابو مین نہ آیا۔ فوج کو اپنی طرف کرلیا
سو ضرب توپین لیکر قلعہ جا گھیرا تمام رات توپین چلتی رہین سورج
نکلتے ہی ہیرا سنگھ نے قسم کھائی کہ جب تک مین اپنے باپ کے
مارنے والون کو مرا ہوا نہین دیکھونگا کھانا پینا حرام ہے رانی بھی
دھیان سنگھ کی لونڈیون سمیت ستی ہونے کے لیے اس عرصہ مین
چتا پر چڑھنے کو تیار تھی ہیرا سنگھ نے سپاہیون سے پکار کر کہا کہ
رانی تب ستی ہوویگی جب اُسکے مالک کے مارنے والون کا سر
کاٹ کر اُسکے پیرون مین رکھا جاویگا۔ فوج اس بات کے سنتے ہی
جوش مین آئی۔ دیوار ٹوٹ گئی تھی قلعہ پہ ہلا کر دیا۔ اور

بات کی بات مین اندر جا داخل ہوے۔ اجیت سنگھ کا سر کاٹ کے
دھیان سنگھ کی رانی کے پیرون مین رکھا وہ اُسے دیکھکر نہایت
خوش ہوئی اور پھر دھیان سنگھ کی کلغی ہیرا سنگھ کی پگڑی مین لگاکر
آپ تیرہ عورتون سمیت ستی ہوگئی لہنا سنگھ سندھانوالا مارا گیا
فوج لین کو چلی گئی۔ دلیپ سنگھ مہاراج اور ہیرا سنگھ وزیر کے
نام سے ڈھونڈی پھری۔ تھوڑے ہی دنون کے بعد راجہ
ہیرا سنگھ اور اُسکے معتمد پنڈت جلا کی بعضی باتین ایسی ظاہر
ہونے لگین کہ فوج کا دل اُنسے ہٹ گیا۔ ہیرا سنگھ نے وزارت
چھوڑکر جمون کی طرف بھاگ جانے کا ارادہ کیا۔ اور فوج کی
قواعد دیکھنے کے بہانے سے شہر کے باہر نکلا۔ مگر شاہدرے سے
پانچسو قدم بھی آگے نہ بڑھا ہوگا کہ سکھ سوارون نے پہونچکر گھیر لیا
اور یہ کہا کہ تو پنڈت جلا کو ہمارے حوالے کردے لیکن پنڈت نے
اپنی جان بچانے کے لیے آگے ہی بڑھنے کا اشارہ کیا اور سکھون کا
کہنا کچھ بھی نہ سننے دیا۔ جب دس بارہ کوس نکل گئے اور دن قریب
دو پہر کے آیا۔ قسمت کا مارا پنڈت جلا گھوڑے سے گر پڑا سکھون نے
اُسی دم اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ ہیرا سنگھ پیاس کی شدت سے
پانی پینے کے لیے ایک گانوُن مین اُترا سکھون نے گانوُن مین آگ

لگادی اور ہیرا سنگھ کو اُسی جگہہ قتل کیا ہیرا سنگھ کا سر لاہوری
دروازے پر لٹکایا گیا۔ اور پنڈت جلا کا سر تمام شہر مین پھرانے کے
بعد کتون کو کھلایا گیا۔ ندان ہیرا سنگھ کے مارے جانے پر دلیپ سنگھ کا
ماموں جواہر سنگھ وزیر ہوا۔ لیکن اُسی عرصہ مین کنور پشورا سنگھ نے
بگڑکر اٹک کا قلعہ جا دبایا۔ جواہر سنگھ کے آدمیون نے پہلے تو
دم دلاسا دے کر اُسے قلعہ سے باہر نکالا اور پھر رات کے وقت
مار کر اٹک کے دریا مین ڈبا دیا۔ کنور پشورا سنگھ مہاراج رنجیت سنگھ
کے لڑکون مین سے تھا۔ بہادری کے باعث فوج کا پیارا تھا
اسکے مارے جانے کی خبر ظاہر ہوتے ہی تمام سپاہ کے دل مین
غصہ کی آگ بھڑک اُٹھی اکیسوین ستمبر ۱۸۴۵ء کو سارا ۱۸۴۵ء
لشکر دہلی دروازہ کے نزدیک آپڑا۔ ندان جب جواہر سنگھ نے
دیکھا کہ جان نہین بچتی مہاراج دلیپ سنگھ کو گود مین لیکر ہاتھی پر
سوار ہوا اور اپنی بہن یعنی دلیپ سنگھ کی مان رانی جنداکو بھی
جدا ہاتھی پر سوار کرا کر اپنے ساتھ لیا۔ لیکن جب سواری فوج کے
مقابل پہونچی سپاہیون نے اُسکے ہاتھی کو روکا اور فیلبان کو
دھمکا کر زبردستی بٹھوا دیا۔ مہاراج کو اُسکی گود سے چھین لیا اُسکا
کام گولی اور سنگینون سے اسی جگہہ تمام کیا۔ اس وزیر کے مرنے پر

پنجاب کے درمیان پوری بدعملی پھیل گئی۔ اور پھر وہان کوئی اور
وزیر مقرر نہوا۔ رانی جندا کا صلاح کار راجہ لال سنگھ رہا۔ بالکل کام
کاج اسی کے کہنے مطابق ہونے لگا پر اختیار سب بات مین فوج
کا تھا۔ اور فوج کو اسقدر سامان لڑائی کا موجود ہوتے ہوتے بے شغل
خالی بیٹھے رہنا پسند نہ تھا بیٹھے بٹھائے جیسے کسی کا سر کھجلاتا ہے
خواہ مخواہ سرکار انگریز بہادر سے لڑنا بچارا۔ بہت لوگ یہ بھی کہتے ہین
کہ منصوبہ اس لڑائی کا رانی اور سردارون نے اُٹھایا تھا۔
اور فائدہ اُسمین یہ سوچا تھا کہ اسطرح تو فوج لاہور مین کبھی چپ چاپ
نہین بیٹھی رہیگی جیسے اتنے راجہ اور سردارون کو مار ڈالا اب
جو باقی رہ گئے ہین اُنکے خون سے دل بہلاویگی۔ اِس سے
بہتر یہی ہے کہ یہ لوگ انگریزون سے لڑین۔ اگر سکھون کی فتح ہوئی
تو بیشک یہ کلکتہ تک انگریزون کا پیچھا کرتے ہوئے چلے جاوینگے
جلد لاہور کو نہ پھرینگے۔ اور جو انکی شکست ہوئی اور انگریزون کے
ہاتھ سے مارے گئے۔ تو صاحبان عالیشان کسی کی جان کے
خواہان نہین سب کی پنشن مقرر ہو جاویگی۔ گوالیار کی نظیر بہت
دلپذیر تھی بچے ہوون نے اپنی جان کا بچاو اسی مین دیکھا
کہ فوج لاہور سے نکل جاوے۔ اور انگریزون سے لڑ پڑے۔

ندان فوج کو انگریزون پر چڑھائی کرنے کا حکم جاری ہو گیا۔
لارڈ ہارڈنگ اِس بھروسہ پر کہ دونون سرکارون کے درمیان
صلح اور دوستی کا عہدنامہ برقرار و قائم تھا بالکل غافل رہا۔
یہانتک کہ راجہ لال سنگھ نے اپنے بائیس ہزار گھوڑچڑھے اور
چالیس توپون کے ساتھ تیسوین نومبر کو لاہور سے کوچ کیا۔ اور
سردار تیج سنگھ بھی سولھوین دسمبر کو فوج سمیت وہان سے چلکر
اُس سے آشامل ہوا جبکہ گورنر جنرل کو خبر پہونچی کہ سکھون کی فوج
فیروزپور کے سامنے آن پڑی تو اُدھر سے بھی دوڑا دوڑ پلٹن اور
رسالون کا کوچ ہونا شروع ہوا۔ اور کنہا کی سرا کے ڈیرون سے
گورنر جنرل نے لڑائی کا اشتہار جاری کر دیا۔ سکھون کی فوج جو اِس
پار اُتری تھی۔ اسّی ہزار سے کم نہ تھی۔ تیج سنگھ اور لال سنگھ دونون نے
چاہا کہ فیروزپور پر حملہ کرین لیکن فوج نے قبول نہ کیا۔ اُنکے دل مین یہ بات
سما رہی تھی کہ فیروزپور کے قلعہ مین انگریزون نے سرنگین کھود کر
باروت بچھا رکھی ہے جسوقت سکھ لوگ حملہ کرینگے باروت مین
آگ لگا دینگے۔ غرض کئی روز تک اسی طرح چپ چاپ فیروزپور
کے سامنے ڈیرہ ڈالے پڑے رہے۔ پر جب سُنا کہ انگریزی فوج کا
انکی طرف کوچ ہوا تو وہ بھی وہان سے انبالہ کی طرف روانہ ہوئے

اٹھارھوین دسمبر کو تیسرے پہر جب کہ راجہ لال سنگھ بارہ ہزار
سوار اور چالیس توپون کے ساتھ بڑھ کر مدکی سے دو کوس کے
فاصلہ پر آن پہونچا انگریزی فوج بڑا لمبا کوچ طے کرکے مدکی مین
پہونچی تھی ابھی ڈیرے بھی کھڑے نہین ہوے تھے سپاہی لوگ ہاتھ منھ دھونے
اور روٹی پکانے کی فکر مین تھے۔ گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف
دونون یہ خبر سنتے ہی اپنے گھوڑون پر سوار ہو گئے اور لشکر مین
بگل لڑائی کا بجوادیا۔ جبدم انگریزی فوج جھپٹ کر سکھون سے
مقابل ہوئی گرد اڑنے کے سبب اپنا اور بیگانہ کوئی بھی نہین
سوجھتا تھا۔ سکھ لوگ جو پہلے ہی سے جھاڑیون کی اوٹ مین
چھپ رہے تھے فرصت کے ساتھ انگریزی سوارون کو اپنی
بندوق کا نشانہ بناتے تھے۔ جنرل سیل جلال آباد والے اور
کئی بڑے انگریز اس لڑائی مین مارے گئے۔ پر آخر انگریزون
کے سامنے سکھ لوگ کہانتک ٹھہر سکتے تھے گیدیون کی طرح
شیر کے سامنے سے بھاگنے لگے۔ اور کھیت صاحبان عالیشان
کے ہاتھ رہا۔ اکیسوین دسمبر کو انگریزی فوج نے سکھون کے
مورچون پر جو انھون نے پھیرو کے پاس جمائے تھے حملہ کردیا
اتنی رات کو بھی لڑائی ہوتی رہی اور میجر براڈ فوٹ انبالہ کا

ایجنٹ اُسی لڑائی مین کام آیا۔ لیکن سویرا ہونے کے پہلے ہی دشمنون سے وہان ایک بھی باقی نہ رہا۔ بہت سے تو اسی جگہ انگریزی سپاہیون کے ہاتھ سے کٹ مرکر مٹی مین ملے۔ اور جو باقی رہے سب کے سب ستلج کی طرف چلے سرانون کے پاس ہری کے پتن پر پہونچکر ڈیرا ڈنڈا تو اپنا ستلج کے دہنے کنارے رکھا اور آپ لڑنے کے لیے ستلج کے بائین کنارے رہے ستلج مین ناؤ کا پل بنا لیا تھا سرکاری فوج بھی اُسی جگہ اُنکے مقابل جا پڑی۔ اور مہینے بھر سے اوپر دونون فوج اُسی طرح بے لڑائی پڑی رہین۔ انگریز لوگ تو اپنے بڑے قلعہ شکن توپخانے کے جسے انگریزی مین سیج ٹرین کہتے ہین پہونچنے کے انتظار مین تھے اور سکھ لوگ اس بھروسے پر تھے کہ اب یہ دب کر صلح کر لینگے اسی عرصہ مین جنرل سر ہاری اسمتھ نے لدھیانہ کے نزدیک علی وال مین سردار رنجور سنگھ کو جسنے وہان کچھ سکھ جمع کیے تھے مار ہٹایا۔ اور راجہ گلاب سنگھ تین ہزار آدمیون کے ساتھ جمون سے لاہور مین داخل ہوگیا۔ نداں دسوین فروری ۱۸۴۶ع کو تڑکے سرکاری فوج نے سکھون پر جو اپنے مورچون کے اندر غافل پڑے ہوئے تھے حملہ کیا۔

۱۸۴۶ع

تعداد سکھون کی ..... [illegible]

اور تھوڑی دیر کی سخت لڑائی مین اُنکا پیر میدان سے اُکھاڑ دیا۔
ایسی گھبراہٹ کے ساتھ بھاگے کہ اُنکے ہجوم سے پُل بھی ٹوٹ گیا
آدھے سے زیادہ آدمی ستلج مین ڈوب کر مرے۔ غرض یہ
لڑائی بڑی بھاری ہوئی۔ اور اسی لڑائی کے ہارنے سے سکھون کی
خودمختار سلطنت جو رنجیت سنگھ نے اس محنت سے بنائی تھی
ہمیشہ کے لیے غارت ہوگئی۔ سرکاری فوج اُسی روز دوسرے
گھاٹ پُل باندھکر ستلج پار اُتری۔ اور پھر کوئی غنیم سامنے نرہنے
سے بافراغت منزل بمنزل لاہور کی طرف کوچ کرنے لگی کسور کے
ڈیرون مین راجہ گلاب سنگھ گورنر جنرل کی خدمت مین حاضر ہوا
اور پھر للیانی کے ڈیرون مین مہاراج دلیپ سنگھ کو بھی لے آیا۔
بیسوین فروری کو سرکاری فوج کے ساتھ گورنر جنرل لاہور مین
داخل ہوے اور نوین مارچ کو عام دربار مین مہاراج نے
اپنے سب سردارون سمیت آکر نئے عہدنامہ پر مہر و دستخط کیے
اس عہدنامہ کی رو سے لاہور کے بالکل علاقے جو ستلج اس پار
تھے۔ جالندھر دوابہ سمیت سرکار کی عملداری مین آگئے
بیاس سرحد ٹھہری۔ پچاس لاکھ روپیہ لڑائی کے خرچ کی بابت
مہاراج نے نقد ادا کیا۔ اور ایک کروڑ کے بدلے جمون و کشمیر

دے دیا۔ کہ وہ سرکار نے پھر روپیہ لیکر مہاراجگی کے خطاب کے ساتھ گلاب سنگھ کو عنایت فرمایا۔

جو بات رانی چندا اور اُسکے یار راجہ لال سنگھ نے گلاب سنگھ کو خراب کرنے کی سوچی تھی اُسی سے گلاب سنگھ کی ساری بات نبکئی۔ کیا قدرت ہے قادر مطلق وخالق برحق کی۔ جسقدر توپین لڑائی مین گئی تھین۔ بالکل سرکار کے حوالہ کردی گئین۔ ندان گورنر جنرل نے مہاراج اور مہارانی کے کہنے مطابق کچھ تھوڑی سی فوج لاہور مین رہنے دی۔ اور باقی سب اپنی چھاؤنیون کو روانہ ہوئی۔ اور یہ بھی ٹھہر گئی کہ سکھون کی فوج مین بیس ہزار سے زیادہ پیدل اور بارہ ہزار سے زیادہ سوار نہ رہین اور گورنمنٹ کی اجازت بدون کوئی غیر ملک کے آدمی افسر نہ بنائے جاوین مہاراج گلاب سنگھ نے جب کشمیر مین اپنا قبضہ کرنے کے لیے آدمی اور سپاہی بھیجے وہان کے صوبہ دار شیخ امام الدین نے سب کو مار کر نکال دیا۔ اور کشمیر چھوڑنے سے انکار کیا لیکن لاہور کے ایجنٹ ہنری لارنس صاحب جب کچھ تھوڑی سی انگریزی فوج لیکر گلاب سنگھ کو دخل دلانے کے لیے پیر پنجال کے گھاٹے کے پاس جا پہونچے امام الدین اُنکے ساتھ لاہور چلا آیا۔

اور کشمیر میں بخوبی گلاب سنگھ کا قبضہ اور دخل ہو گیا - امام الدین نے
گلاب سنگھ کو کشمیر نہ دینے کا سبب یہ بیان کیا - کہ راجہ لال سنگھ
وزیر نے کشمیر چھوڑنے کے لیے منع لکھ بھیجا تھا - بلکہ لال سنگھ کا
مہری خط بھی اس مضمون کا پیش کر دیا - لال سنگھ اس قصور میں
وزارت سے موقوف ہو کر نظر بند رہنے کے لیے پہلے ڈیڑھ
اور پھر دو ہزار پنشن پر آگرہ بھیجا گیا - اور کاروبار ریاست کا
سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ سردار شمشیر سنگھ سردار ندھان سنگھ
سردار عطر سنگھ سردار رنجور سنگھ دیوان دینا ناتھ اور خلیفہ نورالدین
کے سپرد ہوا - اس عرصہ میں میعاد سرکاری فوج کی لاہور میں
رہنے کی پوری ہو گئی تھی - اور نزدیک تھا کہ لاہور چھوڑ کر ستلج اس پار
چلی آوے لیکن سرداروں نے یہ بات نہو نے دی - اور فوج رہنے
کے لیے سرکار سے بہت منت کی تب ناچار سرکار نے اُنکی عرض
قبول کر کے یہ تجویز ٹھہرائی کہ جب تک دلیپ سنگھ سولہ برس کا نہو
جتنی فوج سرکار ملک کی حفاظت کے لیے کافی سمجھے لاہور میں
رکھے - اور خرچ اُسکا بائیس لاکھ روپیہ سال لاہور کے خزانہ سے
ملا کرے - اور ملک کا بندوبست اور انتظام ایجنٹ بہادر کی
صلاح اور حکم مطابق ہوتا رہے - اور رانی چنداں کے گذارے کو

ڈیڑھ لاکھ روپیہ سال نقد ٹھہر جاوے۔

رانی جنداا ختیار گھٹ جانے کے باعث روز بروز ہر طرح کے فساد اُٹھانے لگی۔ اور دلیپ سنگھ کو بھی بہکانے اور پھسلانے لگی یہانتک کہ جسوقت سردار تیج سنگھ کو راجگی کا خطاب دینا ٹھہرا تھا دلیپ سنگھ نے صاف انکار کر دیا کہ ہم اسکو راجگی کا تلک نہین کرینگے اور آخر جب سردارون نے دیکھا کہ رانی جندا لاہور مین رہ کر مہاراج کو بھی خراب کر گئی اور ملک مین فتور ڈالیگی صاحب ایجنٹ کی صلاح سے ساتھ گورنر جنرل کا حکم حاصل کیا اُسے اور پنشن گھٹا کر شیخوپورہ مین جو لاہور سے سولہ کوس کے فاصلہ پر ہے نظر بند کر دیا۔

لارڈ ڈلہوسی

سنہ ۱۸۴۸ء لارڈ ہارڈنگ اٹھارہوین جنوری سنہ ۱۸۴۸ء کو ولایت چلے گئے اور اُنکی جگہ پر لارڈ ڈلہوسی گورنر جنرل مقرر ہو کر آئے۔

سنہ ۱۸۴۷ء سنہ ۱۸۴۷ء کے آخر مین دیوان مولراج ملتان کے ناظم نے لاہور مین آکر اپنی نظامت کا استعفا داخل کیا اور سبب اُسکا یہ بیان کیا کہ جمع بڑھ جانے اور پرمٹ کا بندوبست دوسری طرح پر ہو جانے سے اُسکو نقصان پڑا اور ملتانیون کا مُرافعہ یعنی اپیل لاہور مین

سُننے جانے سے اُنپر اُنکا پہلا سا دباؤ باقی نہ رہا - ندان استعفا
منظور ہوا اور اگینو صاحب اور لفٹنٹ انڈرسن صاحب اس ارادے
ملتان بھیجے گئے کہ اِس صوبہ کو مولراج سے لیکر سردار کاہن سنگھ نئے
ناظم کے سپرد کردین - اڑہائی ہزار پیادے اور سوار اور چھ توپین
اُنکے ہمراہ تھین - انیسوین اپریل ۱۸۴۸ء کو جب دونون صاحبون
نے قلعہ کے اندر جا کر بخوبی ملاحظہ کر لیا - مولراج نے اُسکو اُنکے
سپرد کیا - وے گورکھائی پلٹن کے دو کپتانون کو قلعہ مین چھوڑ کر باقی
آدمیون کے ساتھ اپنے ڈیرون کی طرف لوٹے - دیوان مولراج
اور سردار کاہن سنگھ دونون ساتھ تھے - قلعہ کے دروازے سے
باہر نکلتے ہی کسی سپاہی نے اگینو صاحب کو برچھی اور تلوار سے
گھائل کیا اور پھر تھوڑی ہی دور آگے انڈرسن صاحب کا بھی یہی
حال ہوا - مجرم بھاگ گئے - صاحبون کو اُنکے آدمی اُٹھا کر ڈیرہ مین
لائے دوسرے دن صبح کو قلعہ سے انگریزی لشکر پر گولے چلنے لگے -
شام تک انگریزی فوج کے سب لوگ مولراج سے جا ملے - کل
پچیس تیس آدمی دونون صاحبون کے پاس رہ گئے - اکیسوین کو
مولراج کی فوج نے نکلکر اُنپر حملہ کیا اور دونون گھائل صاحبون کو
اُسی جگہ مار ڈالا - جب یہ خبر لاہور مین پہونچی اُسی دم کچھ فوج

شیر سنگھ کے ساتھ ملتان کو روانہ کی گئی۔ اور بہاولپور کے
نواب کو اور لفٹننٹ اڈوارڈس کو جو اُن دنون ہزارہ کی کمان
پر تھا اور فیروزپور کی فوج کو ہر طرف سے مدد کے لیے کوچ
کرنے کی تاکید ہوئی اسی عرصہ مین لاہور کے درمیان
رانی کے آدمیون نے سرکاری فوج کے کچھ سپاہیون سے
ملکر اسطرح کی سازش کی کہ ایک ہی دن وہان سب صاحب
لوگون کو زہر دین اور قتل کر ڈالین لیکن بھید کھلجانے کے
سبب رانی چندا تو چنارگڈھ کے قلعہ مین قید رہنے کے لیے
بنارس بھیجی گئی اور اُسکے آدمی گنگا رام کھان سنگھ اور
گلاب سنگھ پھانسی دیے گئے۔ باقی مفسدون نے اپنے اپنے
تصور کے موافق سزا پائی۔ گورنر جنرل کا ارادہ تھا کہ
جاڑے تک یہ مہم ملتوی رہے۔ لیکن اقبال زبردست
کیون ایسا ٹالے لگے۔ لفٹننٹ اڈوارڈس جو سرحد پر تھا
بارہ سو جوان اور دو توپ لیکر سندھ اس پار اُتر آیا
اور کرنل کورٹلینڈ کے ساتھ جو کچھ تھوڑی سی فوج ملتان
کی طرف جاتی تھی اور نواب بہاولپور کے یہان سے
جو کچھ تھوڑی سی فوج پہونچ گئی تھی شامل کرکے اٹھارھوین

جون کو کنیری کی لڑائی مین اور پہلی جولائی کو سادھوسین کی لڑائی
مین مولراج کو مار بھگایا مولراج ملتان کے قلعہ مین بند ہوا۔
جنرل ہویش لاہور سے سات ہزار آدمی لیکر لفٹنٹ اڈوارڈس
کی مدد کو پہونچا اور سردار شیر سنگھ کو سکھون کی فوج کے ساتھ
ملتان جانے کا حکم ملا۔ اس عرصہ مین شیر سنگھ کا باپ سردار
چتر سنگھ جو ہزارہ کی کمان پر تھا مولراج کی جانب ہوگیا۔ اور
اٹک کا قلعہ لینا چاہا۔ چودھوین ستمبر کو سردار شیر سنگھ بھی اپنے
پانچہزار سکھون کے ساتھ مولراج کی طرف چلا گیا۔ ادھر
گرو مہاراج سنگھ نے کچھ سکھون کو جمع کرکے ہوشیار پور کے
پاس لوٹ مار مچادی ادھر کانگڑے کے پاس کئی چھوٹے
چھوٹے راجا باغی ہوگئے گویا تمام پنجاب مین غدر مچا۔ شیر سنگھ کی
جماعت بڑھنے لگی لاہور کو کوچ کیا۔ کابل والون سے بھی سازش
ہونے لگی امیر دوست محمد خان نے آکر پشاور پر اپنا قبضہ کیا۔
اور وہان کے ایجنٹ میجر لارنس کو ان مفسدون نے قید کرلیا
ادھر گورنر جنرل بہادر نے بمبئی سے سات ہزار آدمی ملتان
روانہ ہونے کا حکم دیا۔ اور اکتوبر کے آخر تک بنگالہ کا لشکر بھی
فیروز پور مین جمع ہونے لگا۔ سولھوین نومبر کو جارگورون

کی اور گیارہ ہندوستانی پلٹنین اور تین گورے کی اور دس ہندوستانی رسالے اور اٹھتر توپین لیکر کمانڈر انچیف لارڈ گف راوی پار اُترے - بائیسوین کو جناب پررام نگر مین اور تیسری دسمبر کو سعد اللہ پور مین لڑائی ہوئی شیر سنگھ نے پیچھے ہٹ کر جھیلم پر چلیان والہ مین مورچے جمائے - یہان تیرھوین جنوری کو بڑی کڑی لڑائی ہوئی کھیت سرکار کے ہاتھ رہا لیکن چار توپ کھوئی گئین اور دو ہزار تین سو ستاون آدمی اور نواسی افسرون کا نقصان ہوا - بمبئی کی فوج پہونچ جانے سے جنرل ہوپش نے ملتان کے قلعہ پر حملا کرنے کی تیاری کی لیکن ستائیس دن لڑکر اور تھک کر بائیسوین جنوری ۱۸۴۹ع کو مولراج نے قلعہ حوالہ کر دیا - اور جنرل ہوپش کے پاس چلا آیا جنرل ہوپش کمانڈر انچیف سے جا ملا - اور اسکے شامل ہونے سے کمانڈر انچیف کے پاس سو توپ کے ساتھ بیس ہزار کا لشکر ہو گیا شیر سنگھ کے پاس بھی گجرات مین ساٹھ توپ اور پچاس ہزار آدمیون کی بھیڑ بھاڑ تھی بائیسوین فروری کو لڑائی ہوئی - سکھون نے شکست کھائی ترپن توپ سرکار کے ہاتھ آئی انگریزون نے سندھ تک پیچھا کیا - بارھوین مارچ کو شیر سنگھ اور

۱۸۴۹ع

چتر سنگھ سنے جو کچھ رہ گیا تھا۔ سب سمیت اپنے تئین جنرل گلبرٹ کے حوالہ کر دیا۔ دوست محمد اپنے آدمی لیکر کابل چلا گیا۔ ایک لڑکا اُسکا یہان کھیت رہا۔ گرد مہاراج سنگھ پکڑا گیا پہاڑی راجاؤن سنے بھی اپنے کیے کا پھل پایا۔ اُنتیسوین مارچ کو گورنر جنرل لارڈ ڈلہوسی سنے پنجاب کی ضبطی کا اشتہار جاری فرمایا۔ خزانہ توپخانہ بالکل سرکار کے قبضہ مین آیا۔ کوہ نور ہیرا قیصر ہند ایمپرس وکٹوریا کو نذر بھیجا گیا۔ دلیپ سنگھ پانچ لاکھ روپیہ سال پنشن پر فتحگڈھ یعنے فرخ آباد گئے۔ اور وہان سے عیسائی ہو کر انگلستان مین جا رہے۔ سردار چتر سنگھ شیر سنگھ کے ساتھ نظر بند رہنے کو کلکتہ بھیجا گیا۔ مولراج کالے پانی یعنی انڈمن ٹاپو کو روانہ ہوا لیکن راستہ ہی مین مرا۔ پنجاب کی حکومت کے لیے گورنر جنرل سنے بورڈ آف رڈمنسٹریشن مقرر کیا۔ اسمین سر ہنری لارنس انکے بھائی جان لارنس اور مانسل تین ممبر رہے۔ تھوڑے ہی دنون بعد مانسل کی جگہ سر رابرٹ مانٹگمری آگئے۔ جسطرح لارڈ ایلنبرا سنے سندھ انگریزی عملداری مین ملایا تھا لارڈ ڈلہوسی سنے پنجاب ملایا۔ لیکن لارڈ ڈلہوسی سنے اپنے ولایت جانے پر اس سے بڑھکر زیادہ عمدہ اور بہتر انتظام

سنہ ۱۸۵۲ء

شاید ہندوستان کے اور کسی حصہ مین نہین چھڑا سنہ ۱۸۵۲ء مین برھما سے دوبارہ لڑائی ہوئی۔ اور انگریزی عملداری پیگو تک پہونچی۔ حال اُسکا یہ ہے کہ سنہ ۱۸۲۶ء کے عہدنامہ کے مطابق برھما کے بندرون مین انگریزی سوداگرون کی خاطرداری ہونی چاہیے تھی۔ لیکن اب رنگون کے حاکم نے اُنپر ظلم اور سختی کرنی شروع کی لارڈ ڈلہوسی لڑنا نہین چاہتا تھا لیکن جب دیکھا کہ برھما والے عقل سے دور اور اُنکو راہ بتلانا نہایت ضرور آٹھ ہزار آدمی جنرل گاڈون کے ساتھ روانہ کیے۔ اپریل سنہ ۱۸۵۲ء مین اُنھون نے برھما والون کو شکست دیکر

سنہ ۱۸۵۲ء

رنگون اور مرتبان اُنسے چھین لیا اور دسمبر مین لڑائی خرچ کے بدلے اور آگے کو ایسی حرکت سے روکنے کے لیے کورٹ آف ڈائرکٹرس کے حکم مطابق پیگو کے سب علاقے انگریزی عملداری مین ملگئے گویا وہان والون کے دن پھرے۔ یاد ہوگا کہ سنہ ۱۸۱۸ء مین انگریزون نے ستارا شواجی کی اولاد کو دے دیا تھا۔ اور سنہ ۱۸۳۹ء مین گدی نشین راجا کو خارج کرکے اُسکے بھائی کو بٹھانا پڑا تھا۔ یہ بھائی سنہ ۱۸۴۸ء مین لاولد مرا لیکن اُسنے مرتے وقت ایک لڑکا گود لیا تھا۔ کورٹ آف ڈائرکٹرس کی

سنہ ۱۸۱۸ء
سنہ ۱۸۳۹ء
سنہ ۱۸۴۸ء

رائے مین عہدنامہ مطابق اِس گود لیے لڑکے کو گدی کا حق نہین پہونچتا تھا۔ بس رعیت کے فائدہ کی نظر سے لارڈ ڈلہوسی نے اُس لڑکے کا اچھا پنشن مقرر کرکے ستارا لے لیا۔ اسی طرح ۱۸۵۳ع مین راجا کے مرنے پر ناگپور ضبطی مین آیا۔ اسنے کوئی لڑکا گود نہین لیا تھا تمام علاقے مین اندھیر کھاتہ مچ رہا تھا۔

۱۸۵۳ع

جھانسی کی ضبطی کا بھی ایسا ہی سبب ہوا شیو راؤ بھاؤ کے ساتھ جو وہان پیشوا کی طرف سے تھا ۱۸۰۴ع مین عہدنامہ ہو گیا تھا ۱۸۱۸ع مین جب بند لکھنڈ پیشوا سے انگریزون نے لے لیا۔ جھانسی کا علاقہ بھاؤ کے وارث کو بحال رکھا اُسکے پوتے راؤ رامچند رکو ۱۸۳۲ع مین راجہ کا خطاب دیا۔ اور اُسنے ۱۸۳۵ع مین مرتے وقت ایک لڑکا گود لیا۔ سر چارلس مٹکاف نے گود لینا نامنظور کرکے بھاؤ کے ایک لڑکے راؤ گنگا دھر کو جو تب تک جیتا تھا گدی پر بٹھایا۔ اسکے وقت مین ایسی بے انتظامی ہوئی کہ اٹھارہ کی جگہ کل تین ہی لاکھ وصول ہونے لگا۔ اِسنے بھی ۱۸۵۳ع مین مرتے وقت ایک لڑکا گود لیا لیکن سرکار نے منظور نہین کیا۔ اور دوسرا کوئی وارث نہ رہنے کے سبب سارا علاقہ ضبط کر لیا۔

۱۸۰۴ع
۱۸۱۸ع
۱۸۳۲ع
۱۸۳۵ع
۱۸۵۳ع

اسی سال کرناٹک بھی مندراج احاطہ مین ملا۔ سنہ ۱۸۰۱ع مین عظیم الدولہ کو وہان کا نواب بنایا تھا۔ لیکن عہدنامہ مین دنسلا بعد نسل، یعنی موروثی ہونے کا کچھ ذکر نہین تھا۔ سنہ ۱۸۵۳ع مین جب اُسکا پوتا لا ولد مرا اعظم جاہ اُسکے چچا نے دعوے گدی کا کیا۔ سرکار نے نامنظور کرکے اُسکے اور اُسکے کنبے کے لیے اچھا خاصہ پنشن مقرر کردیا۔ سنہ ۱۸۰۱ع کے عہدنامہ مطابق حیدرآباد کے نواب کو پانچہزار پیادے دوہزار سوار اور چار باٹری توپخانہ کا خرچ جو سرکار کی طرف سے کنٹنجنٹ کے طور پر وہان رہتا تھا ادا کرنا چاہیے تھا لیکن ہمیشہ حیلہ حوالہ ہونے لگا۔ اور روپیہ باقی پڑا۔

سنہ ۱۸۴۳ع مین نواب کو اطلاع دیگئی کہ اگر آگے روپیہ برابر ادا نہوگا۔ کچھ علاقہ نکال لیا جائیگا۔ معاملہ اور بھی بدتر ہوا ناچار سنہ ۱۸۵۲ع مین لارڈ ولزلی نے کہلا بھیجا کہ اب علاقہ لینا پڑا۔ گو نواب کے آدمیون نے روپیہ ادا کرنے کی کوشش کی لیکن جب ظاہرا ناامیدی معلوم ہوئی۔ سرکار نے سنہ ۱۸۵۳ع کے عہدنامہ مطابق فوج خرچ کے لیے برار وغیرہ علاقون مین اپنا انتظام کرلیا۔ اور پھر سنہ ۱۸۶۰ع کے عہدنامہ

مطابق صرف برابر کافی سمجھکر باقی سب علاقون کو چھوڑ دیا۔

۱۷۹۹ء

۱۷۹۹ء مین جب لارڈ ویلزلی نے میسور کی ریاست پھر
قائم کی عہدنامہ مین یہ شرط لکھی گئی تھی کہ جب ضرورت ہوگی

۱۸۳۱ء

سرکار اپنا انتظام کریگی سنہ ۱۸۳۱ء مین جب راجا کی غفلت اور
زیادتی سے رعیت نے سرکشی اور بغاوت اختیار کی
لارڈ بنٹینگ نے وہان کی حکومت اپنے ہاتھ مین لے لی
راجا کو عہدنامہ کے مطابق آمدنی کا روپیہ جو خرچ سے
بچا حوالہ کیا محصول گھٹا رعیت کو سکھ چین ملا۔ غرض ایسا اچھا
انتظام ہوا کہ جہان چوالیس لاکھ مشکل سے وصول ہوتا تھا
بیاسی لاکھ ہونے لگا۔ لارڈ ہارڈنگ سے راجا نے اپنے

۱۸۵۶ء

اختیار کی بحالی چاہی۔ لیکن یہ بات منظور نہوئی سنہ ۱۸۵۶ء مین
اُسنے لارڈ ڈلہوسی سے چاہی۔ اسنے بھی نامنظور کی۔ لارڈ ڈلہوسی
کو بھروسا کورٹ آف ڈائرکٹرس کا تھا۔ اور کورٹ ڈائرکٹرس کو
بڑا رعیت کے فائدہ کا لحاظ تھا۔

اُسی سال یعنی جسمین ناگپور۔ جھانسی اور کرناٹک والے
لاولد مرے باجی راؤ پیشوا بھی بٹھور مین ستتر برس کا ہوکر لاولد
مرگیا۔ اسکے گود لیے لڑکے نانا راؤ نے آٹھ لاکھ پنشن جو

سنہ ۱۸۱۹ع

سنہ ۱۸۱۸ع مین باجی راؤ کو دیا گیا تھا اپنے نام بحال چاہا۔ یہ کیونکر
ہوسکتا تھا پنشن تو صرف حیات تک تھا نانا نے ولایت مختار بھیجا۔
یہان اور ولایت دونون جگہون سے اُسکا دعوی ڈسمس ہوا۔
اب کچھ حال اودھ کی ضبطی کا سنو یہ بھاری کام لارڈ ڈلہوسی کا
گویا آخری تھا۔ سنہ ۱۷۷۵ع ہی مین وارن ہیسٹنگز نے نواب آصف الدولہ
کو رعیت کی تباہی اور بدانتظامی سے چتایا تھا۔ لارڈ کارنوالس
اور سر جان شور بھی چتاتا رہا۔ یہان تک کہ جب انگریزون کی مدد سے
سعادت علی خان نواب ہوا۔ لارڈ ولزلی نے سنہ ۱۸۰۱ع مین
اس بات کا کہ رزیڈنٹ کی صلاح مطابق انتظام ریاست
کرے۔ ایک عہدنامہ لکھوا لیا۔ تیس برس بعد لارڈ بنٹنک کو
بخوبی معلوم ہو گیا کہ بے مداخلت کام نہ چلیگا۔ کورٹ آف ڈائرکٹرس
سے اجازت حاصل کر کے نصیر الدین حیدر کو دھمکایا کہ اب خیال
چھین کر پنشن مقرر ہو جائیگا۔ اس دھمکی سے کچھ بہت کام نہ نکلا۔

سنہ ۱۸۴۷ع

لارڈ آکلینڈ اور زیادہ ضروری جھگڑون مین پھنسا رہا۔ سنہ ۱۸۴۷ع مین
یعنی پہلی پنجاب کی لڑائی ختم ہونے پر گورنمنٹ نے پھر اودھ کی
طرف توجہ کی۔ اور رعیت کی تباہی اور پریشانی کی خبر لی
لارڈ ہارڈنگ خود لکھنؤ گئے۔ اور بادشاہ کو زبانی سمجھایا

۱۸۵۱ء

اور پھر جلدی ہی ۱۸۵۱ء مین لارڈ ڈلہوسی نے کرنل سلیمن کو وہان کا رزیڈنٹ مقرر کیا اور حکم دیا کہ بالکل علاقے مین دورہ کرکے اپنی آنکھون سے رعیت کی حالت دیکھے۔ اور وہان کے انتظام کا رپورٹ کرے۔ رپورٹ آیا لیکن اُس سے یدتر ہونا ممکن تھا گویا دنیا کے ظلم اور زیادتیون کی فہرست تھی۔ رعیت کی تباہی اور پریشانی سے بھری تھی۔ بادشاہ عیش مین ڈوبے ہوے تھے۔ عدالت کے مالک گوئیے بجوئیے تھے۔ عہدہ دار اپنے عہدہ نذرانہ دیکر مول لیتے تھے اور پھر رعیت کو لوٹ کر اپنی جیب بھرتے تھے۔ توبھی لارڈ ڈلہوسی نے ضبطی ملتوی رکھی۔ اور ۱۸۵۴ء مین جنرل اٹرم کو رزیڈنٹ مقرر کرکے

۱۸۵۴ء

نئے سر سے تحقیقات کا حکم دیا جس سے معلوم ہو کہ کرنل سلیمن کی رپورٹ پر بادشاہ نے انتظام کی کیا درستی کی۔ جنرل اٹرم نے خوب تحقیق کرکے بہت افسوس کے ساتھ لکھا کہ درستی کچھ بھی نہین ہوئی ہے اور ہونے کی کچھ اُمید ہے۔ لارڈ ڈلہوسی نے دیکھا کہ اب چپ رہنا گناہ مین داخل ہوگا کورٹ آف ڈائرکٹرس کو لکھ بھیجا کہ بادشاہ بنا رہے۔ لیکن دیوانی فوجداری کا اختیار لے لیا جاوے۔ جنرل لو جو کرنل سلیمن سے پہلے رزیڈنٹ

تھے۔ اب کونسل مین بھرتی ہو گئے تھے۔ سب میمبرون نے لارڈ ڈلہوسی کی راے سے اتفاق کیا۔ لیکن دو میمبرون نے سواے ضبطی کے اور کسی تدبیر مین کچھ فائدہ نہ دیکھا۔ دو مہینے کے کامل غور کے بعد کورٹ آف ڈائرکٹرس نے بورڈ آف کنٹرول کی منظوری کے ساتھ ضبطی کا حکم لکھ بھیجا بادشاہ کو پندرہ لاکھ پنشن دیا۔ بادشاہ نے اپنا ڈیرہ کلکتہ مین جا کیا۔ کمپنی کی سند مین جو میعاد گذرنے پر ۱۸۵۳ء مین نئی ملی۔ نئی بات تین درج ہوئی پہلے یہ کہ کورٹ آف ڈائرکٹرس کے میمبرون کی تعداد تیس سے اٹھارہ ہو گئی۔ اسمین بھی چھ کی مقرری شاہی اہلکارون کے اختیار مین رہی۔ دوسرے بنگالہ اور پنجاب کا ایک ایک لفٹنٹ گورنر جدا مقرر ہوا۔ تیسرے سول سروس کے لیے امتحان کا قاعدہ مقرر ہو کر اسپر سے کورٹ آف ڈائرکٹرس کا اختیار اُٹھ گیا۔

لارڈ کیننگ

غرض لارڈ ڈلہوسی اپنی میعاد ختم ہونے پر ولایت چلے گئے اور یہان اُنکی جگہ لارڈ کیننگ آئے۔ اب مختصر سا کچھ حال غدر کا لکھتے ہین۔ انگریزی لوگ ابتک اِسکے اصلی

سبب پر بحث کرتے ہین - انگلستان شاید اس سے بڑھکر کبھی کوئی تعجب نہوا ہوگا اور ہوا ہی چاہیے جنکے ملک انگلینڈ مین زیادہ آدمی ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب کے بستے ہین قانون مطابق وکالتًا بادشاہی کرتے ہین اپنے ملک کے لیے جان دینے کو طیار رہتے ہین عورتین بھی ملکداری کے معاملون مین دخل دیتی ہین گویا سو سیانے ایک مت کی مثل پر چلتے ہین وہ کیون نہ اس بات سے تعجب مین آوین کہ صرف ایک چکنائی لگے کارتوس کام مین لانے کے حکم سے بنگالہ کی ساری فوج بگڑ جاوے وہ فوج جو سیکڑون لڑائیون مین سرکار کے نمک کی شرط بجا لائی اور اپنے افسرون کو ماباپ سمجھتی رہی اب اُنھین افسرون کا گلا کاٹے فوج کے بگڑتے ہی سارے ہندوستان مین کھلبلی پڑجاوے - بدمعاش ہر طرف لوٹ مار مچاویں رئیس امیر جو انگریزون کے بڑھائے بڑھے اور جنکے بلائے انگریز آئے کچھ پروا نکرین بلکہ جنکو ایسے وقت مین سرکار کے لیے جان و مال سب نچھاور کرنا چاہیے تھا بہتیرے اُنمین سے الگ رہ کر تماشا دیکھا کرین لیکن ہم لوگون کے لیے اسمین کوئی تعجب کی بات

نہین ہے فوج مین تو سپاہیون کو یقین ہوگیا تھا کہ اسطرح پر کارتوسون کے کام مین لانے کا حکم جان بوجھکر صرف اُنکی جات لینے کے لیے دیا گیا ہے اُن نئے کارتوسون مین اسلیے کہ بندوق کی نلی مین پھنس نہ رہین چربی کی چکنائی لگائی جاتی تھی اور چربی کا چھونا ہندوون کو منع ہے۔ یہ بے صبرے سپاہی اتنا کہان سوچ سکتے تھے کہ وہ کارتوس دوسری طرح پر بھی کام مین آسکتا ہے جسمین اُنکی جات نہ جاوے اور ضرور کچھ لحاظ ہوگا اگر اچھی طرح اِن مشکلون کی خبر سرکار تک پہونچائی جاوے۔ سپاہیون نے سمجھا کہ بڑی بیعزتی ہوئی۔ غرضمند اور مطلبی یارون نے اُنکو اور بھی بھڑکایا کہ اُنکی بیعزتی جان بوجھکر کی گئی۔ اِن دیکھتے ہی دیکھتے یہ بلوہ کی ہوا سارے ہندوستان مین پھیلی برلی ہی چپادنیان تو اسکے زہر سے بچی رہین باقی سب مین سپاہیون نے آفت مچائی جب سپاہی بگڑے تو پھر بدمعاشون کا اُبھرنا کیا تعجب ہے حاکم کا ڈر نہ رہنے سے لوٹ مار مین کونسا تردد ہے۔ جب اونچی جات والے سپاہیون نے میرٹھ مین اپنے افسرون پر گولی چلاکر جیلخانہ کھول دیا۔ لوگو جرون کا کیا

قصور ہے جسکی لاٹھی اُسی کی بھینس سب نے اسی پر عمل کیا۔ اور اگر پوچھو کہ شریفون سے رئیسون سے بڑے آدمیون نے بلوہ وبا نے مین سرکار کو مدد کیون نہین دی۔ تو ہم یہی کہینگے کہ انہین ایسی ہمت اور بہادری کسنے پائی۔ بھلا یہ بنیے مہاجن لالہ بابو ہتھیار چلانے کے لائق ہین۔ بنج بیوپار روپیہ پیسے کا کام جو چاہو اینسے لو۔ راجا مہاراجہ اپنے علاقون کی آمدنی عیش آرام مین خرچ کرتے ہین۔ حفاظت کا بھروسا سرکار پر رکھتے ہین جلوس کے لیے کچھ سوار پیادے رکھ لیے تو کیا وہ سرکار کے قواعد سیکھے سپاہیون سے لڑ سکتے ہین ذرا غور کرو۔ یہ لوگ اپنی ہی جان بچانے کی فکر مین پڑ گئے تھے۔ ہان سرکار کی پھر سلطنت جمنے کی دعا دل سے مانگتے تھے سواے اسکے "لائلٹی" یعنی سرکار کی خیرخواہی کے معنی مین فرنگستان اور ہندوستان کے درمیان بڑا فرق ہے جسکے نام کی دوہائی ہے اسکا حکم ماننا ہی یہان کی خیرخواہی ہے۔ سیکڑون برس سے جو بادشاہون کا اولٹ پلٹ دیکھا کیے ہین اب اُسکی پرواہی نہین ہے پٹھان مغل مرہٹون کے ظلم اور زیادتی نے اِنکو ایسا بگاڑ دیا

کہ "پیٹری آٹزم" کے لیے ہمکو یہان کی بولی مین کوئی لفظ ہی نہین ملا۔ اُنکے خیال ہی مین وہ آزادی نہین آسکتی جسکے لیے انگریزون نے اسٹوارٹ کے خاندان کو تخت سے اُتارا۔ نہ وہ اٹلی والون کی خودمختار ہونے کی خوشی یا جرمنی والون کی قومی ہمدردی اِنکے خیال مین آسکتی ہے جس سے وہ ملک ایک ہوکر ایسی بڑی "امپایر" یعنی شاہنشاہی ہوگیا۔

غرض یہ ۱۸۵۷ء کے بلوہ کی جڑ صرف ہندوستانی فوج کا بگڑ جانا ہے کہ جسکا علاج اُسوقت ولایتی یعنی گورون کی فوج یہان کم رہنے کے سبب جیسا چاہیے ترت نہوسکا اور بغاوت کے معنی تو کل اتنے ہی لگ سکتے ہین کہ بدمعاش اور مفسدون کو جیسے اندھے کے ہاتھ بٹیر لگ جائے من مانتا موقع ملجانے سے غدر مچگیا۔ ۱۸۵۷ء

اب کچھ تھوڑا تھوڑا سا حال اس بلوہ کے بڑے بڑے ہنگامون کا لکھا جاتا ہے۔ بائیسوین جنوری ۱۸۵۷ء کو کلکتہ کے پاس دمدمے مین جہان توپ خانہ اور فوج رہتی ہے ستر ھوین ہندوستانی پلٹن کے کمان افسر (کمانڈنگ افیسر) کو معلوم ہوا کہ سپاہی لوگ یہ افواہ سُنکر کہ کارتوسون ۱۸۵۷ء

مین گاے اور سور کی چربی لگی ہے نہایت گھبرا گئے ہین
اور جڑ اس افواہ کی یہ بتلاتے ہین کہ توپ خانہ کے کسی خلاصی نے
وہان کسی سپاہی سے پانی پینے کو لوٹا مانگا جب سپاہی نے
اپنا لوٹا دینے سے انکار کیا تو خلاصی نے کہا کہ خیر دیکھو لوٹا
دینے سے تو تمھاری جات جاتی ہے لیکن جب گاے اور
سور کی چربی ملے کارتوس دانت سے کاٹوگے تب دیکھینگے
تمھاری جات کیا ہوتی ہے ۔ سپاہیون سے یہ بھی معلوم
ہوا کہ اسطرح کی خبر تمام ہندوستان مین پھیل گئی ہے اور
اب چھٹی لیکر گھر جانے پر گھر والے کاہے کو ساتھ کھائینگے پینگے
یہ بڑی دہشت لگی ہے ۔ اس بات کی تحقیقات ہوئی اور
اُسی مہینے کی ستائیسوین کو گورنر جنرل نے حکم دے دیا کہ
چربی کی جگہ جو سرکاری میگزینون مین لگائی جاتی تھی سپاہی
خود بازار سے تیل اور موم خرید کر اپنے ہاتھ سے کارتوسون مین
لگالیوین پنجاب کو بھی یہی حکم بھیجا گیا ۔ لیکن افسوس ہے
کہ نہ گزٹ مین چھاپا گیا اور نہ تمام چھاونیون مین فوج
کو سمجھایا گیا ۔

یہ ہوا و مدے سے بہرام پور پہونچی ۔ وہان اُنیسوین ہندوستانی

پلٹن تھی۔ انیسوین فوری کو رات کے وقت پریڈ پر جمع ہوئی کمان افسر ایک سو اسّی سوار اور دو توپین لیکر آیا سپاہیون نے کہا کہ صاحب یہ سنکر کہ ہم لوگون سے زبردستی کارتوس کٹوانے کو گورے بلوائے گئے ہین بڑا ڈر پیدا ہوا ہے کرنل مچل نے سمجھایا کہ اب کارتوس دانت سے نہین کاٹنے پڑینگے ہاتھ سے توڑ کر بندوق مین بھرے جاوینگے۔ پلٹن اپنی لین کو چلی گئی۔ لارڈ کیننگ نے اس خیال سے کہ دوسری پلٹن بھی انیسوین کا طریقہ نہ اختیار کرین انیسوین پلٹن کو کلکتہ کے پاس بارکپور کی چھاونی مین بلوا کر اسکا نام کٹوا دیا۔ اسی کے بعد وہان بارکپور مین چونتیسوین پلٹن کے کسی سپاہی نے اپنے کسی افسر پر چوٹ چلائی اُسکے ساتھیون نے اُسے گرفتار تک نہ کیا۔ سزا مین اس چونتیسوین پلٹن کی بھی سات کمپنیون کا نام کاٹا گیا اور دو آدمیون کے لیے پھانسی کا حکم ہوا۔ سترھوین کو دو آدمی کالے پانی بھیجے گئے۔

گورنمنٹ کا ارادہ تھا کہ اسطرح پر جھٹ پٹ سزا دیے دلا کر سرکشی و بادیوے لیکن سپاہی اُلٹے اور بھی بگڑ گئے۔

پانچوین مئی کو میرٹھ مین تیسرے رسالے کے پچاسی سوارون نے کارتوس کام مین لانے سے انکار کیا۔ اور نوین کو کورٹ مارشل سے اُنھین سخت محنت کے ساتھ جدا جدا میعاد کی قید کا حکم ملا۔

دوسرے ہی دن تمام ہندوستانی فوج نے جو اِسوقت وہان چھاونی مین تھی یعنی اِس رسالے کے ساتھ دو پلٹنون نے ملکر بلوہ کیا۔ قیدیون کو جیلخانہ سے نکال دیا۔ اپنے افسرون پر گولی چلائی چھاؤنی مین آگ لگائی۔ فرنگی جو ہاتھ لگے سب کو مار ڈالا۔ نہ عورت نہ بچہ اُن پاپیون کے ہاتھ سے بچا۔ اور تعجب یہ کہ بائیس سو گورون کی فوج وہان موجود تھی لیکن کمان افسر نے کچھ ہاتھ پیر نہ ہلایا۔ تمام بلوائیون کو مزے سے دہلی چلے جانے دیا۔ اُنھون نے دہلی مین [illegible] میرٹھ کا سا حال کیا شاہ عالم کے پوتے بہادر شاہ کو جو وہان قلعہ مین گورنمنٹ سے پنشن پاتا تھا بادشاہ بنایا۔ بلوائی اپنے جوش مین باولے بنگئے تھے بھلا برا یا واجب غیر واجب کچھ نہین دیکھتے تھے۔

دہلی مین گورون کی فوج نہ تھی یہی بڑی آفتون کی جڑ ہوئی

بہتیرے مسلمان دہلی کی بادشاہی پھر قائم ہونا چاہتے تھے وسے عیسائیون کی حکومت سے نکلکر پھر اسنے لمبے چوڑے خطاب اور بڑی بڑی جاگیرون کے ملنے کا ایسے وقت مین پورا بھروسا رکھتے تھے۔ بعضے عقل کے پورے ہندو بھی اُنکے شامل ہوگئے۔

غرض دیکھتے دیکھتے ہی یہ بلوہ کی آگ ایسی پھیلی۔ کہ ایک دفعہ تو گویا دوآب اودم اور روہیلکھنڈ سے سوائے میرٹھ کی چھاونی لکھنؤ کی رزیڈنسی اور آگرہ اور الہ آباد کے قلعہ کی بالکل انگریزی عملداری ہی اُٹھ گئی۔

کانپور مین سپاہیون نے پانچوین جون کو بلوہ کیا۔ اور نانا راؤ کو اپنا سردار بنایا۔ نانا کو سرکار سے اپنا عوض لینے کا یہ اچھا موقع ملا۔ جنرل ہوئیلر بارکون مین سو رسپے لگاکر سات سو انگریزون کے ساتھ کہ جسمین زیادہ میم بچے اور نہ لڑنے والے صاحب لوگ تھے بند ہوا۔ بائیس دن تک بڑی بہادری کے ساتھ لڑکر جب کھانے اور لڑنے کا سامان نہ رہا جان کی امان کا قول و قرار لیکر سب نے اپنے تئین نانا کے حوالے کردیا۔ اس کمبخت نے سب کو

کٹوا ڈالا میم اور بچون کا بھی کچھ خیال نہ کیا نواب تفضل حسین جان کی بغاوت کے سبب جو صاحب لوگ فتحگڈھ فرخ آباد سے نکل آئے تھے اُنکی بھی اُسنے جان لی۔ جو میم اور بچے بچ رہے تھے جولائی مین سرکاری فوج پاس پہونچنے پر اُن سب بیچارون کی گردن ماری۔ صرف دو صاحب اسکے ہاتھ سے بچ نکلے۔ گویا اِس مصیبت کی کہانی سُنانے کو جیتے رہے۔ اودھ کی فوج جون کے شروع ہی مین بگڑ گئی اور بادشاہ بیگم اور اُسکے لڑکے برجیس قدر کے نام سے پھر پُرانی نوابی چمکی۔ تعلقہ دارون کا زور دظلم انگریزی عملداری مین دبا رہا۔ اب برجیس قدر کے جھنڈے تلے پھر سر اُٹھانے کا اچھا موقع پایا۔ سر ہنری لارنس رزیڈنٹی یعنی بیلی گارڈ مین انگریزون کے ساتھ بند ہوئے کچھ اُنمین لڑنے والے تھے اور کچھ نہ لڑنے والے۔

روہیلکھنڈ کو نواب خان بہادر خان نے دبایا۔

مئو تیج نصیر آباد کی فوجین اور ہلکر اور سیندھیا کی کنٹنجینٹون نے بھی بلوہ مچایا۔

جھانسی کی رانی اور باندہ کے نواب نے بندیلکھنڈ بچ

قبضہ کیا۔ دہلی تو گویا بلوے کا مرکز تھا جو فوج جہان بگڑی سب نے سیدھا دہلی کا راستہ لیا۔ جیسا بڑا بلوہ ہوا۔ ویسا ہی لارڈ کیننگ بھی بڑا گورنر جنرل تھا۔ ترت مندراج اور بمبئی سے فوجین ادھر کو روانہ کرائین۔ جو گورون کی پلٹنین چین کو جاتی تھین راستے ہی سے سب یہان منگالین۔ لیکن سرکار کا بڑا سہارا پنجاب تھا۔ سرحد ہونے کے سبب اور سکھون سے وہان گورون کی فوج زیادہ ہے سر جان لارنس کو جن ہندوستانی پلٹنون سے نمک حلالی اور وفاداری کا بھروسا نہوا ترت سب سے ہتھیار رکھوا لیا۔

کمانڈر انچیف نے سات ہزار فوج سے آٹھوین جون کو دہلی کی پہاڑی پر مورچہ جا جما یا۔ بلوائیون کا زور تھا دھیرے دھیرے محاصرہ بڑھا کر چودھوین ستمبر کو دھاوا کر دیا۔ قدم قدم پر لڑائی ہوئی اور لہو بہا یہان تک کہ انیسوین کو قلعہ بھی ہاتھ آگیا اور دہلی مین پھر سرکاری عمل ہوا۔ آدمی دونون طرف کے بہت کام آئے۔ شاید سنہ ۱۷۳۹ع کی نادرشاہی مین بھی شہر کے اندر اس سے بڑھ کر نہین مارے گئے۔

بہادر شاہ کنبے سمیت قید کیے گئے اور رنگون جا کر

کچھ دنون بعد اُسی قید مین مرے۔

جولائی کے شروع مین جنرل ہیولاک صاحب دو ہزار آدمی اور کچھ توپین لیکر کانپور اور لکھنؤ لینے کو چلے۔ بارھوین اور پندرھوین کو نانا کی فوج فتحپور اور پانڈ ندی سے بھگاکر سترھوین کو کانپور داخل ہوے لیکن لکھنؤ مین بیلی گارڈ والون کو چوبیسوین ستمبر تک مدد نہ پہونچا سکے نوین نومبر کو نئے کمانڈر انچیف سر کالن کیمبل تین ہزار آدمیون کے ساتھ لکھنؤ جاکر بیلی گارڈ والون کو کانپور نکال لائے۔ باغی اور بلوائی سب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے۔ جنرل اٹرم کو کچھ فوج کے ساتھ لکھنؤ کے باہر عالم باغ مین چھوڑ آئے تھے۔ کانپور مین ایک بھاری لشکر اکٹھا کرکے مارچ ۱۸۵۸ء کے شروع مین پھر لکھنؤ گئے۔ ایک ہفتہ کی بڑی کڑی لڑائی کے بعد سولھوین کو لکھنؤ ہاتھ آیا

۱۸۵۸ء

مہاراج سر جنگ بہادر نے جو اپنے گورکھون کی فوج لیکر نیپال سے مدد کو آئے تھے اچھا کام دکھلایا۔ بیگم اور برجیس قدر نانا سمیت ترائی کی طرف بھاگ گئے۔ اور پھر نہ سُنائی دیے ندان دہلی اور لکھنؤ کے ہاتھ آنے سے بلوہ ختم ہوا۔ اور جب اُدھر روہیلکھنڈ بھی لے لیا اور اِدھر جھانسی کو سر ہیو روز نے

صاف کیا سب جگہ امن چین ہو گیا۔ یہ ولایت مین پارلامنٹ
والون کی یہ راے ٹھہری کہ اب ہندوستان کی حکومت کمپنی
سے لیجاے بیچ سے مالک پیدا کرنے والے کو جو کچھ کام
کمپنی سے لینا تھا وہ پورا ہو چکا دیکھو پلاسی کی لڑائی سے
اس سو برس کے اندر سرکار کمپنی بہادر نے کیا کیا کام کر دکھایا
اور ہمارے ہندوستان کے ملک کو کہان سے کہان پہونچا دیا
جس زمین مین لوگ گاے بھی نہین چراتے تھے وہان اب
سندر کھیتیان ہوتی ہین۔ جہان زمیندار نت باقی مالگزاری کی
علت مین پکڑے باندھے جاتے تھے وہان اب پکے بندوبست
کی بدولت قسط بقسط مالگزاری ادا کر کے پانون پھیلا کے
سوتے ہین۔ جن راستون مین کسی کا گذر نہ تھا وہان بگھیان
دوڑتی ہین جہان اشرفیون کو بھی میسر نہ تھی وہان آنون پر
ریل گاڑیان حاضر ہین۔ جہان قاصد نہین چلسکتا تھا وہان تار
کی ڈاک لگ گئی ہے۔ جہان قافلون کی ہمت نہین پڑتی تھی
وہان اب ایک ایک بڑھیا سونا اچھالتی چلی جاتی ہے
جہان ہزارون کی تجارت ہوتی تھی وہان کرورون کی
نوبت پہونچ گئی ہے جنھین دن بھر مزدوری کرنے پر بھی

پاؤبھر ستو یا چنا ملنا کٹھن تھا اُنکی اجرت اب چار اور آٹھ آنہ
روز سے کم نہیں ہے جن کسانون کی کمر مین لنگوٹی دکھلائی نہین
دیتی تھی اُنکی گھروالیان گہنے جھمکاتی پھرتی ہین کیا پل اور کیا نہر
کیا مسافرخانے اور کیا دارالشفا کیا پولیس اور کیا کچہری کیا
انصاف اور کیا قانون کیا علم اور کیا ہنر کیا زندگانی کا ضروری
اسباب اور کیا عیش کا سامان جو کچھ اس کمپنی کے راج مین
دیکھا گیا نہ پہلے کسی کے خیال مین آیا تھا نہ آج تک کہین
سُنا گیا۔ گویا جنگل پہاڑ جھاڑ جھنکاڑ سے اس دیس کو باغ
ہمیشہ بہار بنا دیا۔

کیا قدرت ہے قادر مطلق اور خالق برحق کی کہ انگلستان
کے جن سوداگرون اور دوکاندارون نے کمپنی بنکر اپنے
بادشاہ سے ہندوستان مین تجارت کرنے کی سند
لی آج اُنھون نے اس سارے ہندوستان جنت نشان
خلاصۂ جہان کی پوری سلطنت اپنے بادشاہ شاہنشاہ
قیصرۂ ہند ایمپرس وکٹوریا کو رالیشور (دن دن بڑھائے پرتاب
اُسکا) نذر کی۔ دوسری اگست ۱۸۵۸ء کو پارلامنٹ نے
یہ حکم دیا کہ اب آگے کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساجھی

۱۸۵۸ء

ہندوستان

ہندوستان سے کچھ علاقہ نہ رکھین۔ جو کچھ اُنکا روپیہ لگتا ہے
اُسکا سود خزانہ سے لیا کرین۔

بادشاہی ہندوستان مین بادشاہ کی رہے۔ یہ بھی خوش نصیبی
ہندوستان کی تھی سوداگرون کے تخت سے نکلکر خاص
بادشاہ کے تخت مین آیا کالے آدمی بھی ایمپرس وکٹوریا کی
خاص رعیت کہلائے۔ کوئی مسلمان بادشاہ ہوتا اس بلوہ
کے بعد یہان قتل عام اور شہرون کو ڈھاکر گدھے کا ہل چلانے
کے لیے حکم دیتا لیکن معدن کرم مخزن رحم عفو مین طاق
مشہور آفاق عالیجناب قمر رکاب شاہنشاہ فلک بارگاہ
ملکہ معظمہ قیصر ہند وکٹوریا دام اقبالہا نے جو اشتہار بھیجا اور پہلی
نومبر کو لارڈ کننگ گورنر جنرل نے آپ پڑھ کر الہ آباد مین
سب لوگون کو سُنایا اُسکے سُننے سے سارے پرجا کا من
کنول کی کلی سا کھِل گیا۔
اِسکی نقل نیچے لکھی جاتی ہے۔ اسے پڑھنے والو ا پنے
پیدا کرنے والے مالک سے یہی دعا مانگو کہ ہماری ایمپرس
وکٹوریا قیصر ہند کی سلطنت لازوال ہووے اور ایسی
رعیت پرور شاہنشاہ ہم لوگون کے سر پر سدا بنی رہے۔

اشتہار

۱۸۵۸ء

(جیسا پہلی نومبر ۱۸۵۸ء کے گورنمنٹ گزٹ مین چھپا ہے)

ملکۂ معظمہ باجلاس کونسل بنام والیان و سرداران اور جمہور انام ہند

ملکۂ معظمہ وکٹوریا بالفضل خدا مملکت گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور آبادیہاے اور مضافات واقع یورپ اور ایشیا اور افریقہ اور امریکا اور اسٹرل ایشیا کی ملکہ اور ظہیر المذہب کی طرف سے خاص و عام مین حسب تفصیل ذیل مشتہر کیا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ بوجوہ کاملہ ہمارے اس ارادے کو ہمنے بصلاح اور اتفاق راے امراے ملتی اور ملکی کے اور مختاران عوام جو پارلامنٹ مین فراہم ہوے مصمم کیا ہے کہ ممالک ہند کا انتظام جسکا انصرام آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو آج تک امانتاً مفوض رہا ہے اپنے اہتمام مین لاوین پس اس قرطاس کی رو سے ہم اطلاع دیتے اور اعلان فرماتے ہین کہ بصلاح اور اتفاق راے مذکورۂ بالا کے ہمنے ملک مزبور کا انتظام اپنے

اہتمام مین لیا اور ہم اس قرطاس کی روسے اپنی جمیع رعایا
کو جو قلمرو مذکور مین موجود ہین تاکیداً فرماتے ہین کہ ہماری
اور ہمارے ورثا اور جانشینون کی وفاداری اور اطاعت
کرین اور جس کسی کو ہمارے نام اور ہماری طرف سے
ملک کے انتظام کرنے کے لیے وقت بوقت آیندہ مقرر کرنا
مناسب سمجھین اُسکی فرمانبرداری کیا کرین۔ اور جو فرزند
ارجمند معزز اور معتمد علیہ مشیر خاص نواب چارلس جان
وائیکونٹ کیننگ صاحب کی وفاداری اور قابلیت
اور فہم و فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی
کلی حاصل ہے اسلیے صاحب موصوف یعنی وائیکونٹ
کیننگ صاحب کو ممالک مذکور کے انتظام ہماری طرف
اور نام سے کرنے کے لیے اور برعایت اس قوانین
اور آئین کے جو ہمارے وزیر الممالک کے ذریعہ سے
اسکے پاس وقت بوقت پہونچے عمل کرنے کے لیے
ہمارا قائم مقام اول اور ممالک مذکور کا گورنر جنرل مقرر کیا
اور جو کوئی بالفعل کسی عہدہ پر کیا ملکی اور کیا فوجی سرکار
آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی نوکری مین مامور ہے اس

قرطاس کی رو سے سب کسی کو اپنے عہدہ پر بحال اور قائم فرماتے ہین۔ مگر ہماری مرضی آیندہ مشروط رہے اور وہ سب انھین آئین اور قوانین کی رعایت کرتے رہین جو آیندہ نافذ کیے جائینگے۔

اور والیان ہند کو اطلاع دیتے ہین کہ جس کسی عہد و پیمان کو خود آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ظہور مین لایا یا انکی اجازت سے انعقاد پایا ان سب کو ہم پذیرا اور قبول کرتے ہین اور انکے ایفا معینہ کرتے رہینگے اور چشمداشت ہے کہ والیون کی طرف سے بھی اسی طرح سے تعمیل ہوتی رہیگی جو ملک بالفعل ہمارے قبضہ مین ہے اسکا ازدیاد نہین چاہتے ہین ہمکو گوارا نہو گا کہ کوئی شخص ہماری مملکت یا حقوق مین دخل بجبر کرے اور انتقام نہ پاوے اور علی ہذا القیاس ہیقدمی کسی کی بہ نسبت مملکت یا حقوق اورون کے ہماری جانب سے منظور نہو گی والیان ہند کے حقوق اور منزلت اور عزت مثل اپنے حقوق اور منزلت اور عزت کے عزیز سمجھینگے اور ہمکو آرزو ہے کہ والیان ہند کو اور ہماری رعایا کو بھی ایسی سعادت اور فتن اخلاق کی

ترقی جو کہ ملک کی صلح اور نیک انتظام سے پیدا ہوتی ہے حاصل
ہوتی رہے جو لوازم بہ نسبت اپنی دوسری رعایا کے ہمارے اوپر
عائد ہین۔ انھین لوازم کو بہ نسبت رعایاے ممالک ہند کے
ہم اپنے ذمہ واجب جانتے ہین اور خدا کے فضل سے وفاداری
اور راستی کے ساتھ لوازم مذکور کی تعمیل کرینگے اگرچہ ہمکو مذہب
عیسائی کے صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور تسلی خاطر سے
جو اُس سے ہوا کرتی ہے ہمکو ساتھ شکر گزاری کے اعتراف ہے
تو بھی ہمکو نہ منصب ہے نہ آرزو کہ کسی رعیت سے خواہ مخواہ
اپنے عقیدہ کو قبول کرا دین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے
کہ کسی ایک مذہب کو کسی دوسرے مذہب پر ترجیح دی نہ جائے
اور کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کے ایذا نہ دیجا وے
اور سب رعیت کی قانون کی رو سے بغیر طرفداری کے محافظت
ہوتی رہے اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی
شخص جو ہماری نوکری مین ملک ہند کے انتظام کے لیے مقرر ہو
کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادت مذہبی کی نسبت دست اندازی
نہ کرے ورنہ وہ ہمارا غضب ہوگا
اور یہ بھی ہمارا حکم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہماری سب رعیت

کسی قوم یا مذہب کی بلا تعرض اور طرفداری کے ہماری نوکری
مین ایسے عہدہ پر مقرر کیے جاوین جسکی خدمت کو بلحاظ تربیت اور
قابلیت اور دیانت کے بخوبی انجام دیسکین۔ ہمکو بخوبی معلوم ہے
کہ اہل ہند اُن اراضی کو جو اُنکے بزرگون سے وراثتاً پہونچی ہے
بہت عزیز جانتے ہین اور اُنکی اس سمجھ پر ہم نظر التفات رکھینگے
اور حقوق اُنکے جو کہ اراضی سے متعلق ہین بشرط ادا کرنے مطالبہ
سرکاری کے محفوظ رکھنا منظور ہے اور ہمارا حکم ہے کہ قانون
کی تجویز اور بھی قانون کے نفاذ مین عموماً حقوق قدیمی اور ملک
ہند کی رسم و رواج اور دستورون پر لحاظ ہوتا رہے۔

بعض مفسد لوگون نے کلام دروغ پھیلا کے ہم وطنون کو
ورغلایا اور اُنسے بغاوت فاش کرائی اور ملک ہند پر بلا اور
آفت پڑی اور یہ حال سُنکے ہمکو نہایت افسوس ہوا سو ہماری
قدرت اور اقتدار اس طرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکہ کے میدان
مین بغاوت باغیون کی دفع کی گئی اب ہماری مرضی ہے
کہ ان شخصون کی نسبت جو دھوکا کھائے اور پھر اطاعت مین
آنے چاہے اُنکی تقصیرات کے معاف کرنے سے اپنے ترحم کو ظاہر کرین
اس نیت سے کہ زیادہ خونریزی ہونے پاوے اور ہمارے

ملک ہند مین جلد امن چین ہو جاوے ہمارے قائم مقام اور
گورنر جنرل نے ایک خط مین یہ امید دلائی ہے کہ منجملہ اُن اشخاص کے
جو غدر بلوہ کے ایام مین جرم مضر سرکار کے مرتکب ہوے اکثر کے
تقصیرات بشرط بعض شرائط مخصوص کے معاف کیے جاوینگے
اور جو سزا اُن لوگون پر عائد ہوگی جنکی تقصیرات نے احاطۂ ترحم
سے اُنکو باہر کیا ہے اُسکا بھی اعلان کرایا ہے چنانچہ ہمارے قائم مقام
اور گورنر جنرل کے عمل مذکور کو ہم پذیرا اور قبول کرتے ہین علاوہ
اسکے حسب ذیل اعلان فرماتے ہین یعنی۔

جن لوگون نے جان بوجھ کے قاتلون کو پناہ دی ہو یا جو
لوگ باغیون کے سردار ہوے ہون یا ترغیب دینے والے
ہوئے ہون اُنکی نسبت صرف یہی وعدہ ہو سکتا ہے کہ اُنکی جان بخشی
ہووے لیکن ایسے لوگون کی سزا کی تجویز مین اُن سب احوال پر
جنکے اعتبار سے وے اپنی اطاعت سے پھر گئے غور کیا جائیگا۔
اور اُن لوگون کی نسبت جو بے سوچے مفسدون کی جھوٹی باتون
پر اعتماد کر کے مجرم ہوئے بڑی رعایت ظاہر کیجائیگی۔
دوسرے اور سبھون کو جو سرکار کی مخالفت مین ہتھیار بند
ہین وعدہ ہوتا ہے کہ اُنکی تقصیر سرکار کی نسبت اور ہماری

سلطنت اور منزلت کی نسبت بلا شرط معاف اور فراموش
کیجائیگی مگر وے اپنے اپنے گھرون مین جائین اور اپنے اپنے
پیشے صلح وسداد مین ہاتھ لگائین - ہماری یہی مرضی شاہانہ ہے
کہ رحم اور عفو کے یہ شرائط اُن سبھون سے متعلق ہونگے جو قبل
تاریخ پہلی جنوری ۱۸۵۹ع کے شرائط مذکور کے مطابق عمل کرین- ۱۸۵۹ع
جب ملک مین خدا کے فضل سے پھر امن چین ہو تو بدل وجان
ہماری آرزو ہے کہ ملک ہند مین صنعتکاری کی تقویت ہوئے
اور افادۂ خلائق کے لیے کارہاے مثل طیاری سڑک ونہر
وغیرہ مرتب ہووین اور ملک کا انتظام بنظر افادہ ہماری رعایای
باشندۂ ملک مذکور کے ہوتا رہے رعیت کی فراغبالی سے ہماری
اقتدار اور اُنکی قناعت سے ہماری بےخطری حاصل اور اُنکی شکرگزاری
ہمارے لیے پورا صلہ ہے اور خداے قادر ہمکو اور ہمارے
حکام ماتحت کو ایسی قدرت دیوے کہ واسطے افادۂ خلائق کے
انھین ہماری مرادون کو اتمام مین پہونچاوین-

مضامین - اُردو نثر درسی کتاب تعلیم کی جسمین مختصر حالات سکنتلا و آرایش محفل و گنج خوبی و تاج گنج کے روضہ و روایات مرزا و خواب پریشان و عاصم کی کہانی کا بیان ہی-

۱۹ سکھون کا طلوع و غروب یعنی سکھون کے انقلاب حکومت کا ذکر بطرز خاص اور صحیح واقعات تحریر ہوئے ہین-

۲۰ کچھ بیان اپنی زبان کا - ہندوستانی زبان کا بیان کیا گیا ہی-

۲۱ چنبیلی اور گلاب کا قصہ - یہ نہایت ہی دلچسپ قصہ ہی جو بہت سی مرتبہ طبع ہوا اور ہاتھون ہاتھ فروخت ہوا

۲۲ سچی بہادری - اسمین نصیحت آمیز چھوٹے دلچسپ قصہ جات ہین-

۲۳ مقرعۃ الکاہلین - کاہلون کے افعال اور چستی و چالاکی کا بیان-

۲۴ حقائق الموجودات - بیان تمام حیوانات و نباتات کا مع تصاویر مشہور تعلیم کی کتاب ہی-

۲۵ حالات ہنری کارٹکر صاحب بہادر کمشنر - سوانح عمری کارٹکر صاحب بہادر کمشنر ڈپٹی کے اوصاف اور انسانی صفات سے سبق حاصل ہوتا ہی-

کتب ہندی

۲۶ بھوگول ہستاملک حصۂ دوم - ہندوستان کے ملکون کا مفصل حال-

۲۷ چھوٹا بھوگول ہستاملک - بھوگول ہستاملک کا خلاصہ بیان ہی-

۲۸ اتہاس تمر ناسک حصۂ اول - تواریخ ہندوستان حالات راجگان ہندو اخیر عملداری مسلمانون تک - کتاب آئینہ تاریخ نما اسکا ترجمہ ہی-

۲۹ ایضاً حصۂ دوم - تواریخ ہندوستان شروع عملداری انگریزی سے عہد گورنر جنرل ہند لارڈ کیننگ صاحب بہادر تک کتاب آئینہ تاریخ نما اسکا ترجمہ ہے-

۳۰ ایضاً حصۂ سوم - ہندوستان کے لوگون کے زمانۂ سابق کی اصلی کیفیت و حالات و مذہب کا بیان ہے کتاب آئینہ تاریخ نما اسکا ترجمہ ہے-

۳۱ ہندی بیاکرن - کتاب قواعد صرف و نحو کی بہت عمدہ اوصاف کے ساتھ مدون ہوئی ہے-

۳۲ بابان منورنجن - کتاب درسی نثر عمدہ عمدہ قصہ جات نصیحت آمیز واسطے لڑکیون کے

۳۳ گنگا حصۂ اول - کتاب درسی نثر جسمین عمدہ عمدہ برگزیدہ کتب سے دلچسپ مضامین منتخب ہوئے ہین

۳۴ ایضاً حصۂ دوم - ایضاً-

۳۵ ایضاً حصۂ سوم - ایضاً-

۳۶ مانو دھرم سار - یہ نہایت عمدہ کتاب دھرم شاستر کی مشہور کتاب منوسمرتی سے ترجمہ ہوئی ہے-

۳۷ مانو دھرم سار مع انگریزی یہ نہایت عمدہ کتاب دھرم شاستر کی مشہور کتاب منوسمرتی سے ترجمہ ہوئی ہے-

۳۸ سکھون کا اودے و استھ یعنی سکھون کے انقلاب حکومت کا ذکر بطرز خاص اور صحیح واقعات تحریر ہوئے ہین-

نمبر	نام کتاب
۳۹	برن مالا - ابتدائی کتاب واسطے تعلیم مبتدیان مع تصاویر۔
۴۰	بدیا انکر - بیان تمام حیوانات و نباتات کا مع تصاویر مستعمل و مشہور تعلیم کی کتاب۔
۴۱	سوم بودھ - کتاب درسی مبتدیان مع تلفظ اردو الفاظ ناگری ہین۔
۴۲	راجہ بھوج کا سپنا - راجہ بھوج کا مختصر حال اور اُنکی مختنون کا تذکرہ ہے جس سے عام تعلیم کی ترقی راجہ بھوج کے زمانہ کی معلوم ہوتی ہے۔
۴۳	آلسیون کا کوڑا - کتاب نثر کاہلون کے نقص بیان ہوے ہین عجیب دلچسپ کتاب ہے۔
۴۴	نویدن دیانندی - یہ عمدہ کتاب بجواب لکچر دیانند سرستی کے ہے۔
۴۵	موہ مدگر ستیک - گوبند استوتر کا بیان مع بھاشا ٹیکا آسان الفاظ مین ہے اسمین بھگوان کی استت ہے
۴۶	جین اور بودھ کا بھید - جین اور بودھ مت کا اسرار اور اصول تفاوت کا تذکرہ ہے۔
۴۷	بھاشا کلپ ستوتر - اسمین جین مت کا برنن بہت سے مہاتماؤن کے کہے ہوے کے موافق ہے۔
۴۸	پریم رتن - اسمین سری کرشن جی کا کوروچھیتر مین برجباسی ونند جسودا اور رادھکا وغیرہ گوپیون سے ملنا نہایت عمدہ عمدہ دوہا چوپائی چھندون مین بیان کیا ہے
۴۹	گیت گوبند آدرش - یہ کتاب سنسکرت مع بھاشا ٹیکا نہایت عمدہ کتبون مین ہے پنڈت جے دیو کی بنائی ہوئی۔
۵۰	پرسنوتر مالا - اس کتاب مین ویدانت کے اشلوک ہین مع بھاشا ٹیکا۔
۵۱	قصہ سینڈفورڈ مرٹن حصہ اول - نہایت عمدہ نصیحت آمیز قصہ جو انگریزی سے ترجمہ کیا گیا ہے
۵۲	اوپنشد سار - یہ خلاصہ اوپنشد کا ہے۔
۵۳	جوگ بشسٹ کے چھپے چنے ہوے اشلوک۔
۵۴	مانو دھرم سار کا سار۔
۵۵	لیلاوتی بھاشا - یہ مشہور کتاب ہے جو کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔
	کتب انگریزی
۵۶	ہسٹری آف انڈیا حصہ اول - تواریخ ہندوستانی جسکو ایم کیمبسن صاحب بہادر ایم اے سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی [illegible] کلکتہ یونیورسٹی نے اتہاس ترناسک حصہ اول سے ترجمہ کیا۔
۵۷	ہسٹری آف انڈیا حصہ دوم ترجمہ اتہاس ترناسک حصہ دوم بشرح صدر۔
۵۸	ہسٹری آف انڈیا حصہ سوم ترجمہ اتہاس ترناسک حصہ سوم
	کتب ذیل جو چھاپی ہین لیکن عنقریب اشاعت پذیر ہونگی
۵۹	لکچر گیان و کرم۔
۶۰	حروف تہجی۔
۶۱	بھوگول ہستاملک حصہ اول۔
۶۲	انگریزی اکشرونکے سیکھنے کے اوپاے
۶۳	بچون کا انعام۔
۶۴	اعظم گڈھ ریڈر۔
۶۵	بیرسنگھ کا برتانت۔
۶۶	بھوگول ہستاملک حصہ سوم۔